بسم اللہ الرحمن الرحیم

الذین یبلغون رسلت اللہ یخشونہ ولا یخشون احدا الا اللہ احزاب

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتیں آگے پہنچاتے ہیں وہ اسی سے ڈرتے ہیں اور اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے

تقیہ نہ کیجئے

مناظرہ اور پینٹ ہال ڈربن ساؤتھ افریقہ کی مکمل کارروائی

مابین آیۃ اللہ الحسینی (ایران) اور علامہ ڈاکٹر خالد محمود (انگلینڈ)

مرتبہ

حافظ محمد عرفان عالم فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور وارد ڈربن

ناشر: اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر، یوکے

www.jampakistan.org

جنوبی افریقہ میں تقیہ کے موضوع پر کھلا مناظرہ

حضرت علامہ خالد محمود کو جنوبی افریقہ کے تبلیغی دورہ کیلئے دعوت دی گئی ایرانی سفارت خانہ کے آیت اللہ الحسینی نے جمعیت علماء نٹال کے مولانا محمد یونس پٹیل کو جاہلہ خیالات کی دعوت دی جاہلہ خیالات کا لفظ بھی جیسا اختیار کیا گیا جبکہ اصل مقصود مناظرہ تھا جس کے لئے پاکستانی آیت اللہ اسلام حیدر مقیم کیپ ٹاؤن (افریقہ) کو بھی بلایا گیا تھا۔۔ یہاں کے سنی مسلمان ہرگز نہ چاہتے تھے کہ خواہ مخواہ یہاں فرقہ وارانہ فضاء پیدا ہو اور یہاں کے حالات پر اسکا اثر پڑے مگر شیعہ علماء کے اصرار نے انہیں مجبور کیا کہ اگر ان لوگوں کو اس طرح کی گفتگو کا شوق ہی ہے تو انکا یہ شوق بھی پورا کردیا جائے اور جنوبی افریقہ کے مسلمانوں پر یہ بات کھل جائے کہ انکے عقائد کیا ہیں۔ چنانچہ ——— کو جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن صوبہ نٹال میں مجلس مناظرہ کا اعلان کیا گیا۔ اس مناظرہ میں کیا ہوا اسے آپ اگلے صفحات میں خود ملاحظہ کریں گے تاہم یہ بات دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کہ اس مناظرہ کے دوران شیعہ مناظر پریشان تھے اور اپنی کتابوں کے نام بھی بھول رہے تھے پھر ایسا بھی ہوا کہ سجدہ سہو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں پہلے بھول گیا تھا۔

(نوٹ)

ہمیں بوثوق ذرائع سے یہ اطلاع ملی کہ اس مناظرہ کے فورا بعد ایران کے مجتہدین کے مشورے سے علامہ آیت اللہ الحسینی کو واپس ایران بلالیا گیا اور سفارت خانہ کو ہدایت کی کہ آئندہ وہ سنی مسلمانوں سے عقائد پر چھیڑ چھاڑ نہ کریں (تقیہ پر ہی رہیں) (نوٹ) یہ مناظرہ انگریزی زبان میں ہوا تھا ضرورت محسوس ہوئی کہ اسکا اردو ترجمہ بھی سامنے آجائے اس سے بہت سے تقیہ باز تقیہ سے نکل آئیں گے اسی ضرورت کے پیش نظر اس مناظرے کا اردو ترجمہ آپ کے سامنے ہے

حافظ محمد عرفان عالم (مرتب)

www.jmmpak.org

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر معاشرے میں لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں عوام بھی اور خواص بھی - اولا وہ لوگ جن کی بات صرف انہی تک محدود ہوتی ہے انہیں عوام کہتے ہیں انکا کہنا اور کرنا کسی دوسرے پر حجت نہیں ہوتا - دنیا میں حق کا ظہور وخفا ان پر موقوف نہیں وہ کسی دباو کے تحت کوئی غلط بات بھی کہدیں تو کسی دوسرے کے ایمان بگڑنے کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا انکا اپنا باطنی اخلاص قائم رہے دل ایمان پر مطمئن رہے تو وہ کفر تک کی بات بھی کہہ سکتے ہیں انکا ایمان ضائع نہیں ہوپاتا تاہم انکے لئے بھی یہ رعایت صرف ایک وقتی تقاضا کے تحت ہوتی ہے اس رخصت پر عمر گذار دینا انکے لئے بھی جائز نہیں ہوتا ایسے لوگوں کو ہم اہل رخصت کہتے ہیں

دوسرے وہ بڑے لوگ ہوتے ہیں جن پر حق کا اظہار موقوف ہوتا ہے وہ حق پر مضبوطی سے قائم نہ رہیں تو حق ظاہر نہیں ہوپاتا ان پر حق کا اظہار واجب ہوتا ہے گو انہیں کتنی سختیوں سے کیوں نہ گذرنا پڑے - ان میں صف اول میں انبیاء کرام آتے ہیں اور انکے ساتھ انبیاء کے وارث - وہ ائمہ کرام ہوں یا علماء اعلام جن کی زبان اور قلم انکے اپنے دائرہ میں حق کا نشان سمجھی جاتی ہو اور مومنین کے دلوں کی دھڑکنیں انکی زبان کی جنبش کے ساتھ ساتھ چلتی ہوں انکی بات آسمانوں میں سنی جاتی ہے اور زمین والوں پر یہ دین کی حجت بنتی ہے وہ کسی دباو کے تحت دین کی بات غلط کہدیں تو لاکھوں انسانوں کے ایمان بدل جاتے ہیں اس صورت میں وہ حق اور صرف حق کہنے کے پابند رہتے ہیں البتہ جو بات دین کی نہ ہو اس میں کوئی بات بظاہر خلاف واقعہ کہدیں تو اسکا حکم مختلف ہے اس سے کسی کے ایمان ضائع جانے کا خدشہ نہیں ہوتا یہ حضرات دین میں آنے والی سختیوں کو بڑے صبر سے برداشت کرتے ہیں اور ان کو اہل عزیمت کہا جاتا ہے - قرآن کریم میں ہے

لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور - (پ ۴ آل عمران ۱۸۶)

(ترجمہ) البتہ تم مالوں اور جانوں میں آزمائے جاوگے اور تم اپنے سے پہلے اہل کتاب سے اور

www.imnpak.org

مشرکین سے بہت سی اذیت ناک باتیں سنوگے اور اگر تم نے (ان مشکلات پر) صبر کیا اور پرہیزگاری اختیاری کی تو یہ عزیمت کے کاموں میں سے ہے

ان اہل عزیمت میں پہلی صف انبیاء کی ہے وہ کبھی دین الٰہی میں تقیہ نہیں کرتے وہ اہل زمین کیلئے آسمانی امانتوں کے وارث اور ترجمان ہوتے ہیں انکے بعد وہ اہل میثاق جن سے خداتعالیٰ حق بیان کرنے کا عہد لے لے ان میں ائمہ کرام اور علماء اعلام بھی داخل ہیں انکے لئے کسی مصلحت سے کتاب الٰہی کو چھپانا جائز نہیں ہوتا حالات کیسے ہی صبر آزما کیوں نہ ہو وہ حق کہنے کے پابند ہیں اور جان جانے کا خوف بھی انکے پائے استقلال میں لرزہ پیدا نہیں کرسکتا قرآن کریم میں ان اہل میثاق کو خاص طور پر ذکر کرکے انہیں حق چھپانے کی ممانعت کی گئی ہے کتمان حق انکے حق میں منع ہے اوپر ذکر کی گئی آیت کے فورا بعد یہ بات فرمائی گئی

ہاں عوام کو جن کی بات دوسروں کیلئے حجت نہیں بنتی بوقت ضرورت تقیہ کی اجازت ہونی چاہئے اہل عزیمت کیلئے بھی یہی حکم ہے کہ جان پر کھیل جائیں لیکن خلاف حق بات نہ کہیں ہاں عام لوگوں کیلئے کچھ رعایت ہونی چاہئے اور وہ بھی صرف آنی طور پر ابتدائی طور پر نہیں وہ بھی ایک لمبے عرصے کیلئے تقیہ کے مجاز نہیں انہیں جونہی موقع ملے وہ اس دار ابتلاء سے ہجرت کرجائیں اسلام میں مستضعفین کی زندگی بسر کرنے کی کسی کو اجازت نہیں قرآن پاک میں ابتدائی تقیہ کرنے والوں کیلئے جہنم کی وعید صریح طور پر موجود ہے

لیکن بڑے لوگوں کیلئے جو آسمانی امانتوں کے ذمہ دار بنائے جاتے ہیں وہ انبیاء کرام ہوں یا علماء اعلام حق کو چھپانے کی اتنی بھی اجازت نہیں ہے اہل عزیمت اور ہیں اور اہل رخصت اور۔ اگر اہل عزیمت تقیہ کرنے لگیں تو آپ ہی بتلائیں حق ظاہر کیسے ہوگا؟

ایک دل کے بگڑنے کا اندیشہ ہو تو بھی تقیہ جائز نہیں

خاتم المجتہدین حضرت امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) اپنے وقت کے چوٹی کے علماء میں سے تھے مسئلہ خلق قرآن میں حکومت نے اپنی رائے ان پر مسلط کرنی چاہی آپ نے اسے ماننے سے انکار کردیا اب آپ پر ابتلاء کا وقت آگیا آپ نے قید وبند کی صعوبتوں کو تقیہ کرنے پر ترجیح دی آپ کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا اور کبھی آپ کو قید خانہ سے نکال کر سرعام کوڑوں کی سزا دی جاتی لیکن آپ نہایت پامردی سے ثابت قدم رہے ایک شاگرد نے کان میں کہا حضرت کیا اب بھی اس آیت پر عمل کرنے کا وقت نہیں آیا کہ دل قائم رہے تو انسان غلط بات کہدے

الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرا فعلیھم غضب من اللہ

ولھم عذاب الیم (پ ۱۴ النحل ۱۰۶)

(ترجمہ) مگر جس کو مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان پر قائم ہو لیکن جنھوں نے کفر کیلئے دل کھول دیا تو ان لوگوں پر اللہ تعالی کا غضب ہے اور انکے لئے بہت بڑا عذاب ہے

حضرت امام نے شاگرد کو پر جلال نظروں سے دیکھا اور فرمایا کہ یہ آیت مجھ سے چھپی نہیں یہ (آیت) ان لوگوں سے متعلق ہے جن کے خلاف حق بات کہنے سے کسی دوسرے کا ایمان نہ بدلے آج اگر میں اس ظلم و ستم کے مقابل غلط مسئلے کا اقرار کرلوں تو بیشک میں اپنا ایمان تو بچالوں گا لیکن ان لاکھوں انسانوں کے ایمان کا کیا بنے گا جن کی منتظر نگاہیں میری زبان کی جنبش پر لگی ہوئی ہیں میں نے جونہی کوئی غلط فتوی دیا لاکھوں کے ایمان بدل جائیں گے انکا ذمہ دار حشر کے دن کون ہوگا ؟ یہ آیت صرف ان لوگوں کو کلمہ کفر کہنے کی اجازت دیتی ہیں جن کے کلمہ کفر سے کسی اور کے ایمان بگڑنے کا اندیشہ نہ ہو اور اس سے متعلق صرف ایک دل ہو زیادہ نہیں الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان میں قلبہ سے اسکا اپنا دل مراد ہے جن کا اثر دوسروں کے دلوں تک ہو ان سے یہ آیت متعلق ہی نہیں

حضرت امام احمد سیدنا حضرت علیؓ کے سچے پیرو تھے

حضرت امام احمد سیدنا حضرت علیؓ کے سچے پیرو تھے حضرت علیؓ کا یہ ارشاد ہر وقت انکی نظروں کے سامنے تھا

الایمان ان توثر الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک (نہج البلاغہ ج ۴ ص ۱۰۵)

(ترجمہ) ایمان یہ ہے کہ تو سچ کہنے کو جبکہ اس سے تجھے ضرر پہنچتی ہو جھوٹ پر ترجیح دے جب کہ جھوٹ کہنے سے تجھے کوئی فائدہ پہنچتا ہو

یہاں حضرت علیؓ ابتلاء کے وقت سچ کہنے کو (تقیہ کے لفظ کی بجائے) جھوٹ کے بالمقابل ذکر کرہے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ نگاہ مرتضوی میں تقیہ جھوٹ کی ہی ایک قسم ہے جھوٹ جنس ہے جس کی ایک نوع تقیہ ہے قرآن کریم نے بھی مذکورہ بالا آیت الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان میں مجبورا خلاف حق بات کہنے کو جھوٹ کی ایک فرع کے طور پر ہی ذکر کیا ہے اس سے پہلے یہ آیت ہے

انما یفتری الکذب الذین لایومنون بآیات اللہ واولئک ھم الکاذبون من کفر باللہ من بعدہ ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان

www.jmnpak.org

اس سے پتہ چلتا ہے کہ تقیہ ہے جھوٹ کی ہی ایک قسم گو اسکا حکم یہ ہے کہ عامی کو بحالت مجبوری جھوٹ کہنے سے آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا اگر اسکا اپنا دل ایمان پر قائم رہے لیکن جھوٹ جھوٹ ہی ہے اس پر مواخذہ ہو یا نہ ہو

مجبوری کی یہ صورت صرف عامی سے متعلق ہے بڑے لوگوں سے متعلق نہیں

عامی آدمی کے کلمہ کفر کہنے کا تعلق صرف اسکے اپنے دل سے ہے دوسروں کے دلوں سے نہیں اگر اسکا دل مطمئن بالایمان ہو تو بحالت مجبوری وہ آنی طور پر کلمہ کفر کہہ سکتا ہے دین فطرت نے اسے اسکی اجازت دی ہے لیکن اگر کوئی پیغمبر یا امام ایسی بات کہے تو اسکا تعلق ہزاروں لوگوں کے دلوں سے ہوتا ہے اب صرف اسکے اپنے دل کے مطمئن بالایمان ہونے پر اسے کلمہ کفر کہنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جس طرح اسکے لئے اپنے ایمان کو بچانا ضروری ہے دوسروں کے ایمان کو بچانا بھی ضروری ہوگا۔ یہاں قرآن کریم میں صرف یہ کہا گیا ہے **وقلبہ مطمئن بالایمان** دوسروں کے دلوں کیلئے مطمئن بالایمان ہونے کا ذکر نہیں کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی دی گئی یہ رخصت صرف چھوٹے لوگوں سے متعلق ہے بڑے لوگوں سے متعلق نہیں جن کی زبان کی ایک جنبش سے لاکھوں کے ایمان بنتے اور بگڑتے ہیں اس سے پتہ چلا کہ یہ آیت ہے ہی خاص (عامی لوگوں کیلئے) اسکے لئے آگے کسی تخصص کی ضرورت نہیں ہے

سو اہل عزیمت کبھی تقیہ نہیں کرتے اور چوبیس سال ابتدائی تقیہ میں گزارنا یہ تو اور بھی بڑی پستی ہے اہل ایمان کبھی حضرت علی کے بارے میں اس زندگی کا تصور نہیں کرسکتے آپ تو شیر خدا تھے اور آپ کبھی درماندگی کا شکار نہ ہوئے آپ خود فرماتے ہیں انی واللہ لو لقیتھم واحدا وھم ملاء الارض کلھا مابالیت وماستوحشت (نہج البلاغہ ج ۲ ص ۱۵۸ مصر)

(ترجمہ) بخدا اگر میں تنہا بھی اپنے مخالفین کے مقابلے میں نکل آؤں اور وہ تمام روئے زمین بھرے ہوئے ہوں تب بھی مجھے کوئی پروا نہ ہوگی اور نہ مجھے کوئی وحشت (خوف) ہوگی

افسوس ہے اہل سنت اور شیعہ نے حضرت علیؓ کی دو طرفہ تصویر اتار رکھی ہے اہل سنت کے ہاں آپ اہل عزیمت میں سے ہیں اہل تقیہ میں سے نہیں مگر شیعہ کے ہاں آپ انہی لوگوں میں سے تھے جن کے لئے طاقت سے دب کر خلاف حق بات کہنا اور خلاف حق اعمال اختیار کرنا جائز ہوجاتا ہے انکے ہاں آپ اہل تقیہ میں سے تھے اور عوام میں سے تھے اس باب میں انکے لئے کوئی تخصیص نہ تھی

www.jnnpak.org

سنی شیعہ اختلافات کا سنگ بنیاد

حضرت علی مرتضیٰ کے بارے میں یہ وہ دو راہیں ہیں جنہوں نے آگے جاکر سنی شیعہ اختلافات کو جنم دیا ایسا حضرت علی کے دور میں نہ ہوا بلکہ آپ کے مدتوں بعد جب شیعہ کے سب سے بڑے محدث محمد بن یعقوب الکلینی (۳۲۸ھ) نے پرانی چار سو تحریروں سے اپنی مرکزی کتاب الکافی مرتب کی۔

شیعہ حضرت علی مرتضیٰؓ اور اپنے دوسرے ائمہ کے لئے تقیہ جائز ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اہل سنت ان حضرات کو اہل عزیمت میں سے سمجھتے ہیں ان بڑے لوگوں میں سے جن کیلئے حق بات کہنا ہر حال میں ضروری ہوتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام سے دین مصطفوی کی نصرت کا وعدہ لیا تھا اللہ تعالیٰ نے وہاں اہل علم سے بھی دین حق کے برملا بیان کرنے اور اسے نہ چھپانے (اس میں تقیہ نہ کرنے) کا عہد لیا تھا

واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا یکتمونہ۔ (پ ۴ آل عمران ۱۸۷)

(ترجمہ) اور جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے میثاق لیا کہ تم اس کتاب کو دوسروں کے سامنے ضرور بیان کروگے اور تم اسے چھپاؤ گے نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ اہل میثاق پر وہ انبیاء ہوں یا دیگر اہل علم (جن پر اظہار حق موقوف ہوتا ہے) حق بیان کرنا واجب ہے اور انہیں کسی صورت میں بھی تقیہ کرنے کی اجازت نہیں۔ کتمان حق بہت بڑا جرم ہے اور یہ ایک مستوجب لعنت فعل ہے جس کا ائمہ کرام اور علماء اعلام کے بارے میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن کریم میں ہے

ان الذین یکتمون ماانزلنا من البینٰت والھدیٰ من بعد مابیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللعنون۔ (پ ۲ البقرہ ۱۵۹)

(ترجمہ) بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اسے جو اتارا ہم نے (وہ روشن دلائل ہیں اور ہدایت نامہ) بعد اس کے کہ ہم اسے کتاب میں لوگوں کے سامنے لاچکے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور دیگر لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں

جو لوگ کسی عارضی فائدے کی خاطر تقیہ کریں اور حق کو چھپائیں انکا تمام کھانا پینا تک حرام ٹھہرتا ہے اور وہ آخر کار جہنم میں دھکیلے جائیں گے قرآن کریم میں ہے

ان الذین یکتمون مانزل اللہ من الکتاب ویشترون بہ ثمنا قلیلا اولئک مایاکلون

www.jmpak.org

فی بطونھم الا النار ولا یکلمھم اللہ یوم القیامہ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم - (پ البقرہ ۱۷۴ - ۱۷۵)

(ترجمہ) بیشک جو لوگ اللہ کی کتاب کو چھپاتے ہیں اور اسکے معاوضہ میں قلیل قیمت (چند دن کا آرام) وصول کرتے ہیں سو ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں ایسے لوگوں سے اللہ تعالی قیامت کے دن کلام تک نہ کرے گا اور نہ انہیں انکی (کچھ نیکیوں کے عوض اس گناہ سے) پاک کریں گے اور ان کیلئے عذاب ہوگا دردناک

ظاہر ہے کہ یہ وعید اہل علم سے متعلق ہے جو جانتے ہوں کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں کیا بات کہی ہے یہ وعید عوام سے متعلق نہیں نہ ان پر جن پر حق کا ظہور موقوف نہ ہو کسی عالم کے حق بتانے چھپانے سے حق نہیں چھپتا اہل علم کے حق بات چھپانے سے حق چھپتا ہے خصوصا جبکہ وہ انبیاء کرام ہوں یا ائمہ عظام یا ان اہل علم میں سے ہوں جن سے حق گوئی کا میثاق لیا گیا ہو اور انہیں حق نہ چھپانے کی تاکید کی گئی ہو

شیعہ علماء کا یہ کہنا کہ یہ آیات کتمان حق کے بارے میں ہیں کہ حق نہ چھپاو تقیہ کے بارے میں نہیں وہ تو ایک اعلی درجہ کی عبادت ہے

کیا کتمان حق اور تقیہ ایک ہیں

تقیہ اور کتمان شیعہ کے ہاں ایک ہی عمل کے دو نام ہیں انکی کتابوں میں جس طرح تقیہ کو ایک بڑا اونچا عمل قرار دیا گیا ہے - کتمان کو بھی ایک بڑی فضیلت کہا گیا ہے انکی حدیث کی سب سے بڑی کتاب اصول کافی کے باب ۲۲۶ کا عنوان ہے - باب الکتمان - اور اسکے تحت حضرت امام جعفر صادق کے نام سے مندرجہ ذیل حدیث گھڑی گئی ہے آپ اپنے شاگرد سلمان کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں

قال ابو عبداللہ یا سلمان انکم علی دین من کتمہ امزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ (اصول کافی مترجم ج ۴ ص ۷ ۱۴)

(ترجمہ) اے سلمان تم ایک ایسے دین پر ہو جو اسے چھپائے گا (اس میں کتمان کرے گا) اسے اللہ تعالی عزت دے گا اور جو اسے واضح کرے گا (بات کھول دے گا) تو اللہ تعالی اسے ذلیل کرے گا -

یہاں لفظ اذاعت قابل غور ہے اسکے معنی بات واضح کرنے کے ہیں یہ لفظ یہاں کتمان کے مقابل آیا ہے یہاں حق بیان کرنے اور حق چھپانے کو ایک دوسرے کے بالمقابل ذکر کیا ہے

www.jmmpak.org

اور حق چھپانے کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے یہی لفظ تواضع ایک دوسری جگہ تقیہ کے مقابل وارد ہوا ہے اور یہ روایت بھی حضرت امام جعفر صادق کے نام سے ہی وضع کی گئی ہے آپ نے فرمایا

قال الحسنہ التقیہ والسیئہ الاذاعہ (الکافی ج ۴ ص ۱۳۰)

(ترجمہ) نیکی تقیہ کا نام ہے اور برائی اسے واضح کردینا ہے نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتیں

یہ لاتستوی الحسنہ ولا السیئہ کی تفسیر ہے جب لفظ تقیہ کے مقابل وارد ہے تو ظاہر ہے کہ تقیہ کتمان کے معنی میں ہوگا۔ سو ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اثنا عشری شیعوں کے ہاں تقیہ کتمان حق کے معنی میں ہے اور وہ تمام آیات جو ہم یہاں کتمان حق کی مذمت میں پیش کرتے ہیں یہ سب انہی لوگوں کا دائرہ عمل ہیں جو تقیہ کے قائل ہیں۔ انکے علاوہ جو لوگ انکے شریک جرم ہیں وہ بھی اس درجہ میں تقیہ کے شیدا نہیں جس قدر یہ اثنا عشری تقیہ کے گرویدہ ہیں اور اسے ایک بڑی عبادت سمجھتے ہیں انکے ہاں تقیہ ایک عمل رخصت نہیں ایک بڑا عزیمت کا عمل ہے۔ ملا محمد بن یعقوب الکلینی امام باقر کے نام سے یہ بات گھڑتا ہے کہ

لا واللہ ماعلی وجہ الارض شئی احب الی من التقیہ یا حبیب من کانت لہ تقیہ رفعہ اللہ یا حبیب من لم تکن لہ تقیہ وضعہ اللہ (الکافی ج ۴ ص ۱۳۱)

(ترجمہ) بخدا روئے زمین پر مجھے کوئی عمل تقیہ سے زیادہ پیارا نہیں۔ اے حبیب جو شخص تقیہ کرے اللہ اسے سربلند کرتے ہیں اور جو تقیہ نہ کرے اللہ اسے پستی میں دھکیل دیتے ہیں

انکے ہاں ایک روایت یہ بھی ہے جو انہوں نے امام جعفر صادق کے نام سے بنا رکھی ہے

یا ابا عمرو ان تسعہ اعشار الدین فی التقیہ ولادین لمن لاتقیہ لہ (ایضا)

(ترجمہ) اے ابو عمرو دین کے دس میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں اور جو تقیہ نہ کرے اسکا دین وایمان ہی گیا۔

انکے ہاں تقیہ اتنی بڑی عزیمت ہے کہ جو تقیہ نہ کرپائے اسکا کوئی دین نہیں ہے

تقیہ اور دشمن کا ڈر ایک معنی میں

شیعہ علماء تقیہ کی اخلاق کمزوری چھپانے کیلئے کہتے ہیں کہ یہ تحفظ نفس کا نام ہے یہ ڈر کے معنی میں نہیں۔ جوابا عرض ہے کہ آپ کی اصول اربعہ میں تقیہ کو خوف اعداء سے بھی بیان

www.jmmpak.org

کیا گیا ہے امام جعفر صادقؒ کے نام سے مروی یہ روایت بھی دیکھئے

تخوفکم من عدوکم فی دولۃ الباطل وحال الھدنۃ افضل ممن یعبدوا اللہ عزوجل فکرہ فی ظھور الحق مع الامام الحق الظاہر فی دولۃ الحق (کتاب الحجہ للکلینی مترجم ص ۲۸۶)

(ترجمہ) غلط حکومت اور صلح کے دور میں اپنے دشمن سے ڈرنا (تقیہ کرنا) برحق حکومت کے دور میں امام برحق کے ساتھ ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے بھی افضل ہے

حضرت علی مرتضیٰ کے ہاں یہ اسلام کی تعلیم نہ تھی اور ہمیں یقین ہے کہ امام جعفر صادق نے بھی کبھی یہ بات نہ کہی ہوگی۔ شیعیت کے یہ یہودی اثرات ہیں جنہوں نے انکے معیار اخلاق کو یہاں تک گرا دیا کہ وہ تقیہ کو (باطل سے ڈرنے کو) اسلام کی ایک بہت بڑی شان سمجھتے ہیں امام برحق کے ساتھ ہو کر حق بات کہنے میں انکی شان نہیں جتنی امام باطل کے ساتھ تقیہ کرنے میں ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

——— فتنہ ملت بیضاء ہے امامت اس کی ——— جو مسلمانوں کو سلاطین کا پرستار کرے

برسر اقتدار آکر بھی حضرت علی تقیہ کئے دبے رہے

شیعہ جب حضرت علی کو خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں انہیں چوتھا خلیفہ نہیں مانتے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ پہلی تین خلافتوں میں جن کا زمانہ چوبیس سال کے قریب ہے ردائے تقیہ زیب تن کئے رہے یا آپ جب برسراقتدار آئے اس وقت بھی آپ تقیہ ہی کرتے رہے؟ اہل سنت کے ہاں آپ نے نہ پہلے چوبیس سال تقیہ میں بسر کئے اور نہ بعد میں کبھی ردائے تقیہ پہنی۔ البتہ اثنا عشری شیعوں کے ہاں آپ اپنے دور خلافت میں بھی تقیہ کرتے رہے آپ کا ڈرنا ختم نہ ہوا تھا اور آپ نے اپنی خلافت کی بنا پہلے تین خلفاء راشدین کی خلافت پر رکھی اور خود بھی ان میں چوتھے خلیفہ راشد شمار ہوئے۔ اثنا عشری شیعوں کا مشہور عالم قاضی نور اللہ شوستری کہتا ہے

حضرت امیر در ایام خلافت خود دید کہ اکثر مردم حسن سیرت ابی بکر و عمر را معتقد اند وایشان را برحق مے دانند قدرت بر آں نداشت کہ کارے کند کہ دلالت بر سلو خلافت ایشاں داشتہ باشد (مجالس المومنین ج ۱ ص ۵۴۳)

(ترجمہ) حضرت علی نے اپنے دور خلافت میں دیکھا کہ اکثر لوگ ابوبکر اور عمر کی اچھی سیرت کے معتقد ہیں اور انکو خلفاء برحق جانتے ہیں آپ اس پر قدرت نہ رکھتے تھے کہ کوئی ایسا کام

www.ImmPak.org

کریں جو انکی خلافت کے غلط ہونے کا اشارہ کرے

ملا محمد بن یعقوب کلینی روضہ کافی میں لکھتا ہے کہ یہی وہ حالات تھے جن کے باعث حضرت علی فدک کی زمین جو انکی اپنی سلطنت میں تھی حضرت فاطمہ کے وارثوں حضرت حسن اور حضرت حسین حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم کو نہ دے سکے اس سے پتہ چلتا ہے کہ شیعہ عقیدے میں حضرت علی کا عمل تقیہ صرف چوبیس سال تک ممتد نہ رہا تھا بلکہ آپ عمر بھر تقیہ کی چادر زیب تن کئے رہے بایں ہمہ آپ امیر المومنین بھی کہلاتے تھے اور اپ کو شیر خدا بھی کہا جاتا تھا

حضرت علی کا پہلی خلافتوں سے تسلسل

حضرت علیؓ نے خلیفہ بنتے ہی حضرت عثمانؓ کے عہد کے قاضیوں کو لکھا کہ تم پہلے عمل پر ہی فیصلے کرو اپنے عمل میں بس ایک جماعت ہو کر رہنو میں اپنی خلافت کو ان سے مختلف نہیں رکھنا چاہتا صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۶ پر ہے آپ نے کہا۔

ان علیا قال اقضوا کماکنتم تقضون حتی تکونوا جماعه فانی اخشی الاختلاف

اب ایک غیر جانبدار شہادت بھی لیجئے حافظ ابن حزم (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں۔

ثم ولی علی فما غیر حکما من احکام ابی بکر و عمر و عثمان ولا ابطل عهدا من عهودهم ولوکان ذ لک عند ه باطلا لما کان فی سعه منی ان تمیضی الباطل و ینفذه وقد ار تفعت التقیه منه (کتاب الفصل جلد ۴ صفحہ ۹۷)

ترجمہ:۔ پھر حضرت علی والی بنائے گئے آپ نے پہلے تین خلفاء کے نافذ کردہ احکام میں سے کسی کو نہیں بدلا اور انکے ادوار میں ان کا جو عہد کسی سے باندھا گیا تھا آپ نے اسے قائم رکھا کسی کو نہ توڑا اگر اس کا عقد آپ کے ہاں باطل ہوتا تو آپکے لئے اسے نافذ کرنے کی کوئی راہ نہ تھی اور تقیہ آپ سے اٹھ چکا تھا (آپ خود سربراہ تھے)

آپ نے حضرت معاویہ کے نام جو خط لکھا کہ میری بیعت کرنے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کی بیعت کی تھی اور میری بیعت انہی شروط پر عمل میں آئی ہے جو عہد و پیمان ان سے باندھے گئے تھے سو اب کسی کو مجھ سے اختلاف کرنے گنجائش نہیں خلافت کی اساس مہاجرین اور انصار کی شوریٰ پر ہے اور اس سے نکلنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔

www.jmmpak.org

اس سے پتہ چلا کہ جس طرح حضرت عثمان سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ وہ اپنے عہد خلافت میں سیرت شیخین کی پابندی کریں چوتھے خلیفہ نے بھی اب یہ شرط مان لی تھی کہ وہ پہلے خلفا و صالحین کی پیروی کریں گے حضرت حسنؓ نے جب خلافت حضرت معاویہ کے سپرد کی تو آپ نے بھی ان سے یہی عہد لیا کہ وہ کتاب و سنت کے ساتھ خلفا و صالحین کے طریقوں کے پابند رہیں گے۔

یہ تفصیلات بتا رہی ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت کوئی آزاد اور نئی خلافت نہ تھی بلکہ پہلی تین خلافتوں سے بلافصل مسلسل تھی جو لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ بناء بر تقیہ پہلے نظام خلافت سے وابستہ رہے یہ ہرگز درست نہیں جب آپ خود خلیفہ تھے تو بھلا خلیفہ بھی کسی دباؤ کا شکار ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں

کیا آنحضرت نے بھی اپنے عہد میں کبھی تقیہ کیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عہد حکومت میں مسلمانوں کی سپریم پاور تھے کوئی اور انسانی طاقت آپ سے اوپر نہ تھی جس کا آپ کو ڈر ہو یا جسے دکھانے کیلئے آپ کوئی عمل خلاف اصل اختیار کریں مزید برآں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہ یقین دلایا جا چکا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مخالف لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا واللہ یعصمک من الناس کے الفاظ میں یہ بشارت قرآن میں موجود تھی

اس پس منظر میں یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ معاذ اللہ آپ نے اپنے عہد حکومت میں کبھی تقیہ کیا ہو اس باب میں اہل سنت کا عقیدہ یہی ہے

البتہ شیعی عقیدہ اس باب میں مختلف ہے انکی معتبر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے سامنے تعمیتاً وضوء میں پاؤں دھوتے تھے جبکہ مسئلہ یہ وضوء میں پاؤں پر مسح کیا جائے نہ کہ انہیں دھویا جائے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے خوف سے وضوء میں پاؤں پر مسح کرنے کے بجائے پاؤں کو دھوتے تھے۔

شیعہ حضرات کا اب تک اس پر عمل ہے اور انکا یہی عقیدہ ہے۔ لیکن اس بیان سے بہرحال یہ بات ضرور واضح ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں عام عمل وضوء میں پاؤں کا دھونا تھا اور اسی پر امت عمل پیرا تھی ورنہ لوگوں کے سامنے آپ کا پاؤں دھونے کا عمل اور کس لئے تھا

حضرت علی مرتضیٰؓ کے اخلاق پر ناروا حملہ

www.jmnpak.org

شیعہ حضرات کا حضرت علی مرتضیٰؓ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ کہ ان کے قول و عمل میں مطابقت نہ تھی ایک بہت بڑی بھاری بات ہے - یہ لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ انکے اس بیان سے خود حضرت علی مرتضیٰؓ کے اخلاق کس قدر مجروح ہوتے ہیں - کیا کوئی سوچ سکتا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ تو اس مقام پر بھی نہ تھے جو آپ کے بیٹے حضرت امام حسینؓ کو حاصل تھا امام حسین نے اپنے دل میں جس بات کو حق سمجھا آپ نے اس کیلئے اپنے پاس طاقت نہ ہونے کے باوجود کسی کی پروا نہ کی اور میدان کربلا میں اپنی اور اپنے بچوں کی جانوں پر کھیل گئے اور اس وقت کسی تقیہ کو قریب نہ آنے دیا بلکہ آپ نے اس موقع پر آنی (وقتی) تقیہ کو بھی جائز نہ سمجھا کہ آپ کسی اور ملک کو ہجرت کرجاتے - مگر انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ شیعہ اثنا عشری (جن کا دعوی ہے کہ وہ آپکے سچے پیرو ہیں) نہ صرف یہ کہ آپ کے بارے میں آنی تقیہ کے قائل ہیں بلکہ وہ امتدادی کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اسکے فضائل بتاتے ہیں اور اسے دین کا ایک ایسا رکن سمجھتے ہیں کہ جس کے مانے بغیر دین ہی نامکمل ہے - انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ آنی تقیہ جن عام لوگوں پر (بحالت مجبوری) جائز ہوتا ہے امتدادی تقیہ انکے لئے بھی جائز نہیں ہوتا چہ جائیکہ حضرت علی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے کہ انہوں نے ۲۴ سال مسلسل تقیہ میں گذاردئے اور انہیں کسی اور طرف ہجرت کرنے کی ذرہ تک نہ سوجھی - پھر جب آپ خلیفہ ہوئے تو بھی آپ پر ایک لمحہ ایسا نہ آسکا کہ آپ تقیہ کی سیاہ چادر اتار کر سامنے آسکیں بلکہ اس دوران بھی آپ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی پیروی کرنی پڑی - اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ کیا یہ بات حضرت علی مرتضیٰؓ جیسی شخصیت کے اخلاق فاضلانہ پر ناروا حملہ نہیں ؟ اور کیا یہ بات آپ کو پیشوا ماننے والا کبھی کہہ سکتا ہے ؟

امتدادی تقیہ کرنے والوں کی نزع کے وقت حالت

جو لوگ امتدادی تقیہ میں ساری عمر گذاردیں اور طاقت نہ ہونے کی صورت میں ہجرت بھی کریں انکی موت کے وقت کے کیا حالت ہوتی ہے اسے قرآن کریم سے سنئے - اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ان الذین توفاھم الملائکہ ظالمی انفسھم قالوا فیما کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعہ فتھاجروا فیھا فاولئک ماواھم جھنم وساء ت

مصیرا الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلہ ولا یھتدون سبیلا فاولئک عسی اللہ ان یعفو عنھم وکان اللہ عفوا غفورا (پ ۵ النساء ۹۷ - ۹۸ - ۹۹)

(ترجمہ) بیشک فرشتے جب ان لوگوں کی جان قبض کرتے ہیں جنھوں نے اپنے اوپر (اعتدادی تقیہ کا) ظلم کیا تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں رہے (تم نے کس حال میں زندگی بسر کی) وہ کہیں گے ہم زمین میں کمزور تھے وہ کہیں گے کیا خدا کی زمین کھلی نہ تھی کہ تم وہاں ہجرت کرجاتے ؟ سو یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ بری جگہ ہے لوٹنے کی - مگر جو ہیں بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں میں سے جو نہیں کرسکتے کوئی تدبیر اور نہ جانتے ہیں کہیں کا راستہ سو ایسوں کو امید ہے کہ اللہ معاف کرے اور اللہ ہے معاف کرنے والا بخشنے والا

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کے لئے سخت وعید بتلائی گئی جو ساری زندگی تقیہ میں گذارد یں ہاں اس حکم عام سے وہی لوگ عورتیں اور بچے مستثنیٰ ہیں جو نہ کوئی تدبیر کرسکیں اور نہ انہیں کوئی راہ کا پتہ ہو انکے بارے میں امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کردے گا تاہم یہ بات صریح ہے کہ اسلام میں مستضعفین کی زندگی بسر کرنا کوئی قابل معافی گناہ نہیں سمجھا گیا

قابل غور پہلو یہ ہے کہ کیا حضرت علی مرتضیٰؓ مستضعفین میں سے تھے ؟ شیعہ عقیدہ یہ ہے کہ آپ ساری کائنات پر بھاری تھے اور کسی کو انکے ساتھ مقابلے کی جرات نہیں تھی - اس طاقت کے ہوتے ہوئے انہیں مستضعفین میں سے جاننا بڑی زیادتی ہوگی - پھر یہ کہنا کہ آپ کو کہیں کا راستہ بھی معلوم نہ تھا کہ ہجرت کرجاتے یہ بھی درست نہیں شیعہ عقیدے میں آپ سے زمین کا کوئی حصہ چھپا ہوا نہ تھا اور آپ کا علم سب پر حاوی تھا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ کو زمین کے ایک ایک ذرے کا علم ہو مگر ۲۴ سال تک یہ معلوم نہ ہو کہ مکہ اور مدینہ کے سوا بھی اور کئی مقامات ہیں جہاں لوگ رہتے ہیں اور وہاں پہلے تین خلفاء کے معتقد کوئی نہیں ہیں -

بہرحال یہ لوگ جو صورت بھی اختیار کریں گے اسکی رو سے آپ کو تقیہ پر عمل پیرا ٹھہرانا باطل ٹھہرے گا

جنوبی افریقہ نٹال میں شیعیت پھیلانے کا منصوبہ

www.immpak.org

جنوبی افریقہ میں اصل آبادی حبشی نسل کے لوگوں کی ہے جب سے یہ ملک ڈچ لوگوں سے آزاد ہوا ہے یہاں باہر کے نظریات وافکار بڑی تیزی سے داخل ہورہے ہیں اور ہر قوم یہاں اپنے اثرات پھیلانے اور اپنے نظریات قائم کرنے میں کوشاں ہے۔ ایرانیوں نے بھی محض انکے سیاہ رنگ کو دیکھکر انہیں اپنا سمجھ لیا اور جب جنوبی افریقہ میں یہ کسی گروہ کی شکل میں چلتے ہیں تو ایرانی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے محرم ہی کے جلوس ہیں حالانکہ ان میں ہزاروں نہیں لاکھوں افراد مسلمان تک نہیں ہوتے۔

یہاں اہل سنت والجماعت کے اپنے حلقے سالہا سال سے موجود ہیں اور اسلام کی خدمت کررہے ہیں جنوبی افریقہ کی آزادی کے بعد سنی مسلمان یہ عزم لیکر اٹھے کہ یہاں کی لبادی تک قرآن وسنت کا پیغام عام کیا جائے اور صحابہ کرام کے نقوش اجاگر کیے جائیں۔ انہیں یہ بتلایا جائے کہ اسی نسل سے ایک ایسی شخصیت بھی اٹھی تھی جس پر اہل اسلام کو فخر ہے اور جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بہت قریب رکھتے تھے۔ جنہیں حضرت ابوبکر نے بھاری قیمت دے کر غلامی سے آزاد کرایا۔ جنہیں عمر فاروق اپنا سردار کہا کرتے تھے۔ جن سے حضرت حسن اور حضرت حسین محبت کرتے اور اذان دینے کی خواہش کرتے۔ یہ شخصیت حضرت بلال حبشیؓ کی ہے آپ اسی افریقہ کے میدانوں سے نکلے اور عرب کے صحراء میں آسمان ہدایت کے فوارے بن کر پھوٹے۔

مگر افسوس کہ شیعہ ذاکروں اور مجتہدوں نے یہاں یہ بحث چلادی کہ ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں اصل یہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ کن لوگوں میں سے تھے؟ تاکہ بحث کا رخ دوسری جانب ہوجائے اور یہاں کے وہ لوگ جو پہلے ہی مسلمان ہیں متذبذب ہوجائیں۔ اور اسلامی تاریخ کو مسخ کردیا جائے

چنانچہ کچھ عرصہ سے یہ بحث عوام وخواص میں چل نکلی کہ حضرت علی مرتضیٰ کن لوگوں میں سے تھے؟ ان عوام میں سے جن کے خلاف حق کہنے سے کسی دوسرے پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور اس بات کا کوئی ماننے والا نہیں ہوتا یا آپ ان بڑے لوگوں میں سے تھے جن کی جنبش لب پر لاکھوں انسانوں کے دلوں کی دھڑکنیں چلتی ہیں اور ایسے لوگوں پر ہر حال میں حق کا اظہار واجب ہوتا ہے۔

اثنا عشری شیعہ حضرت علی کو ان لوگوں میں سے سمجھتے ہیں جن کیلئے تقیہ کرنا جائز (ہی نہیں) بلکہ بڑی عزیمت کا عمل ہے اور شیعیت کی پوری تاریخ اسی عقیدہ کے گرد گھومتی ہے جب خلافت کا مسئلہ زیر بحث آئے اور یہ بات چلے کہ اگر حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان اس خلافت کے حقدار نہ تھے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مسلمانوں سے کیا تھا تو

www.immpak.org

حضرت علیؓ نے ان تین خلافتوں کو کیوں قبول کیا تو شیعہ کی طرف سے یہی جواب ملتا ہے کہ آپ نے تقیہ کیا تھا اور آپ بیشک ان لوگوں میں سے تھے جن کے تقیہ کرنے سے کسی کے ایمان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جب ترتیب قرآن کا مسئلہ چلے اور یہ کیا جائے کہ اگر قرآن کو ترتیب نزولی پر جمع کرنا ضروری تھا تو حضرت علی نے اس موجودہ ترتیب کو اللہ اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مرضی کی ترتیب کیوں تسلیم کیا تو جواب یہی ملے گا کہ آپ نے تقیتاً ایسا کیا تھا اگر کہا جائے کہ حضرت ابوبکرؓ امام برحق نہ تھے تو حضرت علی انکے پیچھے نمازیں کیوں پڑھتے رہے تو اثنا عشری کہیں گے کہ آپ کا ایسا کرنا تقیہ کی بناء پر تھا الغرض تقیہ ایک ایسا عنوان ہے جس کے نیچے شیعیت بڑی تیزی سے چلتی ہے آپ انکی کتابیں پڑھیں اور دیکھیں کہ کوئی ایسا عمل بھی جو حضرت علی کرتے رہے اور اسی پر اہل سنت چلتے ہیں تو شیعہ علماء فوراً اس پر تقیہ کی سیاہ چادر ڈالدیں گے اور لکھ دیں گے کہ

"فھذا الخبر موافق للعامہ قد ورد مورد التقیہ"

یعنی یہ بات چونکہ اہل سنت والجماعت کے مذہب کے موافق ہے تو حضرت خاتم النبیین اور ائمہ اہل بیت نے اگر اس کو اپنایا ہے تو وہ از روئے تقیہ تھا

سو ان دنوں شیعہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم سنی مسلمانوں کے قریب آرہے ہیں تو انکا یہ آنا اور سنی مسلمانوں سے ملنا اس لئے نہیں کہ انکا عقیدہ اور نظریہ بدل چکا بلکہ یہ لوگ آج بھی اسی عقیدے پر سختی سے قائم ہیں جو انکے مجتہد ملا باقر مجلسی (۱۱۱۱ھ) نے اپنی متعدد کتابوں میں لکھدیا ہے اور یہی وہ کتابیں ہیں جن کی علامہ نجمی زندگی بھر نشر واشاعت کرتے رہے۔ ملا باقر مجلسی کے ان عقائد کی تفصیل ہم اپنے کتابچہ SHIA'S BELIEFS میں کرچکے ہیں جو اس کتاب کے آخر میں منسلک ہے (اسکا انگریزی ترجمہ بھی ہوچکا ہے خواہش مند افراد اسلامک اکیڈیمی آف مانچسٹر سے حاصل کرسکتے ہیں)

خالد محمود عفا اللہ عنہ

www.imranpak.org

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاح از چیئرمین ڈاکٹر سلمان ڈینگر (ڈربن شی)

جناب مفتی خالد محمود صاحب - حجۃ الاسلام عبداللہ الحسینی اور دوسرے مہمان دوستو۔ السلام علیکم
آج کے اس جلسے کا موضوع ان موضوعات پر گفتگو ہے جن میں اہل سنت اور شیعہ میں اختلاف پایا جاتا ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ جناب عبداللہ الحسینی نے جمعیت علماء نٹال کو خط بھیجا تھا کہ ان موضوعات پر ہم مناظرہ کریں
حضرات۔ پہلے دس دس منٹ تعارفی تقاریر ہونگی پھر آپس میں کچھ ضوابط طے ہونگے اور پھر مناظرے کا آغاز ہوگا

حجۃ الاسلام عبداللہ الحسینی - - خطبہ -

میرے لئے یہ بڑی خوشی کا موقع ہے کہ میں جنوبی افریقہ نٹال کے اوریئنٹ ہال میں اپنے سنی بھائیوں کے ساتھ بیٹھا ہوں اور میں جمعیت علماء نٹال کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری دعوت قبول کی جو میری ایک دیرینہ خواہش تھی
اس اجلاس کے انعقاد کا مقصد جیسا کہ میں نے اپنے خط میں لکھ بھی دیا تھا یہ ہے کہ مجھے کئی رسالے اور پمفلٹ موصول ہوئے جن میں شیعہ مذہب کے بارے میں کچھ ایسی باتیں تحریر تھیں جو اصل کتابوں میں جن کا ان میں حوالہ دیا گیا تھا نہیں ملیں - اور اگر ان میں کچھ حوالے صحیح پائے گئے تو اس قسم کی روایات میں نے سنی لٹریچر میں بھی دیکھیں الحمیعت پبلیکیشنز میں بھی ایسے کئی حوالے موجود ہیں
اس پمفلٹ میں جو مجھے بھیجا گیا پہلے اور دوسرے صفحہ پر کچھ حوالے ہیں جو شیعہ کتابوں سے قرآن کے بارے میں دیئے گئے ہیں۔ جناب صدر آپ کو فیصلہ نہ فرمائیں لیکن ذرا پڑھ تو لیں اور پھر اسکو اصل کتابوں میں دیکھیں جن کے یہ حوالے ہیں۔ ہماری طرف بہت غلط باتیں منسوب کیگئی ہیں
جناب صدر۔ اگر میں واقعی یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن بھی ہے یا میرا کسی ایسے قرآن پر ایمان ہے جسکی آیات ستر ہزار ہیں تو میں واقعی مسلمان نہیں ہوں میں یہاں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں پھر آپ مجھے اس ہال سے جانے دیں اور اگر آپ کو اس پمفلٹ کے یہ

www.jmnpak.org

حوالے ان کتابوں میں نہ ملیں تو پھر قرآن کے موضوع پر ایک دوسرا پمفلٹ شائع کیا جائے جس پر ہم دونوں شیعہ اور اہل سنت بھائی بھائی ہو کر رہ سکیں

یہ میرے ہاتھ میں ایک پمفلٹ ہے جس کا نام ایرانی انقلاب اور شیعہ ہے اور یہ جمیعت علماء شمال کی طرف سے تقسیم کیا گیا ہے - ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ ہمارا کوئی اور قرآن نہیں ہے - میں اپنے دل میں اپنے سنی بھائیوں کے خلاف کوئی جذبہ نہیں رکھتا - ایرانی انقلاب کے بعد استعماری طاقتیں اب پھر سے ایران پر قبضہ کرنے کی فکر میں ہیں انکے ذہن میں ایران کی باری بوسنیا کے ختم ہونے کے بعد آئے گی امریکہ نہیں چاہتا کہ کسی طرح کشمیر کی مدد ہو - کسی طرح فلسطین کی مدد ہو - الجیریا کی مدد ہو - دنیا میں جہاں جہاں سنی پھیلے ہوئے ہیں اور امریکہ انہیں ہر جگہ دبانا چاہتا ہے ایران اس میں استعماری طاقتوں کے خلاف کھڑا ہے اور ہر جگہ اپنے سنی بھائیوں کی مدد کر رہا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم مسلمان نہ ہوں - ہم مسلمان ہیں اور جب ہم اپنے سنی بھائیوں سے سنتے ہیں کہ تم کافر ہو تو ہمارا دل بند ہوتا ہے اگر میں واقعی کافر ہوتا تو پھر تمہیں ایسا کہنے کا حق تھا لیکن یہ صورت حال نہیں ہے تمہارے پاس کونسی شہادت ہے کہ میں کافر ہوں اگر میں واقعی کافر ہوا تو میں اپنی اصلاح کروں گا

میں نے مولانا یونس پٹیل کو فون پر کہا تھا کہ اگر میں غلط ہوں تو تمہارا بطور عالم ہونے کے فرض ہے کہ مجھے راستی پر لاؤ اور اگر میں راستی پر ہوں اور میرے پاس اسکے وجوہ ہیں تو آؤ مجھے سنو میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے یہ موقعہ دیا - یہ ہے اس مناظرے کا پس منظر

چیئرمین

میں سمجھتا ہوں کہ مناظرے کی وجہ کھل کر سامنے آگئی ہے ہم آج اسی لئے اس ہال میں جمع ہیں . اب ہمیں ٹائم طے کرنا چاہئے اب پونے گیارہ بجے ہیں آج کا مناظرہ ڈیڑھ بجے تک جاری رہنا چاہئے صرف مناظر بولیں گے سامعین کو اس میں دخل نہ دینا چاہئے . ایک طرف سے حجۃ الاسلام عبداللہ الحسینی مناظر ہونگے اور دوسری طرف سے مفتی خالد محمود صاحب - جو مانچسٹر سے آئے ہیں

I

مفتی خالد محمود صاحب --- خطبہ (اپنی تعارفی تقریر میں)

جناب چیئرمین اور سامعین کرام

ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ جو مسائل ہم میں اور شیعہ میں اختلافی سمجھے گئے ہیں ان پر گفتگو کریں ہم اسلئے یہاں نہیں آئے کہ اس پر بحث کریں کہ اس وقت بوسنیا میں کیا ہو رہا ہے

www.jmmpak.org

کشمیر میں کیا ہو رہا ہے اور فلسطین کن حالات سے دوچار ہے یہ وہ مسائل ہیں جن میں دو رائیں نہیں - سنی شیعہ دونوں جانتے ہیں کہ بوسنیا مظلوم ہے کشمیری عوام مظلوم ہیں فلسطینی عوام مظلوم ہیں - زیر بحث وہ مسائل آتے ہیں جن میں مختلف آراء ہوں . حسینی صاحب نے اپنا وقت ان باتوں میں لگایا ہے ہم اسکے سوا کیا کہہ سکتے ہیں کہ ضائع کیا اور اگر وہ رو رو کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں کافر نہیں ہوں تو اتنی بات تو وہ بھی جانتے ہونگے کہ رونے سے عقائد ثابت نہیں کئے جاتے ہاں یہ بات درست ہے کہ محرم میں رونے سے کچھ نہ کچھ عقائد کا پتہ چل جاتا ہے

آپ نے یہ جو کہا کہ اس پمفلٹ میں کچھ حوالے ہیں جو اصل کتابوں میں نہیں ملتے . کتابوں کی مختلف اشاعتوں کی وجہ سے صفحہ نمبر میں اختلاف ہوجاتا ہے اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاتا کہ حوالہ غلط ہے

آپ نے جو پمفلٹ پیش کیا میں نے نہیں دیکھا لیکن میرا تجربہ بتلاتا ہے کہ یہ صفحات اختلاف ایڈیشن سے بدلے ہونگے . یہ نہیں کہ اصل حوالے غلط ہوں . میں حسینی صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ ان حوالوں پر نشان لگادیں جنہیں وہ سرے سے غلط سمجھتے ہیں اور وہ اصل کتابوں میں نہیں ملتے ان حوالوں کو لکھکر اور ان پر انگار کرکے وہ ان پر دستخط کردیں پھر وہ تحریر انہیں بھیج دیں جنہوں نے وہ پمفلٹ شائع کیا ہے پھر حسینی صاحب کو پتہ چل جائے گا کہ وہ حوالے ان کتابوں میں کہاں کہاں ہیں

یہ میرا ایک پمفلٹ ہے جو میں نے لکھا ہے **عقائد الشیعہ** یہ بلا تبصرہ شیعہ کتابوں کے حوالجات ہیں اس میں بتایا گیا ہے کہ شیعہ کے عقیدے قرآن کے بارے میں کیا ہیں . پیغمبروں کے بارے میں کیا ہیں - صحابہ کے بارے میں کیا ہیں - اہل بیت کے بارے میں کیا ہیں بلا تبصرہ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں مولف یا مرتب کی کوئی بات نہیں - میں اپنا یہ پمفلٹ حسینی صاحب کو دیتا ہوں وہ کسی حوالے پر انگلی رکھیں کہ یہ غلط ہے اصل کتابوں میں موجود نہیں

(نوٹ از مرتب) اس دوران حسینی صاحب مفتی خالد محمود صاحب کا وہ پمفلٹ ہاتھ میں لیکر کہتے ہیں کہ یہ پمفلٹ میرے پاس موجود ہے - لیکن حسینی صاحب نے اسکے کسی حوالہ کے بارے میں یہ نہ کہا کہ یہ غلط ہے اور نہ اس میں کسی پر اعتراض کیا - کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ یہ حوالے انکی اصل کتابوں میں موجود ہیں)

(مفتی خالد محمود نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ) میری تجویز یہ ہے کہ پہلی دونوں کی تقریریں پانچ پانچ منٹ کی ہوں اور اسکے بعد ہم دونوں دو دو منٹ لیں - دو دو منٹ کی بات جم کر سامعین کے سامنے آجاتی ہے اور بہت جلدی پتہ چل جاتا ہے کہ کس کی بات ثابت ہورہی ہے اور کس کی بات ثابت نہیں ؟ پھر اس میں غلط بحث کی بھی گنجائش نہیں ہوتی - تقیہ پر شیعہ کی پوزیشن واضح

www.jmmpak.org

ہوجائے تو پھر باقی موضوعات پر بات زیادہ اچھے ماحول میں سامنے آسکے گی
چیرمین کی حیثیت مجلس کو کنٹرول کرنے اسے پر امن رکھنے اور وقت کی پابندی کرانے کی ہوگی اس بات کے بھی وہ ذمہ دار ہونگے کہ مناظرین کے سوا کوئی اور نہ بولے - صحیح حوالہ کیلئے کتاب کو ادھر سے ادھر یا ادھر سے ادھر لایا جاسکے گا
چیرمین موضوع زیر بحث پر فیصلہ دینے کے مجاز نہ ہونگے مسئلہ کے بارے میں فیصلہ دینا صرف علماء کا کام ہے - سامعین خود اندازہ کرلیں گے کہ کس کی کشتی منجدھار میں ہے اور کون کنارے لگ رہا ہے -

چیرمین صاحب
جناب عبداللہ الحسینی - کیا آپ ان امور سے اتفاق کرتے ہیں اگر آپ مانتے ہیں تو تقیہ پر پانچ منٹ میں اپنا موقف پیش کیجئے پھر مفتی صاحب پانچ منٹ میں اسکا جواب دیں گے

جناب عبداللہ الحسینی
میں تیار ہوں مگر اس شرط کے ساتھ کہ تقیہ کے بعد قرآن پر بھی بحث ہوگی کہ ہم اس قرآن کو مانتے ہیں یا کسی اور قرآن کو

مفتی خالد محمود
جب ایک موضوع کا فیصلہ ہوجائے تو ہمارا دوسرا موضوع بیشک شیعوں کا ایمان بالقرآن ہوگا ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں

جناب حسینی
مگر میں پہلی دفعہ پانچ منٹ زیادہ لوں گا مفتی صاحب نے اپنی تقریر میں پانچ منٹ زیادہ لئے ہیں

اب مناظرہ شروع ہوتا ہے

جناب حسینی صاحب
(خطبہ کے بعد) جناب چیرمین حضرت مفتی صاحب علماء کرام اور سامعین
اسلام میں تقیہ جائز ہے یا نہ ؟ یہ پہلا سوال ہے اور ان دنوں ہم عملاً تقیہ کررہے ہیں یا نہیں یہ دوسرا سوال ہے اسکے سوا اس وقت کوئی تیسرا سوال نہیں -
قرآن حدیث اور شیعہ ، حدیث اہل سنت سب بتاتی ہیں کہ تقیہ بعض اوقات واجب ہے بعض اوقات حرام کبھی یہ مباح ہوتا ہے اور کبھی مکروہ ، اور میں ان سب پر دلائل دینے کو تیار ہوں لیکن وقت بڑا مختصر ہے -

www.jmmpak.org

قرآن میں ہمیں تین آیتیں اسکے لئے ملتی ہیں
تقیہ اسلام میں صرف خطرے کے وقت ہے جب تمہاری جان کو کوئی خطرہ ہو اسلام تمہیں بے وقوف بننے کی تعلیم نہیں دیتا تم کفر کا کلمہ کہکر جان بچاسکتے ہو
آپ اگر بوسنیا میں ہوں اور پیچھے سے سرب آرہے ہوں اور وہ تمہیں پکڑ کر پوچھیں کی کیا تم مسلمان ہو ؟ آپ ہاں کہیں تو بے وقوفی ہوگی قتل کردئے جاوگے اسلام تمہیں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیتا تم کہہ سکتے ہو کہ میں مسلمان نہیں ہوں تم اس طرح اپنی جان بچالو۔ میں نے بھی ایک دفعہ جبکہ میں افغانستان میں تھا اس طرح تقیہ کیا تھا میں روسیوں کے مقابلے میں ایک گروہ کا کمانڈر تھا چالیس آدمی میرے ماتحت تھے میں نے ایک تقیہ کرکے چالیس آدمیوں کی جان بچالی
اب قرآن سے اسکی شہادت لیجئے
لایتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شئی الا ان تتقوا منھم تقاۃ (پ ۳ آل عمران ۲۸)
(ترجمہ) نہ بنادیں مسلمان کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر اور جو کوئی یہ کام کرے تو نہیں اسکو اللہ سے کوئی تعلق مگر اس حالت میں کہ کرنا چاہو تم ان سے بچاؤ
تمام سنی مفسرین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ آیت تقیہ کے بارے میں ہے - قرآن میں یہ دوسری آیت بھی ملاحظہ کیجئے
من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرا فعلیھم غضب من اللہ (پ ۱۴ النحل ۱۰۶)
(ترجمہ) جو کوئی منکر ہو اللہ سے یقین لانے کے بعد مگر وہ نہیں جس پر زبردستی کی گئی اور اسکا دل برقرار ہے ایمان پر ولیکن جو کوئی دل کھول کر منکر ہوا سو ان پر غضب ہے اللہ کا
اگر آپ صحیح بخاری کو اس آیت کے ذیل میں دیکھیں تو آپ کو عمار بن یاسر کا قصہ ملے گا جنہیں کافروں نے پکڑ لیا تھا کچھ لوگوں کو انہوں نے مار بھی ڈالا حضرت عمار نے انکے خداؤں کی تعریف کردی اس پر انہوں نے چھوڑدیا پھر عمار روتے ہوئے آنحضرت کے پاس آئے آنحضرت نے اسکا سبب پوچھا انہوں نے جو کچھ ہوا تھا عرض کردیا آپ نے انہیں حوصلہ دیا اور کہا کہ آئندہ بھی کبھی یہ صورت پیش آئے تو اس طرح کہدینا
پھر قرآن میں مومن آل فرعون کا قصہ بھی مذکور ہے جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا طاقت فرعون کے پاس تھی اور یہ جان کے خوف سے اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا
وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ (پ ۲۴ المومن ۲۸)
(ترجمہ) اور بولا ایک مرد ایمان دار فرعون کے لوگوں میں جو چھپاتا تھا اپنا ایمان -
فرعون کو پتہ نہ تھا کہ وہ حضرت موسیٰ پر ایمان لایا ہوا ہے یہاں ایمان کیا ہے جسے وہ فرعون سے

www.jmmpak.org

چھپا رہا تھا وہ مومن تقیہ کئے ہوئے تھا سو اسلام میں قرآن کی رو سے تقیہ کرنا جائز ہے ان تین آیتوں میں تقیہ کرنے کا حکم ہے عمار بن یاسر نے تقیہ کیا اور آنحضرت نے اسے منظور فرمایا صحیح بخاری میں حدیث ہے **التقیۃ الی یوم القیامہ** (ج ۳ ص ۱۰۳۷)

مجھے ایک منٹ اور دیجئے دوسرا سوال کہ کیا ان دنوں ہم تقیہ کر رہے ہیں ؟ میں پوچھتا ہوں کہ اگر میں کسی اور قرآن پر ایمان رکھتا ہوں تو تم کیا مجھے مارڈالوگے ؟ نہیں ایسا نہیں . یہاں حکومت جنوبی افریقہ کی اپنی ہے ہماری تمہاری نہیں تو جب تم مجھے مجبور نہیں کرسکتے تو میں تقیہ کیونکر کروں گا یہاں اگر میں کوئی دوسرا قرآن لے بھی آوں اور آپ کو دکھادوں تو بھی آپ مجھے مار نہ سکیں گے تو ایسی صورت میں ہم تقیہ نہیں کرتے اور نہ ان حالات میں تقیہ جائز ہے اب میں جو کہتا ہوں کہ میرا اسی قرآن پر ایمان ہے تو تقیہ سے نہیں کہہ رہا ہوں میرا ایمان ہے کہ یہ قرآن ہی صحیح ہے اور کوئی دوسرا قرآن نہیں

مفتی خالد محمود

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی آللہ خیر اما یشرکون ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس وقت وہ تقیہ زیر بحث نہیں جو ایک عام آدمی حالات سے دب کر کرتا ہے . سوال زیر بحث یہ ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی طرف سے مامور ہوکر آتے ہیں وہ رسول ہوں یا بقول شیعہ امام معصوم . کیا انکے لئے بھی تقیہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے قول و فعل اور زبان و عمل سے حق کا چہرہ کھلتا ہے . سچائی کا پتہ چلتا ہے اگر یہ لوگ ڈر کر حق بات نہ کہیں اور تقیہ کرنے لگیں تو آخر حق کیسے ظاہر ہوگا اگر یہ لوگ دل میں کچھ رکھیں اور زبان سے کچھ کہیں تو سچائی کیسے کھلے گی اور اسکا پتہ کیسے چلے گا ؟ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے

قرآن میں ایسی کوئی آیت ہو جو انبیاء و مرسلین یا ائمہ معصومین کیلئے جو انکے نزدیک مامور بھی اسلئے ہیں کہ حق بات کہیں تقیہ جائز کرے تو آپ اسے پیش کریں . عام آدمی مجبوری کی حالت میں تقیہ کرسکتا ہے کیونکہ اسکا کفر و ایمان اسکی ذات تک محدود ہے . پیغمبر کا ایمان اور اسکی تعلیم اور امام کی بات صرف اسکی اپنی ذات تک محدود نہیں ہوتی ہزاروں کے ایمان اسکے سچ کہنے سے بنتے ہیں اور ہزاروں کے ایمان اسکے غلط بات کرنے سے (تقیہ کرنے سے) بگڑتے ہیں سو انکے لئے تقیہ کیسے جائز ہوسکتا ہے ؟ ہرگز نہیں - آپ نے جو آیات پیش کی ہیں عام لوگوں سے متعلق ہیں مامور من اللہ درجے کے لوگوں کیلئے نہیں ہیں -

www.immpak.org

شیعہ نے تقیہ کا یہ مسئلہ حضرت علیؓ کیلئے وضع کیا ہے جب ان سے کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اگر خلیفہ برحق نہ تھے تو حضرت علیؓ نے انہیں کیسے مانا۔ حضرت عمرؓ اگر خلیفہ برحق نہ تھے تو حضرت علیؓ نے انہیں کیسے تسلیم کیا۔ حضرت عثمانؓ اگر جائز خلیفہ نہ تھے تو حضرت علیؓ نے انہیں کیوں قبول کیا۔ حضرت زید بن ثابت نے اگر قرآن ترتیب نزولی کے مطابق جمع نہ کیا اور اسے کوئی اور ترتیب دی تو حضرت علیؓ نے اس قرآن کو کیوں کلام الٰہی مانا تو بس انکا ایک جواب ہوتا ہے کہ حضرت علی نے تقیہ کرکے ان سب کو مانا دل سے انہیں نہ مانا تھا۔

سو تقیہ کا مسئلہ کھل گیا اسے شیعہ ان حضرات کیلئے ثابت کرتے ہیں جو انکے عقیدے کے مطابق مامور من اللہ تھے اور دلیل میں وہ آیات لاتے ہیں جو عامی درجہ کے لوگوں کیلئے مجبوراً کلمہ کفر کہنے کی اجازت دیتی ہیں۔ اس وقت مسئلہ زیر بحث عامی درجے کے لوگوں کا تقیہ کرنا نہیں انبیاء کرام اور ائمہ عظام کے تقیہ کرنے یا نہ کرنے کا ہے

پھر حسینی صاحب نے تقیہ کی کوئی تعریف نہیں بتلائی اور نہ اسکا حکم بتلایا ہے کہ یہ عزیمت ہے یا رخصت ہے؟ بڑے لوگوں کیلئے ہے یا رخصت تلاش کرنے والوں کیلئے۔ انکا یہ کہنا کہ میں نے افغانستان میں تقیہ کیا تھا اسکا حکم تو بیان نہیں کرتا کہ یہ رخصت ہے یا عزیمت؟ اگر عزیمت ہے تو اسکے مطابق دلیل پیش کی جائے

آپ نے حضرت عمار بن یاسرؓ کا واقعہ تو بیان کیا لیکن انکے والدین کا تقیہ نہ کرنا اور حق بات پر ڈٹے رہنا اور اسکے لئے جان تک دے دینا اور اسلام کے پہلے دو شہید کہلانا اسے آپ یکسر بھول گئے۔ انکا عمل عزیمت پر تھا اور حضرت عمار کا رخصت پر۔ تو تقیہ کرنا دوسرے درجے کا عمل ہے آپ حضرت علی کو اس دوسرے درجے پر لاتے ہیں اور حضرت امام حسین کو اول درجے پر رکھتے ہیں جنہوں نے تقیہ نہ کیا تھا۔ کچھ تو سوچئے؟

حسینی صاحب اگر تقیہ کا حکم بیان کردیتے کہ یہ رخصت ہے اور دوسرے درجے کا عمل ہے تو پھر وہ اسے انبیاء و مرسلین اور ائمہ معصومین خصوصاً حضرت علیؓ جیسے اہل عزیمت کیلئے ثابت نہ کرپاتے۔ رخصت اور عزیمت کی اس تفصیل کے بعد اب ان آیات کیلئے کسی تخصص کی ضرورت نہ رہی کہ تقیہ کی یہ اجازت انبیاء و مرسلین اور ائمہ معصومین کیلئے نہیں صرف دوسرے درجے کے لوگوں کیلئے ہے جو اہل رخصت کہلاتے ہیں اور بڑے درجے کے لوگ تو ہمیشہ اہل عزیمت رہے ہیں۔

حسینی صاحب۔ اہل عزیمت صرف خدا سے ڈرتے ہیں اسکے سوا انہیں کسی کا خوف نہیں ہوتا اور تقیہ ظاہر ہے کہ اسکی بناء ہی خوف پر ہوتی ہے۔ سو اہل عزیمت کیسے تقیہ کرسکتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے

الذین یبلغون رسلت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احدا الا اللہ (پ ۲۲ الاحزاب ۳۹)

(ترجمہ) وہ لوگ جو پہنچاتے ہیں پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہیں اس سے اور نہیں ڈرتے کسی سے

www.jmpak.org

سوائے اللہ کے

جو لوگ رسالہ الہیہ کے امین ہوتے ہیں اور اسے آگے پہنچانے کی ذمہ داری انہیں دی جاتی ہے تو جن کو وہ یہ رسالت پہنچاتے ہیں انہیں امتیں کہا جاتا ہے - روح البیان میں اسکا فارسی ترجمہ ان الفاظ میں دیا گیا ہے

آنانکہ ے رسانند پیغام ہائے خدا را باستاں خود (جلد ۷ ص ۱۸۲)

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ **الذین یبلغون رسلت اللہ** میں مراد انبیاء اور ائمہ درجے کے لوگ ہیں وہ خدا کی باتیں اپنی امتوں تک پہنچاتے ہیں اور وہ کسی سے نہیں ڈرتے اور کبھی تقیہ اختیار نہیں کرتے - سو وہ آیات جو حسینی صاحب نے پیش کی ہیں ان میں اجازت تقیہ صرف عامی درجے کے لوگوں کیلئے ہے اونچے حضرات کیلئے نہیں .

حسینی صاحب

میں نے اگر تقیہ کی تعریف نہ کی تو اسلئے کہ ہم تقیہ کا ایک تصور رکھتے ہیں جو ہر کسی کو معلوم ہے اب اسکی تعریف کی کوئی ضرورت نہ تھی آپ اگر چاہیں تو لیجئے شیعہ کے بڑے عالم شیخ انصاری نے تقیہ کی تعریف یہ کی ہے

پھر میں نے قرآن سے ثابت کیا ہے کہ مومن آل فرعون اور عمار بن یاسر نے تقیہ کیا تھا اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضور نے فرمایا کافر پھر ایسا کریں تو تم بھی اس طرح کہنا

پھر میں نے تقیہ کیلئے جو آیات پیش کی ہیں ان میں بڑے لوگوں کا اور چھوٹے لوگوں کا فرق نہیں ہے مثال لیجئے قرآن میں نماز کا حکم ہے تو جس طرح یہ حکم عامی لوگوں کیلئے ہے خاص لوگوں کیلئے بھی ہے . روزے کا حکم ہے تو دونوں کیلئے اسی طرح تقیہ کا حکم بھی دونوں کیلئے ہے

مفتی صاحب

آپ کا ٹائم ہوگیا ہے ٹائم کی پابندی کریں

حسینی صاحب

آپ بھی جتنا چاہیں لے لینا

مفتی صاحب

یہ ہمارے طے کردہ ضابطے کے خلاف ہے

www.immpak.org

چیئرمین

ہر فریق کو اتنا ہی وقت ملے گا. اگر یہ کچھ زیادہ وقت لیں تو آپ کو بھی اتنا ہی وقت زیادہ ملے گا

حسینی صاحب

میں اپنے دو منٹوں کے بعد گذارش کرتا ہوں کہ یہ وقت مجھے کافی نہیں

مفتی صاحب

جناب چیئرمین . اگر حسینی صاحب وقت میں اپنی بات نہیں کہہ سکتے تو ہم اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنے دوسرے مناظر آفتاب حیدر کو کھڑا کرلیں شاید وہ اپنی بات کہہ سکیں

حسینی صاحب

نہیں . میں مناظرہ کروں گا

مفتی صاحب

لیجئے تقیہ کی تعریف میں یہ خوف کے الفاظ آگئے ہیں اس سے یہ واضح ہے کہ تقیہ وہیں ہوگا جہاں ڈر یا خوف ہوگا - حسینی صاحب مومن آل فرعون اور حضرت عمار بن یاسر عام لوگوں میں سے تھے مامور من اللہ لوگوں میں سے نہ تھے - مامور من اللہ حضرات کیلئے تقیہ کا ثبوت پیش کریں - آپ کا حضرت عمار کو یہ کہنا کہ آئندہ بھی ایسا کرنا یہ بطور حکم نہ تھا بطور اجازت تھا اور یہ اسلئے کہ حضرت عمار روتے ہوئے آپ کے پاس آئے تھے آپ انکی دلجوئی کیلئے ایسا فرمارہے تھے کہ تو نے جو کیا ایسے حالات میں اسکی اجازت ہے آپ اگر یہ کہنا چاہتے کہ یہ میرا حکم ہے تو آپ یہ فرمادیتے کہ تیرے والدین نے جو تقیہ نہیں کیا جان دے دی انہوں نے غلط کیا ہے آپ بتلایئے کہ کیا آپ نے ایسا کہا تھا ؟ نہیں تو اب حضرت عمارؓ کو کہنا کہ آئندہ بھی ایسا کرلینا یہ فقط اجازت کے درجہ میں ہے حکم کے درجے میں نہیں

پھر ہمارا موضوع عام لوگوں کیلئے تقیہ کا نہیں ان لوگوں کیلئے ہے جو رسالت مآب کے حاملین ہوتے ہیں انکے لئے تقیہ کرنے کا ثبوت دیجئے

حسینی صاحب

قرآن کی آیات مطلق ہیں وہ یہ نہیں کہتی کہ یہ حکم عام لوگوں کیلئے ہے اور یہ خاص لوگوں کیلئے ان آیات تقیہ میں کوئی تخصیص نہیں آپ اس بات کے مدعی ہیں کہ بڑے لوگوں کیلئے تقیہ جائز نہیں سو اسکا ثبوت آپ کے ذمہ ہے قرآن کی ان تین آیتوں میں تقیہ کا حکم ہے اور یہ آگے کسی کی تخصیص نہیں کرتیں

www.imnpak.org

مفتی صاحب

قرآن کریم میں تقیہ کرنے کا کوئی حکم نہیں ایک اجازت ہے اور یہ محض اباحت ہے اور اباحت کو امر نہیں کہتے ۔ آل عمران کی آیت **الا ان تتقوا منھم تقاۃ** میں کافروں سے ظاہر داری رکھنے کی اجازت دی گئی ہے حکم نہیں دیا گیا کہ ایسا کرو ۔ اسی طرح سورہ النحل کی آیت **الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان** میں بھی صرف اجازت دی گئی ہے حکم وہاں بھی نہیں ۔ آپ بار بار یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ قرآن میں تقیہ کرنے کا حکم ہے اور پھر اسی طرح کا حکم ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حکم ہے ۔ یہ صرف اجازت ہے اور اجازت بھی بطور رخصت نہ کہ بطور عزیمت ۔ اسکے شان نزول میں حضرت عمار کے والدین کی عزیمت اور شہادت کو سامنے رکھتے ہوئے تقیہ کو صرف رخصت کہا جاسکتا ہے ۔ اور ظاہر ہے کہ یہ اہل عزیمت کا کام نہیں

حسینی صاحب

یہ ٹھیک ہے کہ یہ صرف اباحت ہے تو اباحت بھی ان دونوں کیلئے ہے بڑے لوگوں کیلئے بھی اور عوام کیلئے بھی ۔

مفتی صاحب

یہ تب ہوتا کہ حضرت عمار کے والدین کا عمل اسکے خلاف نہ ہوتا جب انہوں نے تقیہ نہیں کیا اور حضرت عمار نے کیا تو یہ بات دو درجوں میں منقسم ہوگئی ایک اہل رخصت کا عمل اور دوسرا اہل عزیمت کا ۔ سو ہمیں کوئی اور مخصص پیش کرنے کی ضرورت نہیں یہ آیت خود ہی بتلا رہی ہے کہ یہ صرف اہل رخصت کا عمل ہے

حسینی صاحب

آپ ان آیات سے اہل عزیمت کیلئے استدلال نہ کریں یہ آیتیں تو میں نے پیش کی ہیں آپ اپنی طرف سے بھی تو کوئی آیت پیش کریں جو بتائے کہ مامور من اللہ درجے کے لوگ تقیہ نہیں کرتے

مفتی صاحب

میں قرآن پاک کی یہ آیت پیش کرچکا ہوں

الذین یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ ولایخشون احدا الا اللہ (پ ۲۲ الاحزاب ۳۹)

تقیہ خوف کی حالت میں ہوتا ہے اور رسالت الہیہ کے حاملین ایک خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے سو وہ تقیہ کیونکر کریں گے اس سے تو انکی ہر خبر مشکوک ہوجائے گی آپ لوگوں کی تفسیر مجمع

www.immpak.org

البیان میں ہے کہ ان حضرات کیلئے تقیہ جائز نہیں (۱)

حسینی صاحب

یہ آیت بھی عام ہے تمام مبلغین کیلئے ۔ یہ نبیوں اور اماموں کیلئے خاص نہیں میں بھی مبلغ ہوں مولانا خالد محمود بھی مبلغ ہیں یہ (آفتاب حیدر) بھی مبلغ ہیں یہ آیت ہم سب کو شامل ہے اور یہ صحیح ہے کہ مبلغین کو خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرنا چاہئے ۔ تقیہ بھی حرام ہوتا ہے اور یہ موقع جو اس آیت میں مذکور ہے ان مواقع میں سے ہو سکتا ہے لیکن آیت عام ہے کسی مفسر نے اس سے انبیاء وائمہ مراد نہیں لئے

مفتی صاحب

یہ آیت جو میں نے پیش کی ہے انبیاء اور مامور من اللہ لوگوں سے متعلق ہے وہ ہی رسالات الیہ کے حاملین ہیں حسینی صاحب کا یہ کہنا درست نہیں کہ کسی مفسر نے اس سے انبیاء اور مامورین مراد نہیں لئے (حاشیہ ۲) اس آیت سے ماقبل آیت بھی نبیوں سے متعلق ہے اور بعد کی آیت میں ختم نبوت کا بیان ہے تو درمیانی آیت میں بھی نبوت کے حاملین کا ذکر ہے آیتیں اس ترتیب سے ہیں

۱ - **ماکان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ**

۲ - **الذین یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ ولا یخشون احدا الا اللہ**

۳ - **ماکان محمد ابا احد من رجالکم**

جب یہ آیت ان دونوں کے درمیان ہے تو یہ اس تبلیغ رسالت کا بیان ہے جو انبیاء ومامورین لوگ کرتے ہیں وہ تقیہ نہیں کرتے کیونکہ انہیں کسی کا ڈر نہیں ہوتا

حسینی صاحب

یہ آیتیں سب ایک دوسرے سے جدا ہیں اور علیحدہ علیحدہ وقتوں میں اتری ہیں اور تمہارے عقیدے میں بھی یہ ترتیب نزولی کے مطابق نہیں تم بھی اسے ترتیب رسول کہتے ہو کچھ آیتیں دور نبوت کے آخر میں اتریں مگر وہ قرآن میں پہلے ہیں سو یہ تینوں آیتیں مختلف موقعوں کی ہیں جو ایک سورت میں جمع کردی گئی ہیں ان تینوں آیتوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں اور اس آیت کو کسی مفسر نے مامور من اللہ لوگوں سے خاص نہیں کیا

مفتی صاحب

آپ نے قرآن پاک کی ترتیب کے متعلق اپنا جو عقیدہ بتلایا ہے اس پر افسوس ہے لیکن میں

www.jmmpak.org

موضوع سے نکلنا نہیں چاہتا آپ کسی درجے میں بھی آیات کے ربط کے قائل ہیں یا نہیں ؟ آپ نے اب تک کوئی ایسی آیت پیش نہیں کی جو رسالہ الہیہ کے پاک عاملین کیلئے تقیہ کا دروازہ کھولے تاہم آپ نے سورہ النحل کی جس آیت کو تقیہ کرنے کا حکم قرار دیا ہے اسکا پہلی آیت سے کیا ربط ہے ؟ آیت **الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان** سے پہلے یہ آیت موجود ہے

انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بایآت اللہ واولئک ھم الکاذبون

(ترجمہ) جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں جن کو یقین نہیں اللہ کی باتوں پر اور وہی لوگ جھوٹے ہیں

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اگلی آیت میں جس تقیہ کی اجازت دی گئی ہے وہ کذب کی ایک فرع (جھوٹ کی ہی ایک قسم) ہے لیکن بحالت مجبوری عمل کرنے والے پر اسکا مواخذہ نہیں ہوگا -

حسینی صاحب آپ مانتے ہیں یا نہیں کہ تقیہ جھوٹ کی ہی ایک قسم ہے

آپ بتلائیں کہ کذب اور تقیہ میں کونسی نسبت ہے عموم خصوص مطلق یا عموم خصوص من وجہ اور پھر ان میں افتراق اور اجتماع کے مادے بھی کھول کر بیان کریں

حسینی صاحب

آپ سوالات پھر دہرادیں

مفتی صاحب

کیا آپ کو سمجھ نہیں آرہی

حسینی صاحب

ہاں نہیں آرہی

مفتی صاحب

پھر آپ اپنے ساتھ کسی دوسرے عالم کو کھڑا کرلیں جو آپ کو سمجھاتا جائے میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ جھوٹ اور تقیہ میں کونسی نسبت ہے اور پھر تقیہ اور کتمان میں کیا نسبت ہے

حسینی صاحب

تقیہ اور کذب میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے عموم خصوص مطلق کی نہیں ہم کل تقیہ کذب کہہ سکتے ہیں لیکن کل کذب تقیہ نہیں کہہ سکتے - تقیہ ایک لحاظ سے کذب بھی ہوتا ہے لیکن آپ کل تقیہ کذب نہیں کہہ سکتے کیونکہ تقیہ میں آپ اصل بات ظاہر نہیں کررہے بوجہ اجبار جھوٹ کہہ رہے ہیں مگر چونکہ دل یہ نہیں کہہ رہا تو یہ جھوٹ نہ ہوا تقیہ ہوا

مفتی صاحب

اسکا مطلب یہ ہوا کہ تقیہ کسی صورت میں جھوٹ نہ ہوا تو پھر آپ کہیں کہ جھوٹ اور تقیہ میں تباین کی نسبت ہے - آپ یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ ان میں عموم خصوص من وجہ ہے - پھر آپ

www.jmmpak.org

کا یہ کہنا ہم کل تقیہ کذب کہہ سکتے ہیں لیکن کل کذب تقیہ نہیں کہہ سکتے تو اس صورت میں یہ عموم خصوص مطلق ہوا من وجہ نہیں۔ اگر من وجہ ہے تو آپ اس میں دو مادے افتراق کے علیحدہ علیحدہ بتادیں اور ایک وہ جو کذب بھی ہو اور تقیہ بھی ہو۔ قرآن کریم سے آپ نے جو آیت تقیہ کیلئے پیش کی ہے اس سے پہلے کذب کا لفظ صریح طور پر موجود ہے جس سے واضح ہے کہ تقیہ ہے جھوٹ کی ایک قسم ہی مگر بوجہ جبر اس پر مواخذہ نہ ہوگا

حسینی صاحب

تقیہ اور کذب میں عموم خصوص من وجہ ہے ہم کل تقیہ کذب کہہ سکتے ہیں لیکن کل کذب تقیہ نہیں کہہ سکتے

مفتی صاحب

پھر تو یہ عموم خصوص مطلق ہوا جیسے کل انسان حیوان کہہ سکتے ہیں لیکن کل حیوان انسان نہیں کہہ سکتے بعض حیوانات ہیں جو انسان نہیں تو حیوان عام ہوا اور انسان خاص یہ عموم خصوص مطلق ہے کیا آپ اسے یوں نہیں کہہ سکتے **کل تقیہ کذب من غیر ان یواخذ علیہ** اور **کل کذب یواخذ علیہ الا اذاکان من اجبار** تو ان دونوں صورتوں میں تقیہ ہوگی جھوٹ ہی کی ایک قسم ہوگی اس میں آیتوں کا ربط بھی قائم رہے گا اور آپ کا عقیدہ بھی سامنے آگیا

حسینی صاحب

آپ پھر آیتوں کی ترتیب زیر بحث لے آئے ہیں آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ترتیب نزولی نہیں ہے کوئی آیت کہیں کی ہے اور کوئی کہیں کی مگر انکو ایک جگہ کردیا گیا ہے

مفتی صاحب

جناب من یہ ترتیب کی بحث تو آپ نے شروع کی تھی آپ مت گھبرایئے۔ آپ کا موجودہ قرآن کے بارے میں عقیدہ جو بھی ہو آپ کو چاہیے تھا کہ آیت **الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان** کو اس سے پہلی آیت کے ساتھ تو ملاکر پڑھتے یہ بات پہلے ہی کھل جاتی ہے کہ تقیہ ہے جھوٹ کی ایک قسم ہے گو اس پر معافی ہوجائے مواخذہ نہ ہو

حسینی صاحب

آپ نے ان دو آیتوں (**الا ان تتقوا منھم تقاۃ اور الا من اکرہ**) میں تو رخصت اور عزیمت کی بحث شروع کردی ہے لیکن کسی مفسر نے یہاں نہیں لکھا کہ یہ صرف اجازت ہے۔ یہ حکم ہے

www.jmmpak.org

اور مومن آل فرعون کے تقیہ کرنے میں تو رخصت اور عزیمت کی بحث نہیں چلتی قرآن میں ہے
وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ (پ ۲۴ المومن ۲۸)

مفتی صاحب

(۱) مومن آل فرعون مامور من اللہ لوگوں میں سے نہ تھا (۲) جونہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی تجویز ہونے لگی اس نے اپنا تقیہ توڑدیا (۳) قرآن کریم نے اسکی اس دور میں تعریف نہیں کی جب وہ تقیہ کررہا تھا اسکی تعریف اس وقت کی گئی جب وہ تقیہ سے باہر آگیا (۴) یہ واقعہ نزول قرآن سے پہلے کا ہے ہم اس وقت کی شریعت کے پابند نہیں نہ اس وقت کی شریعت سے اپنے مسائل کا فیصلہ کریں (۵) یہاں تقیہ کے بجائے یکتم ایمانہ کے الفاظ آئے ہیں شیعہ مناظر نے اس آیت کو تقیہ کے موضوع پر پیش کرکے یہ بتلادیا ہے کہ انکے ہاں تقیہ کتمان کا نام ہے اب جہاں بھی کتمان کا لفظ آئے حسینی صاحب یہ نہ کہہ سکیں گے کہ یہ تقیہ کی بحث نہیں (۶) وہ مومن آل فرعون ابتدائی تقیہ کا پابند نہ تھا ورنہ وہ تقیہ سے باہر نہ آتا حسینی صاحب بتائیں کہ وہ آنی تقیہ کے قائل ہیں یا امتدادی تقیہ کے ؟

حسینی صاحب میں نے ان آیات میں رخصت اور عزیمت کا فرق نہیں کیا ہمارے سب مفسرین (حاشیہ ۳) اسے رخصت کہتے ہیں

حسینی صاحب

میں نے قرآن کی تین آیتوں سے تقیہ کا حکم ثابت کیا ہے جس طرح اقیموا الصلوٰۃ میں نماز کا حکم ہے اور وہ سب کیلئے ہے خدا نے تقیہ کرنے کا حکم بھی سب کو دیا ہے یہ نہیں کہ بڑے لوگ تو تقیہ نہ کریں اور چھوٹے کریں ہر شخص کو تقیہ کرنے کا حق ہے ۔ اب انکا جواب سنئے کہ تقیہ کب تک کیا جاسکتا ہے بخاری میں ہے التقیہ الی یوم القیامہ پوری زندگی بھی انسان تقیہ میں رہے تو اسکی اجازت ہے بڑے لوگ بھی تقیہ کرسکتے ہیں تقیہ کا حکم عام ہے کوئی مخصص پیش کریں جو کہے کہ بڑے لوگ تقیہ نہیں کرسکتے ۔ یہ انکی شان کے خلاف ہے

مفتی صاحب

تقیہ کے مقابلے کا لفظ کیا ہے ؟ صبر اور جہاد ۔ یہاں تک کہ جان ومال سب خطرے میں پڑجائے اور انسان ڈٹا رہے اگر تقیہ بڑے لوگوں کیلئے جائز ہوتا تو پھر قرآن صبر اور استقامت کو اہل عزیمت کا کردار نہ بتلاتا ۔ انبیاء ومرسلین سے بڑھ کر اور کون صاحب کردار ہوسکتے ہیں قرآن کریم کہتا ہے
لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین

www.immpak.org

لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا فان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور (پ ۴ آل عمران ۱۸۶)
(ترجمہ) البتہ تمہاری آزمائش ہوگی مالوں میں اور جانوں میں اور تم سنوگے اہل کتاب سے اور مشرکین سے بہت اذیت کی باتیں اور اگر تم نے صبر کیا اور استقامت دکھائی تو یہ بڑا عزیمت کا کام ہے

قرآن کریم میں یہاں صاف بتادیا کہ اہل عزیمت کا کام ان مواقع میں صبر کرنا اور مصائب کو برداشت کرنا ہے تقیہ کرنا نہیں - اہل سنت کے ہاں اہل عزیمت کا کام صبر اور استقامت ہے اور شیعہ کے ہاں تقیہ صرف ایک اباحت ہی نہیں بلکہ اسے عزیمت کہتے ہیں (یعنی تقیہ کرنا اہل عزیمت کا کام ہے) قرآن میں انہیں کوئی دلیل نہیں ملتی جو تقیہ کو عزیمت ثابت کرے انہوں نے اسکے لئے ایک حدیث وضع کر رکھی ہے **لا ایمان لمن لاتقیہ لہ** کہ بغیر تقیہ کے کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا

حسینی صاحب
تقیہ کے بارے میں ابن جریر اور ابن ابی شیبہ جیسے لوگ حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں اور ابن جریر ابن ابی حاتم اور بیہقی سے بھی نقل کرتے ہیں کہ تقیہ ایک عام لفظ ہے اور یہ آج بھی جائز ہے جس طرح اسلام کے دوسرے کام ہیں جیسے نماز روزہ وغیرہ تقیہ کا حکم بھی اسی طرح ہے جیسے جہاد کا حکم ہے اور یہ سب کیلئے ہے بڑے لوگ ہوں یا چھوٹے

مفتی صاحب
حسینی صاحب - میں نے اصول کافی سے حدیث پیش کی تھی لا ایمان لمن لا تقیہ لہ اسکی رو سے تقیہ کرنا آپکے ہاں عزیمت ہے اور دلیل میں آپ پیش کررہے ہیں الا من اکرہ - اور الا ان تتقوا منھم تقاۃ - جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ ایک رخصت ہے آپ کا دعوی تو عزیمت کا ہے اور دلیل آپکی رخصت کی ہے - آپ کے دعوی اور دلیل میں کوئی مطابقت بھی ہے تا آپ اتنی بات بھی سمجھ نہیں پارہے -

حسینی صاحب
پھر اتنی بات تو ہم اور آپ میں متفق علیہ ہوئی کہ تقیہ جائز ہے گو آپ اسے چھوٹے لوگوں کیلئے جائز سمجھیں اور ہم اسے نماز روزہ کی طرح سب کیلئے حکم الٰہی کہیں تاہم اسکے جائز ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں ہو سکتا

مفتی صاحب

www.immpak.org

نہیں - چھوٹے لوگوں کیلئے بھی تقیہ ایک متفق علیہ عمل نہیں ہے کئی محققین کی رائے ہے کہ اوائل میں جب ابھی اسلام کا غلبہ نہ ہوا تھا عام لوگوں کیلئے ڈر کر اور دب کر تقیہ کرنا جائز تھا لیکن جب اسلام ایک بڑی طاقت بن گیا اب ڈر کر اور دب کر کلمہ کفر زبان پر لانا جائز نہ رہا انکے نزدیک وہ دونوں آیتیں جو شیعہ تقیہ کیلئے پیش کرتے ہیں منسوخ العمل ٹھہریں - اب نہ الا ان تتقوا منھم تقاۃ پر عمل ہو سکتا ہے نہ الا من اکرہ والی آیت پر - اور مومن آل فرعون کا کتمان ایمان بھی پہلی شریعت کی بات ہے نہ کہ ہماری اس شریعت کی - اور اس نے تو تقیہ توڑ بھی دیا تھا

حسینی صاحب

اب تک تو آپ عام لوگوں کیلئے تقیہ مان رہے تھے اب آپ نے انکے لئے بھی تقیہ کا انکار کردیا ہے آپ اسے منسوخ بتلاتے ہیں مگر حضرت حسن بصری کہتے ہیں کہ تقیہ قیامت تک کیا جاسکتا ہے کبھی منسوخ نہ ہوگا

مفتی صاحب

میں نے یہ نہیں کہا کہ تقیہ چھوٹے لوگوں کیلئے ناجائز ہے میں نے یہ کہا تھا کہ محققین اسے عامی لوگوں کیلئے بھی جائز نہیں سمجھتے اور اس اباحت کو اب وہ منسوخ کہتے ہیں (حاشیہ ۴) تو جب ایک طبقہ ہم سے یہ اختلاف رکھتا ہے تو اسے متفق علیہ کیسے کہا جاسکتا ہے آپ کا یہ کہنا کہ ہم صرف اجبار کی صورت میں تقیہ کرتے ہیں تو بتادیں کہ آپ کے فقیہے میں باب الکتمان کیا ہے - کیا یہ بھی کسی اکراہ اور مجبوری میں سامنے آتا ہے حالات اور مسائل کو چھپانا بھی آپ کے مذہب کا کوئی عام باب ہے

حسینی صاحب

ہم کتمان اور تقیہ دونوں کے قائل ہیں تقیہ صرف مجبوری کی صورت میں کیا جاسکتا ہے اور کتمان عام صورت حال میں بھی ہو سکتا ہے ہم بلا ضرورت اپنے دین کو عام نہیں کرتے

مفتی صاحب

اب آپ بتائیں کہ مومن آل فرعون پہلے تقیہ کئے ہوئے تھا یا کتمان کر رہا تھا اگر وہ کتمان میں تھا تو آپ اس سے تقیہ پر استدلال کیوں کرتے رہے اب آپ کہہ رہے ہیں کہ تقیہ اور کتمان میں فرق ہے

www.jmnpak.org

حسینی صاحب

میں نے تقیہ پر دو آیتیں پیش کیں آپ ان کا کوئی مخصص بیان کریں جس سے معلوم ہو کہ یہ آیات مامور من اللہ اور انبیاء کے بارے میں نہیں ہیں آپ نے اب تک اس پر کوئی آیت پیش نہیں کی

مفتی صاحب

امام بخاری نے آپ کی پیش کردہ دونوں آیتوں الا من اکرہ اور الا ان تتقوا منہم تقاہ کے بعد امتدادی تقیہ (کہ تقیہ عرصہ دراز تک چلے) کا بطلان اس آیت سے پیش کیا ہے

ان الذین توفاہم الملائکہ ظالمی انفسہم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعہ فتہاجروا فیہا فاولئک ماواہم جہنم وساءت مصیرا (پ ۵ النساء ۹۷)

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ پہلی دونوں آیتوں میں بوجہ اجبار کلمہ کفر کہنے کی جو رخصت ہے اس تقیہ پر عمر گذار دینا قرآن کے نزدیک بڑا جرم ہے اور قرآن کی یہ آیت اسکی پرزور تردید کرتی ہے۔ سو اس رخصت کا اگر کسی درجے میں اعتبار بھی کیا جائے تو یہ تبھی ہو سکے گا کہ وہ وہاں سے ہجرت کا ارادہ رکھے یا موقع پاکر اپنے میں لڑنے کی قوت پیدا کرلے اور اگر وہ اسکے بغیر تقیہ کر رہا ہے تو قرآن کی یہ آیت اسے ختم کر رہی ہے اسلام میں امتدادی تقیہ کسی صورت میں جائز نہیں کوئی آیت اسے مطلقاً جائز نہیں کرتی (حاشیہ ۵) ہم اہل سنت حضرت علی جیسے بڑے لوگوں کا چودہ سال بلکہ تیس سال تک امتدادی تقیہ پر جمے رہنا کسی طرح تسلیم نہیں کرتے

حسینی صاحب

تقیہ خوف اور ڈر کا نام نہیں تقیہ سے مراد تحفظ نفس ہے آپ کسی مقصد کے درپے ہوں اور اسکے لئے کچھ لوگ تمہاری جان کے درپے ہوں اور اسلام کو آپ کی زندگی کی ضرورت ہو تو آپ کو تقیہ کرکے اسلام کیلئے اپنے آپ کو بچانا ہوگا تقیہ اس کیلئے کیا جاتا ہے اگر اپنی زندگی بچانے سے اسلام کی خدمت مقصود نہیں تو ایسی صورت میں جان دینی ہوگی اور تقیہ حرام ہوگا

ثانیاً آپ نے حدیث کا حوالہ دیا ہے **لا ایمان لمن لا تقیہ لہ** تو ہم اہل سنت کی طرح اپنی حدیث کی کتابوں کو صحاح اربعہ نہیں کہتے کہ یہ سب کی سب صحیح سمجھی جائیں سو فیصدی یا پچانوے فیصد۔ ہم اپنی کتابوں کو کتب اربعہ کہتے ہیں ہمارے علماء کہتے ہیں کہ فروع کافی اور اصول کافی میں بارہ ہزار حدیثیں ہیں جن میں تین ہزار قوی اور نو ہزار ضعیف ہیں

www.imampak.org

میں اسکے شواہد پیش کرسکتا ہوں پچھلے سال ایران میں ہماری ایک حدیث کی کتاب شائع ہوئی اور پبلیشر نے اسکا نام صحیح الکافی لکھ دیا اور اس میں اس نے اصول کافی کی چار ہزار حدیثیں لکھی تھیں اس میں ہمارے سب علمی حلقوں نے اسکی مخالفت کی

پھر ہمارے ہاں ایک اور معیار بھی ہے کہ ہم انہی حدیثوں کو معتبر سمجھتے ہیں جو قرآن کے مطابق ہوں ہمارے ہاں حدیث قبول کرنے کا ہمیشہ ایک معیار رہا ہے آپ کے ہاں کوئی معیار نہیں ساری بخاری صحیح ہے

تقیہ ڈر کا نام نہیں اسی وجہ سے پیغمبروں کے بارے میں ہے کہ وہ ڈرتے نہیں حق کی خاطر ایک جدوجہد ہے اس میں آپ کبھی وہ بات بھی کہیں جو نادرست ہو تو آپ وہ بھی کہہ سکتے ہیں اسکے باوجود آپ مومن رہیں گے جیسے ایک مومن آل فرعون تھا

مفتی صاحب

یہ وقت نہیں کہ ہم فن حدیث پر اصولی بحث کریں اس وقت موضوع تقیہ ہے میں نے اصول کافی کی ایک حدیث پیش کی تھی شیعہ مناظر کو بتانا چاہئے تھا کہ یہ قوی ہے یا ضعیف - اور قرآن کے مخالف ہے یا موافق اور وہ اسے قبول کرتا ہے یا نہ ؟ - ان میں سے تو اس نے کوئی بات نہیں کی اور اصول حدیث پر اتنا وقت لیا ہے - اگر یہ حدیث معتبر نہیں تو یہاں لکھ دو تاکہ آپ کے دوسرے علماء بھی آپ کی کارگذاری دیکھ سکیں

آپ کا یہ کہنا کہ تقیہ میں ڈر اور خوف نہیں ہوتا یہ غلط ہے اپنی ہی کتابوں سے یہ الفاظ دکھلادیں - نہیں تو اپنی کتاب اصول کافی کتاب الحجہ سے امام جعفر صادق کے نام پر وضع کی گئی - یہ روایت پڑھیں

وتخوفکم من عدوکم فی دولہ الباطل وحال الھدنہ افضل ممن یعبد اللہ عزوجل ذکرہ فی ظھور الحق مع الامام الحق الظاہر فی دولہ الحق

پھر حضرت علی کے نام سے وضع کی گئی اپنی یہ حدیث بھی دیکھیں

دانوا بالتقیہ عن دینھم والخوف من الباطل فارواحھم متعلقہ بالمحل الاعلی

کیا یہاں **تخوفکم من عدوکم** اور **الخوف من الباطل** کے الفاظ آپ کو نظر نہیں آتے پھر آپ کا یہ کہنا کہ تقیہ ڈر اور خوف کا نام نہیں کس طرح درست ہو سکتا ہے یہ آپ اپنے مذہب کے خلاف کہہ رہے ہیں

حسینی صاحب

میں نے قرآن سے تین آیتیں پیش کیں جن میں تقیہ کرنے کا حکم ہے ان کا آپ نے کوئی جواب

www.jmmpak.org

نہیں دیا عمار بن یاسر کا اور مومن آل فرعون کا عمل تقیہ پیش کیا صحیح بخاری کا حوالہ دیا آپ بتائیں حضرت عمار کا عمل درست تھا یا نادرست ؟ مومن آل فرعون ایمان چھپانے کے باوجود مومن تھا یا نہ ؟ کیا بخاری میں **التقیہ الی یوم القیامہ** کی روایت نہیں ہے ؟ آپ ایک ہی بات بار بار کہہ رہے ہیں کہ انبیاء اور ائمہ اور وہ لوگ جو ماموور من اللہ ہوں تقیہ انکے لئے نہیں اس پر آپ نے کوئی دلیل پیش نہیں کی آپ نے جو آیت پیش کی وہ پیغمبروں سے خاص نہیں ہیں اور آپ بھی مبلغ ہیں اور ہم اس آیت میں داخل ہیں سو آپ میری پیش کردہ آیتوں کے مقابل کوئی تخصص پیش نہیں کر سکے

مفتی صاحب

آپ نے جو دو آیتیں پیش کی ہیں **الا ان تتقوا** اور **الا من اکرہ** ان میں تقیہ کا حکم کہیں نہیں ہے نہ قرآن میں **اقیموا الصلوہ** کی طرح تقیہ کا کوئی حکم ہے اگر کہیں ہے تو آپ دکھادیں سو کسی پیرائے میں قرآن میں تقیہ کا حکم نہ ملے گا ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالی نے کافروں سے دوستی اور کلمہ کفر کہنے سے نہی فرمائی اور پھر اس میں یہ دو استثناء فرمائے - اہل علم جانتے ہیں کہ نہی سے استثناء مفید اباحت ہوتا ہے یہ کوئی امر نہیں ہوتا کہ ایسا کرو - بیوہ عورتوں کو دوران عدت نکاح کا پیغام دینے سے نہی فرمائی **ولکن لا تواعدوھن سرا** اور اسکے بعد استثناء فرمایا **الا ان تقولوا قولا معروفا** اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیوہ عورتوں کو دوران عدت پیغام نکاح دینے کا حکم آگیا ؟ (معاذ اللہ)

پس جب قرآن میں کہیں تقیہ کا حکم ہی نہیں تو آپ بار بار تخصص کی تلاش کس لئے کر رہے ہیں کیا آپ کو اتنا فرق بھی معلوم نہیں ہوتا - ان دونوں آیتوں میں جو اباحت ہے اسکا اپنا درجہ کیا ہے یہ حضرت عمار اور انکے والدین کے عمل سے واضح ہے عمار کی طرح مجبوری کی صورت میں کلمہ کفر کہنا رخصت ہے اور انکے والدین کا جان دینا اور کلمہ کفر نہ کہنا یہ عزیمت ہے اسکا حاصل اسکے سوا اور کچھ نہیں کہ اہل رخصت تقیہ کرلیں اور اہل عزیمت نہ کریں - یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ تقیہ کے بغیر ایمان دار ہی نہیں ہو سکتا - جب یہ اباحت اور اجازت ہے ہی رخصت تو اہل عزیمت کیلئے اس آیت کا تخصص تلاش کرنا وقت ضائع کرنا ہے اور یہ بات کہ رسالہ الہیہ کے حاملین خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ایک مستقل خبر ہے جو اہل عزیمت سے تقیہ کی نفی کر رہی ہے

حضرت عمار نے تقیہ کرکے جان بچانے کو اگر عزیمت سمجھا ہوتا تو وہ جنگ صفین میں تقیہ کرکے مخالفوں سے جا ملتے اور جان نہ دیتے آپ بتائیں کہ وہ تقیہ کو رخصت سمجھتے ہیں یا عزیمت جب آپ اسے رخصت مانتے ہیں تو کیا اس سے خود ہی عزیمت کی تخصیص نہ ہوگئی ؟ اب تخصص کی تلاش کس لئے کچھ تو سوچئے

www.jmmpak.org

امام جعفر صادقؒ نے خود اسے رخصت فرمایا ہے - کسی شخص نے آپ سے پوچھا **مد الرقاب احب الیک** جان دینا آپ کو زیادہ پسند ہے یا علی سے لاتعلق ہونا - آپ نے فرمایا

الرخصه احب الی اما سمعت قول الله فی عمار الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان (تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص ۸۸)

(ترجمہ) مجھے تو رخصت زیادہ پسند ہے یہ اللہ کی وہ بات ہے جو اس نے عمار کیلئے کہی

آپ نے اسے رخصت فرمایا معلوم ہوا عزیمت انکے ہاں بھی جان دینا ہی ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ شیعہ علماء نے ائمہ اہل بیت کو اونچے لوگوں کے بجائے اہل رخصت میں جگہ دے دی ہے اور انکے لئے تقیہ جائز قرار دے دیا اور اسے ایمان کا ایک اہم رکن تک بتلادیا - رخصت کا یہ قول آپ اپنی تفسیر مجمع البیان میں بھی دیکھیں جو اس طرح ہے **فعلی هذا تکون التقیه رخصه والافصاح بالحق فضیله** (ج ۲ ص ۴۳۰)

کیا اس میں صاف طور پر رخصت کا لفظ نہیں اور اسکے مقابل کھل کر بات کہنے اور بات نہ چھپانے کو افضل نہیں کہا گیا ؟

حسینی صاحب

آپ کو ان آیتوں کا خصص بتلانا ہی ہوگا کہ انبیاء اور ائمہ معصومین کیلئے تقیہ کرنا جائز نہیں میں رخصت اور عزیمت کے فاصلے نہیں جانتا مجھے قرآن سے وہ خصص دکھلایئے جو کہے کہ مامور من اللہ درجے کے لوگوں کیلئے مجبوری میں کلمہ کفر کہنا جائز نہیں جب تک آپ نہ بتائیں گے میں بار بار یہ بات دہراتا رہوں گا آپ یا تو تقیہ مان لیں یا ان سے بڑے لوگوں کی تخصیص ثابت کریں یہ میرے دلائل ہیں حاضرین فیصلہ کریں گے کہ میں نے قرآن سے اور حدیث سے تقیہ ثابت کردیا ہے مومن آل فرعون کا تقیہ ہمارے لئے مثال ہے

مفتی صاحب

حسینی صاحب - سامعین کو دخل دینے پر کیوں اکسا رہے ہیں اسکی وجہ سب سمجھتے ہونگے - بحث مجھ میں اور آپ میں ہو رہی ہے سامعین کو درمیان میں لانا آپ کو کسی طرح زیب نہیں دیتا - تقیہ آپ کے ہاں عزیمت ہے بڑا اونچا عمل ہے اور جو دلیل آپ نے اسکے لئے پیش کی ہے وہ صرف جواز اور اباحت کی ہے یہ دعوی اور دلیل میں مطابقت نہیں قرآن میں کہیں تقیہ کا حکم نہیں دیا گیا اور رخصت کو اہل عزیمت کا عمل نہیں کہتے - شیعہ کتب حدیث میں تقیہ کا عزیمت کے درجے میں ہونا اس طرح لکھا ہے جسے امام باقرؒ کے نام سے پیش کیا جاتا ہے

التقیه من دینی ودین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیه له (کتاب الشافی ج ۴ ص ۱۳۴)

www.jmmpak.org

(ترجمہ : تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے (یہ غلط ہے امام باقر کے دادا حضرت حسینؓ نے تقیہ نہ کیا تھا) اور جو تقیہ نہ کرے وہ مومن نہیں ہو سکتا)

یا ابا عمرو ان تسعه اعشار الدین فی التقیه ولا دین لمن لا تقیه له (ایضاً ص ۱۳۰)

(ترجمہ : اے ابو عمرو دین کے دس حصوں میں سے نو تقیہ میں ہیں اور جو تقیہ نہ کرے اسکا کوئی دین نہیں)

واللہ ماعلی وجه الارض شئی احب الی من التقیه یاحبیب انه من کانت له تقیه رفعه اللہ یا حبیب من لم تکن له تقیه وضعه اللہ (ص ۱۳۱)

(ترجمہ : خدا کی قسم زمین پر کوئی چیز مجھے تقیہ سے زیادہ پیاری نہیں اے حبیب جو تقیہ کرے گا اللہ اسے عزت دیں گے اور جو تقیہ نہ کرے گا اللہ اسے کمینہ صفت لوگوں میں رکھیں گے ؟ استغفراللہ)

مومن آل فرعون کا تقیہ اعتدادی نہ تھا جب ضرورت پڑی اس نے تقیہ توڑدیا اور حضرت موسیٰ کے حق میں بیان دیا اس سے اس کی یہی پتہ چلتا ہے کہ اسکے نزدیک عزیمت یہی تھی کہ حق بات کہہ دی جائے گو اپنی جان خطرے میں ہو

حسینی صاحب

مومن آل فرعون نے تقیہ کب توڑا یہ غلط ہے جب اس نے حضرت موسیٰ کے بارے میں دونوں باتیں کہیں **ان یک کاذبا فعلیه کذبه وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم** تو اس نے اپنے ایمان کا اظہار تو نہ کیا

مفتی صاحب

آپ اس آیت کے پہلے الفاظ بھی پڑھیں **وقد جاء کم بالبینت من ربکم** اس میں اس نے اپنے ایمان کی بات کہی اپنے رب کا اقرار کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اقرار کیا۔ اور اگلی جو بات کہی وہ بناء بر شک نہیں مخالفین کی ذہنی تقریب کیلئے تھی۔

حسینی صاحب

آپ یہ تو مانیں کہ وہ پہلے تقیہ کئے ہوئے تھا اس نے تقیہ کیا اور عمار بن یاسر نے بھی تقیہ کیا

مفتی صاحب

مگر حضرت عمار کے والدین بھی تو اسی سانحہ میں تھے انہوں نے تقیہ نہ کیا اور اسلام کے پہلے دو شہید کہلائے آپ انکے عمل کو کیوں بیان نہیں کرتے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار

www.jmmpak.org

کو کہا تھا کہ تمہارے والدین نے غلطی کا کام کیا؟ کہیں کہا ہو تو دکھادیں

حسینی صاحب

لیکن آپ نے حضرت عمار کو تو یہ کہا کہ آئندہ بھی ایسی صورت پیش آئے تو اسی طرح کرنا

مفتی صاحب

آپ نے انہیں ایسا انکی دلجوئی کیلئے کہا تھا وہ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے تھے اور آپ کا انہیں ایسا کہنا بھی صرف اجازت کے طور پر تھا اس لئے نہ تھا کہ آپ (معاذ اللہ) حضرت عمار کے والدین کو غلط سمجھتے تھے حضرت عمار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو اگر عزیمت سمجھا ہوتا تو وہ جنگ صفین میں اس پر ضرور عمل کرتے

حسینی صاحب

ظلم واستبداد کی تاریخ بہت پرانی ہے بنو امیہ نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہم صرف تقیہ کی بدولت یہاں تک پہنچے ہیں کہ ہمارا دین اور عقیدہ قائم ہے اگر تقیہ نہ ہوتا ہم مومن کیسے رہ سکتے تھے

مفتی صاحب

پھر آپ کا عقیدہ و مذہب ظاہردین تو نہ ہوا قرآن پاک میں تو دین اسلام کے سب دینوں پر ظاہر اور غالب آنے کی خبر دی گئی ہے یہ چھپا دین وہ ظاہر دین کیسے ہو سکتا ہے جسکی خبر **لیظھرہ علی الدین کلہ** میں دی گئی تھی

حسینی صاحب

آج ہم تقیہ میں نہیں ہیں ایران آکر دیکھئے خدا نے ہمیں کتنی عزت دے رکھی ہے اور وہاں ہمارے ہی عقیدے کا غلبہ ہے

مفتی صاحب

اگر یہ بات واقعی اس طرح ہے تو اسکی اطلاع امام جعفرؑ کو دیں جنہوں نے آپ کے بقول دین کا نقشہ ان الفاظ میں دیا تھا اور شائد انہیں ایران میں آنے والے انقلاب کا پتہ نہ تھا **انکم علی دین من کتمہ امزہ اللہ ومن اطاعہ اذلہ اللہ** (اصول کافی باب ۲۲۶ باب ۱ الکتمان)

حسینی صاحب

جب قرآن کہہ رہا ہے کہ حالت اجبار میں تقیہ کیا جاسکتا ہے اور اس طرح تم ظالموں کے ظلم سے بچ سکتے ہو تو اگر شیعہ پوری تاریخ میں مظلوم رہے ہیں تو پھر تقیہ اور کتمان ہی ہماری آخری امید گاہ ہے کہ ہم زندہ رہ سکیں بخاری میں ہے کہ تقیہ قیامت تک رہے گا

www.jmmpak.org

مفتی صاحب

اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ شیعہ کبھی بھی اپنے عقائد میں نہ کھل سکیں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایران میں بھی پوری طرح نہ کھل سکے آپ کا بار بار یہ کہنا کہ بخاری میں ہے کہ تقیہ قیامت تک کیلئے ہے آپ اسے حضور کی حدیث تو نہ کہیں - یہ بات نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے نہ کسی صحابی کی - یہ حضرت حسن بصری کی اپنی فقہی رائے ہے کہ مجبوری کی صورت میں تقیہ کی جو اجازت تھی وہ غلبہ اسلام کے بعد منسوخ نہیں ہوئی - انکی یہ رائے قطعی تو نہیں کی ہمارے لئے حجت ہو اگر یہ بات کسی درجے میں بھی حجت ہوتی تو بعد کے محدثین اور مفسرین انکی نفی نہیں کرتے - کسی فقیہ کی فقہی رائے کو حضور کی حدیث کے نام سے پیش کرنا دیانت کے خلاف ہے

حسینی صاحب

سو آپ اور ہم اس پر متفق ہوئے کہ تقیہ ہمیشہ کیلئے بھی ہو سکتا ہے قیامت تک رہ سکتا ہے

مفتی صاحب

نہیں - آپ میری بات ہی نہیں سمجھ پا رہے ہیں کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ اپنے ساتھ کسی اور ساتھی کو بھی بلالیں تاکہ وہ آپ کو بات سمجھاتا جائے میں ایک بات واضح کرتا جاتا ہوں اور آپ بار بار یہ کہتے ہیں کہ میں اور آپ متفق ہیں - آپ کی بات کے جواب میں کہہ رہا ہوں کہ نہیں - یہ امتدادی تقیہ کا بیان نہیں کہ کوئی شخص زندگی بھر تقیہ میں رہے - یہ صرف اس تقیہ کی اباحت کا بیان ہے کہ قیامت تک جب بھی اسکی ضرورت پڑے یہ کیا جاسکتا ہے منسوخ نہیں ہوا حسن بصری یہ بات کہہ رہے ہیں - پوری زندگی تقیہ میں گزار دینے کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا

حسینی صاحب

وہ آیت تو کم از کم پیش کریں جو عمر بھر تقیہ کئے رہنے کو روکتی ہو کوئی شخص تقیہ قیامت تک کئے رہے اس سے کوئی آیت نہیں روکتی

مفتی صاحب

یہ آیت میں پہلے بیان کر چکا ہوں ایسے تقیہ باز کی نزع کی حالت قرآن میں اس طرح دی گئی ہے - فرشتے جب انکی روح کو قبض کرتے ہیں تو انہیں پوچھتے ہیں کہ تم نے کن حالات میں زندگی گزاری وہ کہیں گے ہم زمین میں کمزور تھے کنا مستضعفین فی الارض اس پر فرشتے کہیں گے

الم تکن ارض اللہ واسعہ فتھاجروا فیھا (پ ۵ النساء ۹۷)

www.jmmpak.org

(ترجمہ)

اب اس پر حکم الٰہی بھی سن لو

فاولئک ماواھم جھنم وساءت مصیرا

(ترجمہ) وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

ان آیات سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اسلام میں دوامی تقیے کی اجازت رخصت کے درجے میں بھی نہیں ہے ہم آپ (شیعوں) کے اس عقیدے کو تسلیم نہیں کرسکتے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پورے تیس سال تقیہ میں ہی رہے اور اسی حالت میں آپ نے اس دنیا کو چھوڑا - پہلے ۲۴ سال اس لئے کہ خلفائے ثلاثہ نے آپ کو خلافت کا موقع نہ دیا اور آئندہ پانچ سال میں اسلئے کہ آپ کی خلافت پہلی تین خلافتوں پر قائم تھی اور آپ اپنے دور خلافت میں اپنی حدود میں بھی کوئی ایسا کام نہ کرسکتے تھے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی پالیسی کے خلاف ہو آپ کا احساس تھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اب تک لوگوں کے دلوں پر حکومت کررہے ہیں اور اسی سبب سے آپ حضرت حسن اور حضرت حسین کو باغ فدک تک نہ دے سکے حالانکہ یہ باغ اب آپ کی عملداری میں تھا وہ بدستور بیت المال کا ہی حصہ رہا اور حضرات حسنین اسکی آمدنی لیتے رہے سو آپ کی یہ تیس سالہ زندگی تقیہ میں گزری - یہ سورہ النساء کی آیت ۹۷ کے خلاف ہے - حضرت علی کا اپنا عقیدہ ہرگز تقیہ کا نہ تھا اور نہ انہوں نے تقیہ کیا آپ پوری زندگی تقیہ کرتے رہے یہ آپ پر شیعہ کا بہتان ہے

حسینی صاحب

آپ نے کہا کہ حضرت علی نے تقیہ نہیں کیا کیا آپ بتلاسکتے ہیں کہ حضرت علی کا تقیہ کے بارے میں کیا عقیدہ تھا

مفتی صاحب

یہ لیجئے آپ فرماتے ہیں

الایمان ان توثر الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک وان لایکون فی حدیثک فضل عن عملک وان تتقی اللہ فی حدیث غیرک (نہج البلاغہ ج ۴ ص ۱۰۵)

(ترجمہ : ایمان یہ ہی ہے کہ تو سچ کو اس وقت تک جب وہ تجھے ضرر پہنچائے جھوٹ پر ترجیح دے جب وہ جھوٹ تجھے نفع دے رہا ہو اور چاہئے کہ قول و عمل میں تضاد نہ ہو اور تو دوسروں کی بات نقل کرنے میں اللہ سے ڈرتا رہے

حسینی صاحب

www.jmmpak.org

یہ مسئلہ تو صرف ترجیح کا ہے آپ نے اس میں سچ کو ترجیح دینے کا مشورہ دیا ضرورت کے موقع پر جھوٹ کو ناجائز نہیں کہا جب قرآن مجبوری کی حالت میں تقیہ کی اجازت دیتا ہے تو ہم اس سے انکار نہیں کرسکتے ہمارے سامنے جو حدیث آئے ہم دیکھیں گے کہ قرآن کی خلاف تو نہیں میں نے تین آیتیں قرآن سے تقیہ کیلئے پیش کی ہیں ان میں صاف طور پر تقیہ کا حکم موجود ہے

رہا آپ کا یہ اصرار کہ یہ اجازت بڑے لوگوں کیلئے نہیں ؟ تو بتلایا جائے کہ بڑے لوگ اس موقع پر کیا کریں - چھوٹے لوگوں کیلئے تو آپ کے پاس قرآن کا حکم موجود ہو اور بڑے لوگوں کیلئے آپ اپنے پاس سے کہیں کہ انکے لئے یہ اجازت اور رخصت نہیں ہے

تقیہ کرنے کا حکم قرآن نے دیا ہے آپ اس حکم سے انبیاء اور مرسلین اور ائمہ معصومین کو نکالنا چاہتے ہیں تو لائیے کوئی مخصص جو کہے کہ بڑے لوگ تقیہ نہ کریں وہ بلا وجہ اپنی جانیں دیتے جائیں

مفتی صاحب

آپ نے حضرت علی کے ارشاد پر جو یہ کہا کہ یہ صرف سچ کو ترجیح دینے کی بات ہے آپ کی یہ بات صحیح نہیں یہ ایمان کا تقاضا ہے - حسینی صاحب - آپ اب تک کوئی ایسی آیت پیش نہیں کرسکے جس میں خدا نے ہمیں تقیہ کا حکم دیا ہو قرآن میں تقیہ کا حکم کسی کیلئے نہیں ہے - نہ کسی پیغمبر کیلئے اور نہ کسی عامی کیلئے ہاں عامی کیلئے اسکی اباحت بوقت شدت ضرور ہے مگر اسے حکم نہیں کہا جاسکتا کوئی اس پر عمل نہ کرے اور راہ عزیمت اختیار کرے اور اس میں اسکی جان بھی چلی جائے تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے قرآن کا حکم نہیں مانا بلکہ اس کا یہ عمل افضل ہوگا جیساکہ حضرت عمار کے والدین نے کرکے دکھایا تھا - اور وہ اسلام کے پہلے دو شہید کے نام سے پکارے گئے ان پر ہرگز کوئی ملامت نہیں کہ انہوں نے تقیہ کیوں نہیں کیا - تقیہ کرنا کوئی عزیمت نہیں نہ یہ دین کا کوئی ایسا اہم رکن ہے کہ اسکے بغیر ایمان ہی صحیح نہ ہو - اسلام میں اگر رخصت پر عمل کرنا ضروری ہوتا تو انبیاء و مرسلین کی تاریخ صبر و عزم سے خالی ہوتی دیکھئے اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا

فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل (پ ۲۶ الاحقاف ۳۵)

(ترجمہ) پس آپ صبر کیجئے جیسے صبر کرتے رہے ہمت والے رسول

اور حضور کی امت کو بھی تعلیم دی کہ جہاں تک ہوسکے عزیمت پر رہنا رخصت پر فوراً نہ آجانا گو اسکی مجبوری کی حالت میں اباحت رہی

وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور (پ ۴ آل عمران ۱۸۶)

(ترجمہ) اور اگر تم صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو یہ ہمت کے کام ہیں

www.Immak.org

حسینی صاحب

آپ کا یہ مطالبہ کہ اہل عزیمت کیلئے تقیہ کا حکم دکھلو میں کہتا ہوں کہ خاص انبیاء و مرسلین کیلئے کہیں نماز کا حکم دکھلاو سب لوگوں کو کہا گیا اقیموا الصلوہ ان میں وہ بھی آگئے اسی طرح سب مسلمانوں کو تقیہ کا حکم دیا گیا اس میں بڑے بھی آگئے اور چھوٹے بھی ۔ آپ کا یہ کہنا کہ خاص ان اہل عزیمت کیلئے تقیہ کا حکم دکھلاو اصولا درست نہیں پھر کیا اسلام کے ایک ایک حکم کیلئے یہ دو طرح کی آیتیں جمع کی جائیں گی

مفتی صاحب

نماز کا حکم تو قرآن میں ہے لیکن تقیہ کا تو سرے سے کوئی حکم نہیں مجبوری کی صورت میں صرف ایک استثناء ہے اور اباحت ہے اور ظاہر ہے کہ استثناء سے حکم ثابت نہیں ہوتا اسکا حاصل صرف یہ ہے کہ کوئی مسلمان مجبوری کی حالت میں کلمہ کفر کہدے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا ۔ یہ حکم کیسے بن گیا اگر قرآن میں کہیں تقیہ کا حکم دیا گیا ہے تو دکھایئے کہاں ہے ؟ رہا آپ کا یہ مطالبہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہم اسے پورا کرتے ہیں سنئے

یاایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا (پ ۲۹ المزمل ۲)

(ترجمہ) اے کپڑے میں لپیٹنے والے رات کو کھڑا رہ مگر رات کے کسی حصہ میں۔

ومن اللیل فتھجد بہ نافلہ لک (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۹)

(ترجمہ) اور کچھ رات جاگتا رہ قرآن کے ساتھ یہ بڑھوتری ہے تیرے لئے

وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ومن آناء اللیل (پ ۱۶ طہ ۱۳۰)

(ترجمہ) اور پڑھتا رہ خوبیاں اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اور کچھ رات کی گھڑیوں میں

اقم الصلوہ لدلوک الشمس الی غسق اللیل (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۸)

(ترجمہ) قائم رکھ نماز کو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک

اور پھر خبر کی صورت میں دیکھنا ہو تو اس آیت کو دیکھئے

ان ربک یعلم ان تقوم ادنی من ثلثی اللیل ونصفہ وثلثہ (پ ۲۹ المزمل ۲۰)

(ترجمہ) بے شک تیرا رب جانتا ہے تو کھڑا رہتا ہے نزدیک دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور تہائی رات کے

حسینی صاحب ۔ کیا ان آیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نماز کا حکم نہیں ہے ۔ ہم نے تو آپ کا مطالبہ پورا کردیا اب ہمارا مطالبہ پورا کریں قرآن میں ایک ہی ایسی آیت بتادیں جس میں رسالہ آب کے حاملین کو تقیہ کرنے کا حکم دیا گیا ہو ۔ حکم تو کسی عامی کیلئے بھی نہیں ۔ ہے تو دکھلایں ۔ یہ صرف استثناء اور اباحت ہے جسے آپ حکم کہہ رہے ہیں ۔ کچھ تو خوف خدا کریں

www.jmmpak.org

حسینی صاحب

آپ یہ بتادیں کہ جب قرآن کہتا ہے صلوا تو حضور اس حکم میں شامل نہیں ہونگے اگر آپ اس حکم میں شامل ہیں تو تقیہ کے حکم میں کیوں شامل نہیں

مفتی صاحب

آپ ذرا لفظ صلوا کے مقامات تو گنادیں ۔ اقیموا الصلوہ تو مختلف پیرایوں میں ستر سے زائد مقامات پر ملے گا ۔ صلوا کہاں کہاں ملے گا ۔ پھر ہم بتائیں گے کہ اس میں حضور شامل ہیں یا نہیں ۔ جب خاص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نماز کا حکم قرآن میں موجود ہے **فصل لربک** تو اب عموم کے سارے آپ کیلئے نماز کا حکم ثابت کرنا اسکی کیا ضرورت ہے اور اس میں کیا حکمت ہے

ایک عمل صالح کو عموم سے ثابت کرنا انبیاء و مرسلین کیلئے اور ایک کمزوری کی معافی کو عموم سے پیغمبروں پر لانا کیا ان دو صورتوں میں کھلا فرق نہیں معلوم ہوتا ہے آپ لوگوں کی سمجھ کو کچھ ہوگیا ہے کہ بڑے درجے کے لوگوں کیلئے تقیہ ثابت کرنے کے درپے ہورہے ہیں اور پھر انکے لئے وہ بات ثابت کررہے ہیں جو مجبوری کی صورت میں صرف چھوٹے لوگوں کیلئے ایک رخصت تھی ۔ خدارا ان بڑے آدمیوں کیلئے کہیں قرآن میں تقیہ کا حکم تو دکھائیں عموم کے سارا کب تک لیتے رہیں گے

حسینی صاحب

آپ عربی کا کوئی واحد کا صیغہ لیں جس میں حکم صرف پیغمبر کو دیا گیا ہو جیسے اقم الصلوہ لدلوک الشمس اور پھر اس میں دوسرے لوگ مراد نہ ہوں یہ ایک واحد کا صیغہ ہے مگر سب کو شامل ہے اسی طرح کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ سب کو تقیہ کرنے کو کہا جائے اور اس عام حکم میں انبیاء اور مرسلین اور ائمہ معصومین بھی شامل ہوں اور اس کو سب کیلئے تقیہ کا حکم کہا جاسکے

مفتی صاحب

شیعہ مناظر کی حالت پر رحم آرہا ہے کہ وہ کس بیچارگی میں عموم کے سارا چل رہے ہیں اور تقیہ جیسا عمل جس پر انکے پورے مذہب کی بناء ہے اور آپ کے ہاں حضرت علی کی زندگی کے آخری تیس سال اسی میں گذرے اسے اس قسم کے کمزور دلائل اور کمزوروں اور بے چاروں کو دی گئی رخصت اور اباحت سے ثابت کیا جارہا ہے ۔ حسینی صاحب ۔ آپ اسے بار بار نماز کی طرح کا حکم کہہ رہے ہیں آپ کو چاہئے کہ صاف اقرار کریں کہ میرے پاس ان خواص کیلئے تقیہ ثابت کرنے کی خاص درجے کی کوئی شہادت نہیں ہے اس لئے میں انہیں عوام میں لارہا ہوں اور دلیل عموم سے لارہا ہوں ۔ کمزور زندگی بسر کرنے کی جو خدا نے اجازت دی ہے ہمارے یہ ائمہ اعلام اسی کمزور زندگی میں جیتے رہے ۔ (معاذاللہ)

اگر آپ اس بات کا اقرار کریں تو پھر میں ثابت کروں گا کہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ان

www.jnmpak.org

لوگوں کیلئے سرے سے ہے ہی نہیں جو پیشوا درجے کے ہوں - سو اس وضاحت کے بعد اب کسی مخصص کی ضرورت نہیں رہتی

حسینی صاحب

آپ نے میری پیش کردہ تینوں آیتوں میں کوئی مخصص پیش نہیں کیا لیکن آپ نے مانا کہ عامی لوگوں کیلئے تقیہ کی اجازت ہے اب آپ نے یہ کہدیا کہ یہ آیت سرے سے جماعتی قیادت کے لوگوں کو شامل نہیں - یہ تخصیص کہاں ہے ؟

مفتی صاحب

ان آیات میں جو آپ نے پیش کی ہیں کلمہ کفر کہنے کی اجازت اس شرط سے مشروط ہے کہ اسکا اپنا دل ایمان پر قائم ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اسکی ذمہ داری صرف اپنے دل کے مطمئن بالایمان ہونے کی ہے جبکہ پیغمبر کی ذمہ داری صرف اپنے دل کو مطمئن بالایمان رکھنے کی نہیں اسکی امت کے دلوں کی دھڑکنیں اسکی لب جنبش سے چلتی ہیں اگر وہ تقیہ کرکے دین کی کوئی غلط بات کہدے تو اسکے ماننے والوں کے دل اپنی جگہ سے ہل جائیں گے - سو اسکے لئے تقیہ کی اجازت تب ہوتی اگر ان امتیوں کے دلوں کے بارے میں مطمئن بالایمان کی ضمانت دی گئی ہوتی - قرآن یہاں قلب مطمئن بالایمان کہکر صرف ایک قلب واحد کا ذکر کرتا ہے قلوب کا نہیں - یہ آیت صرف ایک فرد کے ایمان کو زیر غور لاتی ہے ہزاروں کے ایمان کو نہیں - سو یہ سرے سے پیغمبروں اور ائمہ مامورین کے متعلق نہیں جنکی ایک جنبش لب اور حرکت عمل سے ہزاروں کے ایمان کا تعلق ہوتا ہے - اگر آپ کے پاس انبیاء اور ائمہ کے تقیہ کیلئے کوئی خاص آیت نہیں ہے تو آپ لکھ دیں کہ میں اس موضوع پر دلیل پیش کرنے سے عاجز رہا

حسینی صاحب

میں کیوں لکھوں ؟ یہ بات پہلے کوئی طے نہیں ہوئی تھی آپ کا یہ مطالبہ خلاف موضوع ہے - میں نے اپنے موضوع پر دلائل دینے میں کوئی کمی نہیں کی میں نے اپنی تائید میں قرآن کی آیتیں پیش کی ہیں -

مفتی صاحب

آپ یہ لکھ دیں کہ میں مامور من اللہ درجے کے لوگوں کے تقیہ کیلئے کوئی خاص دلیل نہ دے سکا تقیہ کی اجازت عام لوگوں کیلئے ہے انبیاء اور مرسلین اور ائمہ معصومین کیلئے بھی تقیہ کا جواز اسی سے ملتا ہے آپ کی یہ تحریر آپ کے ہم عقیدہ دوسرے علماء کو بھیج دی جائے گی پھر وہ تلاش کریں گے کہ اہل عزیمت کیلئے تقیہ کے دلائل کہاں سے لائیں

www.jmnpak.org

حسینی صاحب

میں کیوں لکھوں آپ خود لکھدیں میں لکھوں گا تو یہ لکھوں گا کہ میں نے تقیہ کیلئے تین آیتیں پیش کی ہیں مولانا خالد کہہ رہے ہیں کہ مجبوری کی حالت میں کلمہ کفر کہنا رخصت ہے عزیمت نہیں میں کہہ رہا ہوں اجازت انبیاء اور ائمہ معصومین دونوں کیلئے ہے نبی اور امام بھی تقیہ کرسکتے ہیں

مفتی صاحب

انبیاء اور ائمہ آپ کے عقیدہ میں اہل رخصت ہیں یا اہل عزیمت - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ اولوالعزم رسولوں میں سے مانتے ہیں یا نہیں - اب آپ بتائیں کہ اہل عزیمت - عزیمت پر عمل کریں یا محض اباحت اور رخصت پر - اگر آپ جواب نہیں دے سکتے تو جناب آفتاب حیدر کو کھڑا کریں شاید وہ اہل عزیمت کیلئے رخصت پر عمل کرنے کی کوئی آیت پیش کرسکیں آپ کو تو لوگوں نے سن لیا

حسینی صاحب

آپ نے قرآن پاک کے ایک حکم کو یوں ہی عام لوگوں کیلئے خاص کردیا اور مخصص آپ پیش نہیں کرتے اور ہمیں کہہ رہے ہیں کہ ہم مناظرہ دل لیں کیا میں عالم نہیں ہوں اور کیا میں مناظرہ نہیں کررہا ہوں

اس عبارت میں انا استغراق کیلئے ہے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی تقیہ سے باہر نہیں میں نے جو آیتیں تقیہ کے حق میں پیش کی ہیں وہ سب کیلئے ہیں انبیاء اور ائمہ معصومین سب اس میں شامل ہیں اور چھوٹے درجے کے مجبوروں اور کمزوروں کیلئے بھی قرآن میں تقیہ کا حکم ہے اسکے لئے کسی کی تخصیص نہیں

مفتی صاحب

آپ کو اپنی پیش کردہ تین آیتیں تو یاد ہیں میری پیش کردہ تین آیتوں کو بھی تو یاد رکھیں

۱ - **الذین یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ ولایخشون احدا الااللہ** (پ ۲۲ الاحزاب ۳۹)

۲ - **واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوالکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ** (پ ۴ آل عمران ۱۸۷)

۳ - **ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینت والھدی من بعد مابیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم الاعنون** (پ ۲ البقرہ ۱۵۹)

پہلی آیت بتاتی ہے کہ جو لوگ رسالہ الہیہ کے حاملین ہیں وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے سو

www.jimmpak.org

انہیں تقیہ کی کوئی ضرورت نہیں - دوسری آیت بتاتی ہے کہ اہل میثاق کو ہر حال میں حق بات کہنے کا حکم ہے اور حکم بھی موکد بنون ثقیلہ ہے وہ کتمان سے کام نہ لیں - تیسری آیت بتاتی ہے کہ جو لوگ الٰہی آیات کو چھپاتے ہیں ان پر اللہ اور مومنین لعنت کرتے ہیں اسکی انہیں اجازت نہیں تقیہ وہ نہیں کرسکتے - اب ظاہر ہے کہ اہل عزیمت لوگ انبیاء کرام اور ائمہ عظام کبھی ملعون نہیں ہوسکتے سو وہ دین میں تقیہ کبھی نہ کریں گے - یہ تین کے بدلے تین لیجئے اور آپ کی تینوں آیات میں سے کسی میں بھی تقیہ کا حکم نہیں ہے صرف معذورین کیلئے ایک استثناء ہے اور وہ صرف رخصت کا ایک درجہ ہے اور تیسری آیت پہلی شریعت سے تعلق رکھتی ہے مومن آل فرعون نے پھر تقیہ بھی توڑدیا تھا اور حق بات کہدی تھی

حسینی صاحب

الذین یبلغون میں تبلیغ رسالت کا حکم عام ہے انبیاء اور ائمہ بھی تبلیغ رسالت کرتے ہیں اور ہم اور آپ بھی - سو اس میں سب شامل ہیں یہ آیت بڑے لوگوں سے خاص نہیں سو اس آیت سے آیات تقیہ کی تخصیص نہیں کی جاسکتی

مفتی صاحب

آپ نے غلط کہا ہے کہ آیت الذین یبلغون میں حکم عام ہے جناب من عام ہونا یا خاص ہونا یہ حکم کی صفات میں سے ہے اور یہاں تو سرے سے کوئی حکم نہیں یہ جملہ خبریہ ہے امر اور نہی جملہ انشائیہ میں ہوتے ہیں جب یہاں انشاء ہی نہیں تو حکم کہاں سے آگیا

اب جب یہ آیت خبر ہے تو آپ بتائیں کہ کیا اس میں علماء سو کی بھی خبر دی گئی ہے ؟ ہرگز نہیں - یہ انہی لوگوں کی خبر ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں - انکے بارے میں کہا ہے کہ وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے سو ان مبلغین رسالات اللہ کیلئے جو خدا سے ڈرتے ہیں ہرگز کوئی تقیہ کی راہ نہیں نکلتی

اگر آپ کہیں کہ اس آیت میں علماء سو بھی داخل ہیں تو یہ قرآن کی تحریف ہوگی اور اگر یہ آیت علماء سو کی خبر نہیں دے رہی تو پھر یہ عام کیسے ہوگئی

حسینی صاحب

آپ بتائیں کہ جو علماء حق ہیں اور وہ پیغمبروں اور معصوموں میں سے نہیں انہیں مجبوری کے وقت تقیہ کرنے کا حق ہے یا نہیں اور وہ اس آیت میں آتے ہیں یا نہیں وہ نہ پیغمبر ہیں نہ معصوم - اگر انکے لئے تقیہ جائز ہو تو پھر یہ آیت عام رہی اس سے ان آیات تقیہ کی تخصیص نہ ہوسکے گی

مفتی صاحب

www.jmmpak.org

آپ کا یہ سوال کہ وہ علماء حق ڈر کے وقت تقیہ کرسکیں گے یا نہیں ؟ ایک عجیب سوال ہے اور آپ کے پریشان ذھن کی خبر دے رہا ہے - جناب - جب اس آیت میں انکے نہ ڈرنے کی واضح خبر دے دی گئی ہے (**ولایخشون احدا الاالله**) تو پھر یہ پوچھنا کہ وہ ڈر کے وقت اور مجبوری کی صورت میں تقیہ کرسکیں گے یا نہیں ایک مجہول اعتراض کے سوا اور کچھ نہیں ہے آپ اس سوال کو اس طرح پیش کرتے تو آپ کے علم کی آخری سطح فوراً سامنے آجاتی

وہ نیک لوگ جو مجبوری کی حالت میں کسی ظالم کے ڈر سے تقیہ کرتے ہیں انکے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایک اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اگر یہ قضیہ صادقہ ہو تو اسکا مطلب اسکے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ کہنے والا معاذ اللہ خدا کو ہی ظالم کہہ رہا ہے کیونکہ نیک لوگ تو صرف خدا سے ہی ڈرتے ہیں اور کسی سے نہیں

پھر علماء حق اصلا اس آیت میں شامل نہیں حکما انکو یہاں لایا جاسکتا ہے اصلا یہ آیت انبیاء اور مرسلین کیلئے ہی ہے جو الہی رسالتوں کے براہ راست حاملین ہیں علماء حق رسالہ الہیہ کے حاملین نہیں وہ رسالت نبوت کے علمبردار ہیں حدیث میں **العلماء ورثه الانبياء** موجود ہے جس کا معنی یہ کہ وہ نبیوں کے وارث اور نمائندے ہیں خدا کے براہ راست نمائندے صرف انبیاء اور مرسلین ہیں - اور آپ کے عقیدے میں ائمہ معصومین بھی - یہ حضرات ہیں جو الذین یبلغون رسالات اللہ کے اصلا امین ہیں علماء حق ہرگز رسل اللہ نہیں - وہ رسل رسول اللہ ہیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن بھیجا اور ان سے پوچھا کہ آپ وہاں مقدمات کے فیصلے کس طرح کریں گے تو آپ نے وہ جواب دیا جسے حضور نے پسند فرمایا اور آپ نے فرمایا

الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله (رواہ الترمذی ج ۱ ص ۱۵۹)

(ترجمہ) سب تعریف اس ذات کیلئے جس نے اپنے رسول کے رسول کو اس چیز کی توفیق دی جس سے اللہ اور اسکے رسول راضی ہوں

اس سے پتہ چلا کہ رسالہ الہیہ کے حاملین صرف انبیاء اور ائمہ معصومین ہیں اور ان کی یہ شان ہے کہ وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے علماء حق حکما انکے ساتھ ہوسکتے ہیں اصلا یہ آیت انکو شامل نہیں نہ یہ عام رہی - اس نے بتایا کہ اللہ کے سوا کسی کا ڈر اور تقیہ ان اہل عزیمت کیلئے نہیں - عامی لوگوں کے اہل باطل سے ڈرنے کی جو گنجائش ہے وہ بھی ایک رخصت کے درجہ میں ہے یہ کوئی قرآن کا حکم نہیں ہے -

حسینی صاحب

میں نے قرآن سے ثابت کیا ہے کہ اسلام بصورت اجبار تقیہ کرنے کا حکم دیتا ہے اور اس میں بڑے حضرات کیلئے کوئی تخصیص نہیں ہے تقیہ کا حکم سب کیلئے برابر ہے

www.jnmpak.org

(شیعہ مناظر پھر ان تین آیتوں کو پڑھتے ہیں اور ان سے تقیہ کا استدلال کرتے ہیں اور وہی بات کہتے ہیں جو وہ پہلے کئی دفعہ کہہ چکے ہیں)

چیرمین

مجھے پتہ نہیں چل رہا کہ بار بار ایک ہی بات کیوں کہی جارہی ہے بات کھل کر سب کے سامنے آچکی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اب آگے جانے کا کوئی فائدہ نہیں جب تک ہم کسی ایک بات پر متفق نہ ہوں آگے جانا بے سود ہے

حسینی صاحب

کیا میں کوئی تجویز دے سکتا ہوں - اب اس موضوع کو چھوڑیں اور کوئی دوسرا موضوع شروع کریں

مفتی صاحب

مگر تب جب آپ پہلے لکھ دیں کہ اب آپ آگے نہیں چل سکتے

حسینی صاحب

اہل سنت کی تفسیروں میں یہی لکھا ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ بڑے طبقے کے لوگ بھی بحالت مجبوری تقیہ کرسکتے ہیں

مفتی صاحب

آپ کوئی تفسیر پیش کریں جس میں یہ بات لکھی ہو کہ تقیہ صرف رخصت نہیں بل عزیمت لوگ بھی تقیہ کرسکتے ہیں قرآن تو کسی کو مستضعفین کی زندگی گذارنے کی اجازت نہیں دیتا اسلام میں ابتدائی تقیہ کا کوئی تصور کسی عامی کی لئے بھی نہیں ہے

حسینی صاحب

یہ حقیقت ہے کہ ہمارے کچھ امام خطرناک حالات میں تقیہ کرتے رہے بعض امام زہر دے کر مارے گئے اور بعض قتل ہوئے بنو امیہ کے دور میں کتنے شیعہ بے گناہ مارے گئے بنو عباس کے دور میں بھی ہمارے ساتھ ظلم ہوتا رہا اور ہمارے ائمہ ان حالات میں صرف تقیہ سے زندہ رہے اور ظالم حکمران انہیں حق کی بات نہ کہنے دیتے تھے ابن جریر طبری اور مروج الذہب للمسعودی سے اسکی شہادتیں لی جاسکتی ہیں

مفتی صاحب

اور آپ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا عقیدہ ہے کیا آپ بھی دین حق نہ بتا سکے آپ حق بیان کرتے رہے اور کوئی انہیں روکنے والا نہ تھا یا آپ بھی تقیہ میں زندگی بسر کرتے رہے

www.jmmpak.org

؟ اگر تقیہ کرتے رہے تو آپ بتادیں کہ کس سے تقیہ کرتے رہے ؟ تقیہ کا موضوع دوسرے تمام پہلوؤں سے زیر بحث آچکا ہے اب اس پہلو پر آپ کا عقیدہ واضح ہوجائے

حسینی صاحب

آپ کا سوال کیا ہے ؟

چیرمین

آپ سے پوچھا جارہا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے حال میں رہے کہ حق کی بات نہ کہہ سکتے تھے آپ بھی تقیہ کرتے تھے اور اپنے اصل دین کو پیش نہ کرسکے تھے۔

حسینی صاحب

نہیں ایسا نہیں ہوا آپ ہمیشہ حق بیان کرتے رہے

مفتی صاحب

لیکن آپ بتائیں کہ کبھی آپ نے بھی تقیہ کیا تھا اور آپ کسی پہلو سے اپنے مشن میں ناکام رہے

حسینی صاحب

اس میں دو سوال لپٹے ہوئے ہیں ایک یہ کہ کیا آپ تقیہ پر یقین رکھتے تھے اور اسے جائز سمجھتے تھے یا نہیں ؟ اسکا جواب ہاں میں ہے دوسرا سوال کہ کیا آپ نے بھی کبھی تقیہ کیا ؟ یہ سوال تاریخی ہے اسکے لئے ہمیں تاریخ کی طرف رجوع کرنا ہوگا مجھے یاد نہیں کہ حضور نے کبھی اپنی زندگی میں تقیہ کیا ہو تاہم آپ تقیہ کرنے کے مجاز تھے آپ نے خود کیا یا نہیں اسکی ہمیں کتب تاریخ میں تلاش کرنی ہوگی

مفتی صاحب

پھر آپ کے ذمہ رہے گا کہ آپ ہمیں اطلاع فرمائیں ۔ فرمایئے کب تک اطلاع دیں گے میں آپ کو ابھی اطلاع کرتا ہوں کہ آپ کی کتاب تہذیب الاحکام میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقیہ کیا تھا اس سے آپ کا عقیدہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے عقیدے میں (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوسکے اور آپ کو بھی کسی سے ڈر تھا تبھی تو تقیہ کرتے رہے

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عدل وانصاف کے نفاذ میں کہاں تک کامیاب رہے اس پر علامہ خمینی اپنا عقیدہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں یہ میرے ہاتھ میں انکا پمفلٹ ہے ۔ اتحاد ویک جہتی ۔ اور اسے سفارت خانہ ایران پاکستان نے شائع کیا ہے علامہ خمینی لکھتا ہے

جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کیلئے آئے ـــــ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم

www.jmmpak.org

المرسلین جو انسانوں کی اصلاح کیلئے آئے تھے انصاف کا نفاذ کرنے کیلئے آئے تھے ـــــ وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہ ہوئے (ص ۱۵)

میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے اپنے ان بے بسی کے حالات میں تقیہ کیا؟ اگر کیا تو اسکا مطلب اسکے سوا کیا سمجھا جاسکتا ہے کہ آپ امت کے سامنے اسلام کو کسی طرح پیش کرتے رہے اور اپنے گھر کے اندر کسی اور پیرائے میں اسلام بتاتے تھے سو جب اصل دین آپ نے امت کے سامنے پیش کیا نہیں تو پھر اس پر کامیابی اور ناکامی کا لیبل کیسے لگ سکتا ہے؟ یہ صورت حال نہ ہوتی تو علامہ غیبی کبھی جرات نہ کرتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناکام بتلائے

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رخی تصویر کہ صحابہ کے سامنے وضوء میں پاؤں دھوتے اور گھر میں پاؤں پر مسح کرتے ہمارے لئے ہرگز لائق تسلیم نہیں انبیاء اور ائمہ جو خدا کے مقرر کردہ ہوں وہ کبھی تقیہ کے مرتکب نہیں ہوسکتے - قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو اس طرح کامیاب بتلایا ہے

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا (پ ۳۰ النصر)

(ترجمہ) جب اللہ کی مدد آئے اور مکہ فتح ہو اور آپ لوگوں کو فوج در فوج اسلام میں آتے دیکھیں تو اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح میں لگ جائیں اور اس سے مغفرت چاہیں وہ بے شک توبہ قبول کرنے والا ہے

کیا اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو کامیاب نہیں بتلایا جارہا ہے؟

حسینی صاحب

تہذیب الاحکام جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے کہ اس میں یہ بات ہے کہ حضور بھی تقیہ کرتے رہے یہ ہماری کتاب نہیں ہے ہماری چار معتبر کتابیں ہیں اور ان میں بھی نو ہزار حدیثیں ضعیف ہیں

مفتی صاحب

تہذیب الاحکام آپ کی اپنی چار کتابوں میں سے ہے جنہیں آپ اصول اربعہ کہتے ہیں

حسینی صاحب

نہیں - یہ ان چار میں سے نہیں آپ کو معلوم ہی نہیں ہے

www.immpak.org

مفتی صاحب

آپ یہ بات لکھ دیں کہ تہذیب الاحکام آپ کی کتب اربعہ میں سے نہیں ہے میرا یہ دعوی ہے کہ یہ انہی چار میں سے ہے

حسینی صاحب

لائیے میں لکھ دیتا ہوں (اتنے میں انکے معین مناظر ملا انعام حیدر انہیں بتلادیتے ہیں کہ یہ واقعی ان چار میں سے ہے اور وہ لکھنے سے رک جاتے ہیں) اب لکھنے کی ضرورت نہیں

مفتی صاحب

خدا کا شکر ہے کہ آپ مان گئے کہ یہ واقعی آپ کی معتبر کتاب ہے

حسینی صاحب

تو آپ نے جو اسکا حوالہ دیا ہے کہ حضور صحابہ کی سامنے تقیہ کرتے تھے یہ بات اس میں کہاں لکھی ہے دکھائیے تو سہی

مفتی صاحب

یہ بات وضوء کی بحث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا اور تقیہ کرتے ہوئے پاؤں دھوئے

(اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا عام عمل وضوء میں پاؤں کا دھونا ہی تھا اور صحابہ بھی پاؤں دھوتے تھے وضوء میں پاؤں پر مسح کرنا یہ صرف حضور نے اہل بیت کو بتا رکھا تھا -- مرتب)

حسینی صاحب

میں بیماری سے اپنی غلطی کا اقرار کرتا ہوں جو میں نے تہذیب الاحکام کا انکار کیا یہ بے شک ہماری معتبر کتاب ہے لیکن ہماری معتبر کتابوں میں بھی ضعیف حدیثیں بہت ہیں اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ یہ روایت بھی ان ضعاف میں سے ہے

مفتی صاحب

پھر اس روایت کے ضعیف ثابت کرنے کا قرض آپ کے ذمہ رہے گا آپ کے کس محدث نے اسے ضعیف لکھا ہے ؟ یہ آپ بتائیں گے

حسینی صاحب

بے شک یہ میرے ذمہ ہے ہاں آپ نے جو امام انقلاب روح اللہ خمینی کا حوالہ دیا ہے اس کا تقیہ کی بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے - رہی پیغمبروں کی کامیابی سو ہم کھلے طور پر اعلان کرتے ہیں کہ کئی پیغمبر واقعی کامیاب نہ ہوئے جیسے کہ حضرت عیسی علیہ السلام آپ کس حال میں دنیا سے گئے کیا آپ کامیاب ہو کر گئے ؟

www.jmmpak.org

مفتی صاحب

نعوذ باللہ - نعوذ باللہ

حسینی صاحب

ذرا ٹھہریں - ٹھہریں (پھر کچھ دیر ٹھہر کر کہا) حضرت عیسیٰ اس لحاظ سے تو کامیاب ہیں کہ انہوں نے خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچایا مگر وہ اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوئے ایسا ہوتا تو انکی ساری قوم کیوں نہ انہیں مان گئی ہوتی

مفتی صاحب

جناب صدر مجلس انکے یہ دو منٹ کتنے لمبے ہونگے

حسینی صاحب - جناب انتظار کریں یہاں حضور علیہ السلام کی کامیابی کے بارے میں سوال کے دو پہلو ہیں (۱) آپ نے خدا کا پیغام پورا پہنچادیا (۲) آپ عملاً پوری دنیا میں عدل وانصاف نافذ نہ کرسکے

مفتی صاحب

جن باتوں میں آپ عوام میں تفریق کرتے ہے ان میں آپ نے خدا کا پیغام انہیں کیسے پہنچایا - آپ کا تو یہ عقیدہ ہے کہ صحیح پیغام آپ نے صرف اہل بیت کو پہنچایا تو یہ دین سب کو پہنچانا کیسے ہوا ؟

حسینی صاحب

حضور نے ہمیں قرآن پہنچایا اور قرآن اپنی جگہ مکمل ہے اگر آپ کا مشن ساری دنیا کو مسلمان بنانا تھا تو ظاہر ہے کہ آپ نہ بناسکے

مفتی صاحب

علامہ طبیبی کے عقیدہ میں آپ کا مشن کیا تھا اگر صرف پہنچانا تھا تو انہوں نے پھر حضور کو ناکام کیوں کہا معلوم ہوا کہ انکے نزدیک آپ کا مشن یہ تھا کہ ساری دنیا میں عدل وانصاف قائم ہوگیا ہوتا

حسینی صاحب

آپ کے مشن کے دو حصے تھے یہ جو دوسرا تھا اس میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آپ اس میں کامیاب ہوئے کیا آپ کے زمانے میں ساری دنیا میں اسلام پھیل گیا تھا - امام طیبی نے صحیح کہا ہے کہ امام العصر پوری دنیا میں اسلام نافذ کرے گا آنحضرت واقعی ایسا نہ کرپائے

مفتی صاحب

صدر محترم - حسینی صاحب نے نہایت نامناسب لفظوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ناکامی کا دعوی کیا ہے آپ اللہ کے ایک برگزیدہ پیغمبر ہیں آپ کا اس طرح ذکر نہ کرنا چاہئے تھا آپ چونکہ زندگی

www.jmmpak.org

کے پہلے حصے میں کامیاب نہ ہوسکے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا موت نہ دی تاکہ کوئی نہ کہہ سکے کہ ایک جلیل القدر پیغمبر دنیا سے ناکام گئے ہیں آپ قیامت کی ایک نشانی ہیں آپ یہاں دوبارہ تشریف لائیں گے پوری کامیابی سے ہم کنار ہونگے ساری مخالف طاقتیں انکے سامنے زیر ہوجائیں اور پھر آپ کی وفات ہوگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی دنیا سے تب گئے جب مکہ پر آپ کا قبضہ ہوگیا مکہ مشرکوں کا ہیڈ کوارٹر تھا کفر کی طاقتیں سرنگوں ہوئیں اور آپ اپنے مشن میں کامیاب رہے اور یہ بات قرآن میں پہلے سے بتادی گئی کہ آپ کامیاب ہوئے مکہ میں حق کا پرچم لہرایا اور باطل شکست فاش سے دوچار ہوا

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (پ ۱۵ بنی اسرائیل)

(ترجمہ) حق آیا اور باطل نے پاؤں چھوڑدیے اور باطل ہے ہی جڑ سے کٹنے کیلئے

اور قرآن کی یہ سورت ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ سن چکے ہیں

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا

قرآن نے تو یہاں تک بتلادیا کہ آپ کا قدم کامیابی ہی کی طرف بڑھتا رہے گا آپ کا مشن ناکام نہ ہوگا اب ہر بعد کی آنے والی گھڑی آپ کیلئے پہلے سے بہتر ہوتی جائے گی

وللآخرہ خیر لک من الاولی ولسوف یعطیک ربک فترضی (پ ۳۰ الضحیٰ)

(ترجمہ) اور ہر بعد کی گھڑی آپ کیلئے پہلی سے بہتر ہوگی اور آپ کو آپ کا رب وہ کچھ دے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے

ہم قمینی کی اس عقیدہ سے قطعاً متفق نہیں کہ حضرت خاتم النبیین کی تشریف اوری کا مقصد پوری دنیا میں عدل وانصاف کا اپنی زندگی میں نفاذ تھا آپ کا مقصد رسالت اللہ کی بات لوگوں کو پہنچانا تھا ان پر مسلط ہونا نہیں - ہاں اس دین حق کو دوسرے سب مذاہب پر علماً اور اشاعتاً غالب کرنا تھا اور تاریخ گواہ ہے کہ آپ ان تمام مقاصد میں کامیاب ہوکر گئے

قرآن کریم میں آپ کے مقاصد بعثت مذکور ہیں تلاوت قرآن - تعلیم کتاب وحکمت - اور تزکیہ - اب آپ ہی بتلایئے کہ کیا آپ اپنے ان بعثت کے مقاصد میں ناکام گئے ہیں - کیا آپ نے قرآن نہیں سنایا - کیا آپ نے کتاب وسنت کی تعلیم سے لوگوں کی زندگی نہیں بدلی - کیا آپ نے لوگوں کی قلبی تطہیر نہیں کی - علامہ قمینی کا یہ کہنا کہ آپ کا مشن ناکام ہوا ہے قرآن کی روشنی میں سوفیصد غلط ہے قرآن نے آپ کا جو مشن بتلایا جب تک آپ اس میں کامیاب نہ ہوئے اللہ نے آپ کو اپنے پاس نہیں بلایا - بلایا اسی وقت جب آپ اپنے اس مشن میں کامیاب ہوگئے اور اس دین حق کا غلبہ سب نے دیکھ لیا - قرآن کی ان آیات پر بھی ایک نظر کریں شائد آپ کچھ سمجھ پائیں

www.jmmpak.org

یاایھا الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک وان لم تفعل فمابلغت رسالتہ (پ ٦ المائدہ ٦٧)

(ترجمہ) اے رسول آپ آگے لے جائیں جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا اگر آپ نے اسے نہ پہنچایا تو آپ نے اللہ کی رسالت کی ذمہ داری ادا نہ کی

لست علیھم بمصیطر الا من تولی وکفر فیعذبہ اللہ العذاب الاکبر (پ ٣٠ الغاشیہ)

(ترجمہ) آپ ان پر داروغہ مقرر نہیں کئے گئے کہ وہ ضرور ایمان لائیں مگر یہ کہ جو کوئی روگردانی کرے اور کفر کرے تو اللہ تعالی اسے بڑے عذاب میں مبتلا کرے گا

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (١٠ التوبہ ٣٣ پ ٢٦ الفتح ٢٨)

(ترجمہ) اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تاکہ اسکو غلبہ دے ہر دین پر

دوسرے مذاہب کے بارے میں آپ کے اعلانات بھی سن لیں

١ - یہودیوں کے بارے میں **ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ** (پ ٣ آل عمران ١١٢)

٢ - عیسائیوں کے بارے میں **ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین** (آخر رکوع تک) (پ ٣ آل عمران ٦١)

٣ - ایران کے بارے میں - **ھلک کسری ثم لایکون کسری بعدہ** (صحیح مسلم ج ٢ ص ٣٩٦)

٤ - رومیوں کے بارے میں - **وقیصر لیھلکن ثم لایکون قیصر بعدہ** (صحیح مسلم ج ٢ ص ٣٩٦)

٥ - ہندوستان کے بارے میں - **عصابۃ من امتی تغزو الھند** - (سنن نسائی ج ٢ ص ٦٣)

پھر آپ کو یہ یقین دلایا گیا تھا کہ ساری دنیا آپ کی قدموں تلے آئے گی

ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقھا ومغاربھا وان امتی سیبلغ ملکھا مازوی لی منھا

(صحیح مسلم ج ٢ ص ٣٩٠)

کیا اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناکامی اور بے بسی میں دنیا سے رخصت ہوئے تھے اور آپ اپنے مشن میں معاذ اللہ ناکام گئے تھے آپ پوری دنیا میں اپنا کلمہ پہنچنے اور اسلام پھیلنے کی بشارت دے کر گئے اور خود سفر آخرت پر روانہ ہونے کیلئے اپنی رضامندی اگر آپ کا مشن ابھی رہتا تھا تو آپ سفر آخرت کیلئے تیار کیوں ہوئے ؟

حسینی صاحب

کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے دنیا کی تمام غیر مسلموں کو مسلمان کرلیا تھا ؟ یہ ایک

www.jmnpak.org

میرا معین سوال ہے جواب ہاں یا نہ میں دیں آپ امام خمینی کی عبارت پھر سے پڑھیں کئی لوگ اسے پورا نہیں سن سکے

(خمینی کی عبارت پھر سے پڑھی جاتی ہے - صدر مجلس نے اسے بلند آواز سے پڑھا پھر اسکا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا اور پھر حسینی صاحب سے پوچھا کہ کیا یہ ٹھیک ہے - وہ عبارت یہ ہے)

جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کیلئے آئے انکا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین جو انسان کی اصلاح کیلئے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کیلئے آئے تھے انسان کی تربیت کیلئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہ ہوئے (اتحلر ویک جمتی ص ۱۵)

صدر مجلس

کیا آپ تسلیم کرتے ہیں کہ حضور اس میں کامیاب نہیں ہوئے ؟

حسینی صاحب

میرے سوال کا جواب ابھی تک نہیں دیا گیا

مفتی صاحب

آپ یہ تو بتادیں کہ خمینی نے صحیح کہا ہے یا غلط ؟

حسینی صاحب

میں اس طرف آونگا لیکن میرا سوال یہ ہے کہ اگر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تشریف آوری کا مقصد تمام دنیا کے لوگوں کو مسلمان کرنا تھا تو کیا آپ ایسا کرپائے ؟ مجھے جواب ہاں یا نہ میں دیں آپ آخری پیغمبر تھے آپ کی حیثیت حضرت عیسیٰ اور حضرت نوح کی بھی نہ تھی کہ ان سے کام رہ جائے تو اسے اگلا پیغمبر پورا کردے حضرت نوح بھی اپنی قوم میں کامیاب نہ ہوئے تھے حضرت عیسیٰ بھی اپنی پوری قوم کو مسلمان نہ کرسکے - آنحضرت خاتم النبیین کا مشن بھی اگر یہ تھا کہ اسلام تمام دنیا میں پھیلے تو کیا ایسا ہوا ؟ مجھے اسکا ہاں یا نہ میں جواب دیں - کیا آپ اپنی زندگی میں کامیاب ہوئے

مفتی صاحب

جناب صدر - آپ دیکھ رہے ہیں کہ حسینی صاحب وقت کی پابندی نہیں کررہے ہیں

حسینی صاحب

انتظار کریں امام خمینی کی عبارت پر میں آپ کے جواب کے بعد آونگا آپ اپنی باری میں زیادہ وقت لے لیں

صدر مجلس

(مفتی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے) اچھا انہیں چلنے دیں آپ بھی وقت لے لیں

www.jmmpak.org

حسینی صاحب

تاریخ اس سے انکار نہیں کرسکتی کہ آنحضرت اپنی زندگی میں اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوسکے تھے اس کے لئے خدا نے صاحب العصر والزمان (بارھویں امام المھدی) کو محفوظ رکھا ہے وہ آکر دنیا کو انصاف سے بھر دیں گے

مفتی صاحب

مجھے آپ کی اس بات پر حد درجہ افسوس ہے تاہم میں اس پر خوش ہوں کہ حضرت خاتم النبیین کی کامیابی کے بارے میں شیعہ عقیدہ کھل کر سب کے سامنے آچکا ہے یہ صحیح ہے یا غلط یہ دوسری بات ہے لیکن اس میں شیعوں کا عقیدہ کیا ہے اسے سب حاضرین جان گئے ہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وقت میں اپنے مشن میں ناکام مانتے ہیں یہی بات طبرسی نے لکھی ہے (استغفراللہ) اور یہ لوگ اسکا سہرا حضرت امام مھدی کے سر باندھتے ہیں

لشکر کی فتح بادشاہ کی فتح شمار ہوتی ہے بادشاہ خود نہیں لڑتا اسکی فوج لڑتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مکہ میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اسے خاتم النبیین کی فتح قرار دیا **انا فتحنا لک فتحا مبینا**

اسی طرح حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت خالد بن ولیدؓ حضرت سعد بن وقاصؓ حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ کے ہاتھوں جو ممالک فتح ہوئے وہ سب حضرت خاتم النبیین کی کامیابی شمار ہونگے یہ روم اور ایران مصر اور شام اور بلاد افریقہ میں جو صحابہ نے اسلام کے جھنڈے گاڑے یہ سب فتوحات حضور کی شمار ہونگی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن میں ناکام نہ کہا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام فتوحات کی خبر دے چکے تھے اور صحابہ اسی یقین کے ساتھ بر و بحر میں پھیلتے جارہے تھے ۔قیامت کے قریب حضرت مھدی کے ہاتھوں جو عدل وانصاف پھیلے گا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فتح ہوگی اور حضرت مھدی حضرت خاتم النبیین کے خادم بن کر یہ ساری مہمات سر انجام دیں گے ۔ یہ نہیں کہا جاسکے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اس میں ناکام ہوئے (معاذاللہ) اور امام مھدی کامیاب ۔ آپ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ہوکر تو نہیں آئیں گے

حسینی صاحب

پھر تو آپ تسلیم کیجئے کہ حضرت صاحب العصر والزمان ہی دنیا کو عدل وانصاف سے بھریں گے جیسا کہ یہ اس وقت ظلم وجور سے بھرپور ہے

مفتی صاحب

صاحب العصر والزمان یہ کام نہ کرسکیں گے جب تک کہ مولانا غلام رسول نہ آئیں گے آپ دجال کو قتل کریں گے ۔ صلیب کو توڑیں گے ۔ خنزیر کا خاتمہ کریں گے ۔ پوری دنیا کے عیسائیوں کو کلمہ اسلام پڑھائیں گے آپ اپنے آپ کو مستقل بالذات کی حیثیت سے پیش نہ کریں گے حضور صلی اللہ

www.immpak.org

علیہ وسلم کے خادم اور تابع بن کر یہ خدمات سرانجام دیں گے ۔ اور یہ انکی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت کی انتہا ہے کہ ان تمام کامیابیوں کا سہرا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت امام مہدی کے سر پر رکھیں گے تو یہ کامیابی حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی ہی کامیابی ہے سو کیسطرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن میں ناکام نہیں کہا جاسکتا یہ مولانا غلام رسول کی آمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فتح مبین ہے ہم اس میں قمیتی کے عقیدہ پر نہیں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناکام ہوئے ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ اپنے مشن میں پورے کامیاب ہو کر گئے

حسینی صاحب

اچھا تو یہ تسلیم کیجئے کہ آپ اپنے زمانے میں تو پوری دنیا میں عدل وانصاف نہ پھیلا سکے اسکا جواب آپ کو ہاں یا نہ میں دینا ہوگا کہ کیا آپ اپنے وقت میں پوری دنیا میں اسلام پھیلا سکے ؟

مفتی صاحب

آپ اپنا سوال ایک فقرہ میں پورا کریں میں ایک فقرہ میں اسکا جواب دوں گا بات لمبی نہ کریں دیکھئے شیعہ مناظر کتنی کوشش کررہا ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن میں ناکام ثابت کیا جائے اور قمیتی کے بیان کو سچا ثابت کیا جائے ۔

حسینی صاحب

میں امام قمیتی کے بیان کو سچ مانتا ہوں آپ ایک جملے میں جواب دیجئے کہ کیا حضور اپنے مشن میں اپنے وقت میں کامیاب ہوئے

مفتی صاحب

اپنا سوال ایک جملے میں واضح کریں

حسینی صاحب

کیا حضور اپنے وقت میں دنیا کے لوگوں کو مسلمان بنانے میں کامیاب ہوئے ؟ آپ کے آنے کا اگر یہی مقصد تھا تو کیا وہ اس وقت پورا ہوا

مفتی صاحب

۔ صدر محترم کیا یہ ایک جملہ ہے یا دو جو حسینی صاحب نے ابھی کہا ہے

حسینی صاحب

آپ میرے سوال کا جواب دینا نہیں چاہتے

مفتی صاحب

لیجئے آپ کا جواب حاضر ہے ۔ بتلایئے ہم میں کیا کوئی اس بات کا مدعی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن تھا کہ اپنے وقت کے تمام لوگوں کو مسلمان بنائیں اگر آپ کا یہ مشن ہوتا تو اللہ تعالیٰ

www.jmmpak.org

آپ کو یہ کیوں بتلاتا

وسواء علیھم انذرتھم ام لم تنذرھم لایومنون (پ ۲۲ سن ۱۰)

(ترجمہ) اور برابر ہے ان کو تو ڈرائے انکو یا نہ ڈرائے وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے

یہ ایک طبقے کے ایمان نہ لانے کا آپ کو پتہ دے دیا گیا ہے تو یہ آپ کا مشن کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی زندگی میں ہر کسی کو مسلمان کریں سو آپ کا مشن ہرگز یہ نہ تھا کہ دنیا کے ہر حصے میں آپ کا اپنے وقت میں غلبہ ہو جائے - ٹھیٹی نے آپ کا مشن یہ اسلئے بتایا کہ آگے وہ آپ پر مشن کی ناکامی کا الزام لگایا جائے اور امام مہدی کو آپ پر فوقیت دے

ٹھیٹی نے اپنی عبارت میں یہ قید کیوں لگائی کہ آپ اپنے وقت میں کامیاب نہیں ہوئے کیا قیامت تک کا دور آپ کا دور نہیں جب آپ کے بعد کسی نبی کی بعثت نہیں تو قیامت تک آپ کا ہی دور ہے اسی لئے اس دور کو دور محمدی کہتے ہیں یہ کوئی الگ دور نہیں ہے - اور اس دور میں مسلمانوں کی جتنی کامیابیاں ہیں وہ سب کی سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کامیابیاں ہیں - ایک جملے میں اگر آپ جواب سننا چاہتے ہیں تو سن لیجئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دور میں پورے طور پر کامیاب ہیں

ایک اور جملہ بھی سنتے جائیے

حضور صلی اللہ علیہ کے اس دور میں اسلام کو پوری دنیا پر غلبہ حاصل ہو کر رہے گا

میرے ان دونوں جملوں میں سے جس کو چاہیں قبول کریں میں نے ایک جملے میں جواب آپ کے سامنے رکھدیا ہے

حسینی صاحب

سو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ حضور کی آمد کا مقصد دنیا کو بدلنا نہ تھا نہ دنیا کے ایک ایک شخص کو مسلمان بنانا تھا لیکن اگر یہ ہو تو پھر آپ واقعی اپنے وقت میں اس میں کامیاب نہ ہو سکے اور یہ بات میں بھی کہہ سکتا ہوں میرا سوال یہ ہے کہ حضور نے ساری دنیا کو مسلمان بنایا تھا اگر نہیں تو پھر امام ٹھیٹی نے بھی یہی کہا ہے

مفتی صاحب

میں نے پہلے اس بات کا جواب دے چکا ہوں کہ اس امت کی تمام کامیابیاں اور مہمات اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کامیابی ہے اس کیلئے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث صحیح مسلم سے پیش کر چکا ہوں **ان اللہ زوی لی الارض (الحدیث)**

سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کا مطلب ہی یہ ہے کہ آپ نے اس میں اپنی کامیابی کو بیان کیا ہے یعنی یہ میری کامیابی ہے اس حدیث میں لفظ لی (ایسا میرے لئے کیا گیا) پر غور فرمائیں اگر یہ آپ کی کامیابی نہ ہوتی تو آپ اسے لی سے کیوں ذکر فرماتے اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمین

www.jamiapak.org

کے مشارق ومغارب کیوں دکھائے اسی لئے آپ کی امت کی وہاں تک سلطنت ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو حکمراں آئے انہوں نے اپنے نام سے یہ کام نہیں کئے آپ کے جانشین ہونے کے طور پر کیا تو یہ کامیابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کامیابی کہلائی

شیعہ خلفائے ثلثہ کی خلافت کو اس لئے صحیح نہیں مانتے کہ انکے ادوار کی فتوحات اور کامیابیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوحات نہ کہی جاسکیں اور آپ پر پوری دنیا میں مشن نہ پھیلانے کا الزام صحیح طور پر لگایا جاسکے

آپ کے بعد آپ کی خلافت اسی لئے تھی کہ آپ کی تشریف آوری کا مقصد **لیظهره علی الدین کله** آپ کے خلفاء کے ہاتھوں پورا ہو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے لئے پوری زمین. سجدہ گاہ بنائی گئی تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے افریقہ اور امریکہ کی زمینوں پر سجدے کئے تھے ؟ ہاں آپ کی امت ان ملکوں میں پہنچی اور انکے زمینوں پر سجدہ ریز ہوئی اور آپ نے امت کے ان سجدوں کو اپنے سجدے فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی امت کی یہ کامیابیاں آپ کی ہی کامیابی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جعلت لی الارض مسجدا وطهورا (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۸)

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگریزوں کو اللہ کی رسالت پہنچائی - افریقہ کے سیاہ فام لوگوں کو کلمہ اسلام پڑھایا تو کیا آپ انکی طرف مبعوث نہ تھے - یقیناً تھے آپ نے فرمایا (صلی اللہ علیہ وسلم)

بعثت الی کل احمر واسود (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۹۹) **بعثت الی الناس عامه** (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۱۲) **ارسلت الی الخلق کافه** (رواہ مسلم) **اعطیت مفاتیح خزائن الارض** (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۵۰)

سو یہ کام آپ کی امت کے ہاتھوں پورا ہوا تو کیا آپ نے ان احادیث میں اسے اپنا کام نہیں بتلایا اور کیا امت کی یہ کامیابی آپ کی کامیابی نہیں **ارسلت الی الناس** میں لفظ الناس ہے کیا ہم الناس میں داخل نہیں ؟ یقیناً ہیں تو کیا ہمیں حضور نے کلمہ پڑھایا ہے - ہم تک آپ کی رسالت صدیوں کے فاصلے سے پہنچی ہے پھر بھی ہم آپ کی جماعت ہیں آپ کی امت میں ہیں ہم ان ملکوں میں تبلیغ کے کام میں آپ کا مشن ہی ادا کررہے ہیں اسی طرح امام مہدی کی ہر کامیابی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہی کامیابی شمار ہوگی کیونکہ امام آپ کے خلام کی حیثیت میں خلافت کریں گے

حسینی صاحب

امام شیخی کی عبارت کا مطلب صاف ہے کہ حضور اس پہلو سے اس دنیا سے ناکام گئے کہ آپ ساری دنیا کو مسلمان نہ بناسکے اور جو قانون الہی آپ لائے اسے پوری دنیا میں نافذ نہ کرسکے ہاں محدود پیمانے پر ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کو جنگ بدر میں فتح ملی ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ آپ کو مکہ پر فتح حاصل

www.jmnpak.org

ہوئی لیکن یہی تو آپ کا مشن نہ تھا آپ پوری دنیا میں تو اسلام کو غالب نہ کرسکے تھے یہ حضور کی کامیابی محدود تھی عرب کا بھی صرف ایک حصہ مسلمان ہوا تھا سارا عرب نہیں تو یہ بات حقیقت ہے کہ آپ اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوسکے آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا حضور دنیا سے کامیاب ہوکر گئے ؟

مفتی صاحب

ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے اپنے مشن میں کامیاب ہوکر گئے

حسینی صاحب

مگر تاریخ اسکا انکار کرتی ہے

مفتی صاحب

مجھے اپنی بات پوری کرنے دیں تاریخ اسکا انکار کرتی ہے تو قرآن اسکی تائید کرتا ہے اصالتاً آپ نے فتح مکہ کی کامیابی پائی اور خلافتاً آپ کو روم اور ایران مصر اور شام اور ہند وسندھ کی کامیابی حاصل ہوئی اور پھر بذریعہ امت آپ کی رسالت برطانیہ اور یورپ اور امریکہ اور چین وجاپان میں پہنچی اور روئے زمین پر کوئی کچا اور پکا گھر ایسا نہ رہے گا جس کلمہ اسلام وہاں ضرور پہنچے گا یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کامیابی ہے

حسینی صاحب

مگر حضور خود تو فتح مکہ کے بعد آگے کہیں نہ جاسکے کیا آپ کا اپنا مشن یہیں تک تھا ؟

مفتی صاحب

ہاں - اسی لئے تو قرآن میں آپ کو اب تسبیح وتحمید پر لگادیا گیا

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ

اگر اصالتاً آپ کو آگے دوسرے ملکوں میں بھیجنا ہوتا تو اللہ تعالی ایسا نہ فرماتے - معلوم ہوا کہ آگے آپ کے خلفاء آپکے مشن کو لیکر جائیں گے اور انکی کامیابی آپ کی ہی کامیابی ہوگی

(نوٹ) حسینی صاحب بار بار درمیان میں مداخلت کرتے رہے اور مفتی صاحب آپ کو بار بار کہتے ہیں کہ آداب مجلس کا پاس کریں مگر حسینی صاحب اتنے گھبرائے ہوئے ہیں کہ کچھ سمجھتے نہیں بالآخر حسینی صاحب یہ کہکر کہ میں اس پر سوری(SORRY) ہوں پھر چپ ہوگئے اور مفتی صاحب نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی)

حسینی صاحب

امام خمینی کے کہنے کا مطلب صرف یہی تھا کہ حضور خود پوری دنیا میں عدل وانصاف نافذ کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے

www.jmmpak.org

مفتی صاحب

اس بات کو خمینی یوں بھی کہہ سکتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس دور میں پوری دنیا میں فتوحات نہ پاسکے لیکن یہ کہنا یقیناً غلط ہے کہ آپ اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوسکے ۔ اصلاً تو یہ آپ کا مشن ہی نہ تھا آپ کے مشن کی یہ بات خلافتہ پوری ہونی تھی اور پوری ہوئی اب آپ پر اپنے مشن کی ناکامی کا الزام لگانا آپ کی زبردست بے ادبی اور توہین ہے ۔ خمینی نے تو ایسا اس لئے کہا کہ آپ کی جو کامیابیاں خلافتہ ہوئیں وہ انہیں تسلیم نہیں کرتا اور نہ آپ کے خلفاء کی خلافت کو وہ صحیح مانتا ہے پھر ہم خمینی کی بات کو کیسے درست کہہ سکتے ہیں

حسینی صاحب

امام خمینی نے صرف حضور کو ہی ناکام نہیں کہا ایسا ہوتا تو آپ کہہ سکتے تھے کہ ایسا کہنا انکار خلافت کیلئے تھا امام نے تو تمام پیغمبروں کو اپنے مشن میں ناکام بتلایا ہے کیا ہر پیغمبر کی خلافت متنازعہ فیہ ہے کیا حضرت نوح اپنی قوم کو اپنا ہم نوا بنا سکے کیا حضرت عیسیٰ کامیاب ہوئے کیا کوئی پیغمبر قتل نہیں ہوئے آپ اس بات کو کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ کوئی پیغمبر پوری دنیا میں عدل وانصاف کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا یہ کام ہوگا تو صاحب العصر والزماں کے ہاتھوں پورا ہوگا

مفتی صاحب

مجھے حسینی صاحب کی اس حالت پر افسوس آرہا ہے کہ جب ان سے کوئی بات نہیں ہوپاتی وہ یکے بعد دیگرے پیغمبروں کا نام لے رہے ہیں کہ دیکھو نوح کیسے ناکام ہوئے عیسیٰ کیسے ناکام ہوئے فلاں پیغمبر کیسے ناکام ہوئے ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناکام ہوئے ۔ حسینی صاحب تمام پیغمبروں پر حملے کرتے جارہے ہیں کہ کس طرح یہ ناکام ہوئے تھے

حسینی صاحب ہم مسلمان ہیں اور ہمارے عقیدے میں یہ بات داخل ہے کہ ہر پیغمبر کا احترام کیا جائے قرآن کریم میں یہ ضرور فرمایا گیا ہے کہ بعض انبیاء قتل کئے گئے یہاں بھی رسول کا لفظ نہیں ہے لیکن یہ وہاں بھی نہیں کہا گیا کہ یہ تمام ناکام ہوئے تھے یا فلاں رسول اور فلاں نبی ناکام ہوکر گیا ہے مگر خمینی نے جو کہا ہے وہ غور طلب ہے ۔ اس نے صرف ایک پیغمبر پر انگلی نہیں اٹھائی اس نے بیک قلم تمام پیغمبروں کو تختہ مشق بنایا ہے یعنی جو نبی بھی آئے وہ ناکام ہوئے ۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی پیغمبر پوری دنیا کیلئے مبعوث نہ ہوا تھا خمینی نے غلط کہا کہ انکے ذمہ تھا پوری دنیا میں عدل وانصاف کا نفاذ کریں یہ ان پیغمبروں پر جھوٹ باندھنا ہے

(مفتی صاحب نے خمینی کی عبارت پھر پڑھی تو حسینی صاحب نے کہا کہ میں یہ نہیں سمجھ رہا ہوں) صدر مجلس نے مفتی صاحب سے کہا کہ اسکا انگریزی ترجمہ کردیں چنانچہ مفتی صاحب نے اسکا انگریزی ترجمہ کیا پھر کہا کہ)

جب خمینی یہ کہتا ہے کہ کوئی نبی بھی انصاف کو نافذ نہ کرسکا تو اسکا معنی یہ ہوگا کہ وہ واقعی تمام دنیا میں

www.impak.org

عدل وانصاف نافذ کرنے کیلئے آئے تھے حالانکہ کئی نبی ایسے ہوئے جنہیں صرف پیغام پہنچانے کیلئے بھیجا گیا

(نوٹ) حسینی صاحب بات سننے کیلئے تیار نہیں بار بار درمیان میں بولتے ہیں)

حسینی صاحب

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ لوگ جذبات کی رو سے نہیں انصاف کے پہلو سے سوچیں تو معلوم ہوگا کہ امام ثعبی نے اس عبارت میں کیا کہا؟ رکاوٹوں کی وجہ سے آپ ایسا نہ کرسکے اسکا معنی یہ ہے کہ کچھ رکاوٹیں پیش آگئیں آپ کو ۲۳ سال ملے مگر اس میں کتنی لڑائیاں ہوئیں - سو امام ثعبی کی عبارت کا صحیح مطلب یہ ہے کہ آنحضرت اپنی زندگی میں دنیا کے تمام لوگوں کو مسلمان نہ بناسکے مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس بات کی تائید کریں گے کیونکہ یہ حقیقت ہے - تاریخ کہتی ہے میں اور آپ فیصلہ نہ کریں اور جذبات کی رو سے آپ اسکا انکار نہ کریں تاریخ کہتی ہے کہ عرب کا ایک حصہ کو آپ مسلمان نہ بناسکے افریقہ کے ایک حصہ کو آپ مسلمان نہ بناسکے ایران حضرت عمر (یہ حسینی کے الفاظ ہیں) کے دور میں فتح ہوا اسکے علاوہ دنیا کے اور حصوں کے لوگ دوسرے اوقات میں اسلام لائے - سو امام ثعبی نے جو کچھ کہا ٹھیک کہا میں نہیں سمجھتا کہ اس نے کوئی غلط بات کہی ہو حضور کا کامیاب ہونا محدود تھا لیکن مکمل طور پر آپ کو کامیاب بتلانا تاریخ کو جھٹلانا ہے

مفتی صاحب

حسینی صاحب نے یہاں دو باتیں کہی ہیں (۱) ایران حضرت عمرؓ کے دور میں فتح ہوا (۲) دوسرا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں ناکام رہے

اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ حضور اپنی زندگی میں ایران نہیں گئے اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایران فتح کیا ہے تو دونوں کی بات میں کوئی ٹکراو نہیں دونوں کی باتیں اپنی اپنی جگہ درست ہیں لیکن اگر کوئی اسکا معنی یہ بتلائے کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایران نہیں گئے اس لئے آپ ناکام ہیں تو یہ سراسر آپ کی توہین ہے

ہم ثعبی کے اس عقیدہ پر بحث کررہے ہیں کہ اس نے حضور کی توہین کی ہے کہ حضور (معاذ اللہ) ناکام ہوئے - ثعبی یہ کہہ سکتا تھا کہ حضور کا پیغام ساری دنیا کو نہیں پہنچا اس لئے وہاں انصاف نہ ہوسکا لیکن یہ کہنا کہ حضور اپنی زندگی میں اپنے مشن میں ناکام ہوئے یہ بہت گستاخانہ اور بے ہودہ بیان ہے کوئی مسلمان اس بات کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہ ہوگا

افسوس کہ حسینی صاحب بار بار حضور کی ناکامی کو ثابت کرنے پر مصر ہیں - بات کہنے کے طریقے ہوتے ہیں اگر ثعبی کا مفہوم یہی تھا تو وہ ناکام کا لفظ استعمال کئے بغیر بھی کہہ سکتا تھا لیکن اس نے جس کھلے لفظوں میں ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو ناکام بتلایا ہے وہ انتہائی توہین آمیز ہے - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ماننے والا یہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا

www.jmpak.org

سے ناکام گئے ہیں - کوئی مسلمان اس گستاخانہ عقیدہ کو برداشت نہیں کرسکتا ہے
اسی لئے جب شیعہ کہتے ہیں کہ ہم مسلم ہیں اور عام لوگ کہتے ہیں کہ یہ مسلمان نہیں تو اسکا باعث اس طرح کا بنیادی اختلاف ہے جس نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ ہم میں اور شیعوں میں بنیادی اختلاف کیا ہے ؟ اور خمینی نے کھلے لفظوں میں حضور کی توہین والا بیان دیا ہے تو مسلمان اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا ان سے بنیادی اختلاف ہے اور عقائد کے اختلاف کی وجہ سے یہ فاصلے اصولی درجے کے ہیں تو انکا یہ سمجھنا اپنی جگہ بالکل حق بجانب ہوگا - ہم کبھی اس بات پر اتفاق نہیں کرسکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناکام ہوئے ہیں اور امام مہدی کامیاب ہونگے - امام مہدی کے وقت کی تمام کامیابیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں ہی سمجھی جائیں گی

حسینی صاحب

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ امام خمینی نے بات صحیح لکھی ہے اور اس میں حضور کی توہین کا کوئی پہلو نہیں - برائے مہربانی میری بات پر توجہ دیں - یہ کہنا کہ امام خمینی نے توہین کی ہے ناقابل یقین ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی حضور کی توہین کرے گا وہ کافر مرتد ہوگا اور واجب القتل ہوگا - مگر امام خمینی کا یہ بیان توہین آمیز نہیں ہے - یہاں جو کہا گیا کہ حضور ساری دنیا میں انصاف نافذ کرنے میں کامیاب نہ ہوئے - آپ ہی بتائیں کہ کیا حضور اس میں کامیاب ہوئے آپ میری بات کا جواب ہاں یا نہ میں دیں کیا حضور نے ساری دنیا کو مسلمان بنایا تھا - آپ جذبات سے نہیں تاریخ سے بتلائیں کہ حضور نے ایران کو مسلمان کیا تھا کیا آپ نے روم کو مسلمان بنایا تھا ؟ کیا آپ نے افریقہ کو مسلمان بنایا تھا خمینی نے یہ کہا تو یہ حضور کی توہین نہیں ہے میں آپ سے کہتا ہوں کہ میں اس بیان میں تقیہ نہیں کررہا ہوں

مفتی صاحب

میں پہلے یہ عرض کرچکا ہوں کہ قرآن کریم کی رو سے یہ بات کہ آپ ساری دنیا کو مسلمان بنائیں یا آپ ایک ایک جگہ جاکر انصاف نافذ کریں آپ کے مشن میں نہ تھی گو آپ کی خواہش تھی کہ سب مسلمان ہوجائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ یہ بات آپ کے ذمہ نہیں نہ ہی آپ کا یہ مشن ہے

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین (پ ۱۹ الشعراء ۳)

(ترجمہ) شاید تو گھونٹ مارے اپنی جان اس بات پر کہ وہ ایمان نہیں لاتے

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذمہ لگایا ہوتا کہ آپ سب کو مسلمان بنائیں تو پھر کیا اللہ آپ سے یہ بات کہتے - اس سے معلوم ہوا کہ سب لوگوں کو مسلمان کرنا آپ کے اس وقت کے مشن میں سے نہ تھا

صدر مجلس کا بیان

www.jmmpak.org

(صدر مجلس کے بیان کے دوران حسینی صاحب بار بار بول پڑتے تھے اب انہوں نے کہا)

حسینی صاحب

میں نے یہ نہیں کہا تھا میں تو ہر جملہ میں لفظ اگر (IF) استعمال کرتا رہا ہوں کہ اگر اسکا معنی یہ ہے IF THIS IS THE MEANING - صدر صاحب آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سلمان رشدی کے بارے میں فتوی جس نے دیا وہ امام خمینی تھے اگر آپ خود توہین کرنے والے ہوتے تو اسکے خلاف فتوی کیوں دیتے

صدر مجلس

حسینی صاحب آپ کا وقت ختم ہوا بولنے کیلئے اب جبکہ آپ نے کہا ہے تو میں دوسرے مقرر کو بھی ایک منٹ کا وقت دیتا ہوں

مفتی صاحب

شکریہ - میں ایک منٹ لیتا ہوں - اگر آپ چاہیں تو حسینی صاحب کو دو منٹ اور بھی دے دیں کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ ایک ہی بات بار بار دہرا رہے ہیں اور موضوع سے غیر متعلق بات کر رہے ہیں اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن میں یہ بات نہ تھی کہ آپ سب کائنات کے لوگوں کو مسلمان بنائیں خمینی نے حضور کے ذمہ یہ مشن اس لئے لگایا کہ آئندہ آپ کو ناکام کہہ سکے اور امام مہدی کو کامیاب بتلا سکے

صدر مجلس

اب میں دونوں مقرروں سے گذارش کرتا ہوں کہ آخر میں اختتامی بات کہدیں تاکہ مجلس برخاست کریں - حسینی صاحب آپ پہلے فرمائیں اسکے بعد مفتی صاحب کہیں گے

حسینی صاحب

خلاصہ کلام یہ کہ جو کچھ میں نے کہا جس کے سب یہاں گواہ ہیں اور ٹیپ میں بھی ہے وہ یہ کہ میں نے قرآن سے تین آیتیں پیش کی ہیں مجھے جواب دیا گیا کہ ان آیات کا تعلق غیر انبیاء سے ہے اور

www.imrpak.org

آیت الذین یبلغون رسلت اللہ وغیرہ یہ خاص انبیاء سے متعلق ہیں لیکن اس پر انہوں نے کوئی ثبوت نہیں دیا میں ان سے اسکا ثبوت چاہتا ہوں

رہی بات امام خمینی کی - میں نے کہا تھا کہ اگر کامیابی کا معنی یہ ہے کہ حضور ساری دنیا کو مسلمان کریں تو یہ بات تاریخ سے ثابت ہے کہ آپ اس میں ناکام رہے

مفتی صاحب

پہلی بات یہ ہے کہ میں نے اپنی بات کا آغاز اس کتاب (عقائد الشیعہ) سے کیا تھا کہ حسینی صاحب کو اس میں دیئے گئے حوالوں پر کوئی کلام ہو تو وہ بتلائیں مگر جواب میں خاموشی رہی یہ سب نے دیکھا ہے آپ کی خاموشی نے ثابت کردیا کہ میرے تمام حوالے صحیح ہیں اور آپ کے پاس اسکا کوئی جواب نہیں

پھر تقیہ کا موضوع زیر بحث آیا حسینی صاحب تقیہ کو بطور ایک حکم کے قرآن سے نہیں دکھاسکے جو آیتیں انہوں نے پیش کیں وہ صرف رخصت کے درجہ میں اجازت دیتی ہیں اہل عزیمت لوگ خدا کی سوا کسی سے خوف نہیں کھاتے اور تقیہ نہیں کرتے - اور آپ سب نے تقیہ کے بارے میں سن لیا ہے کہ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس کے تحت شیعہ کے جملہ عقائد کام کرتے ہیں قرآن - پیغمبر - اور دیگر عقائد کے بارے میں خمینی سے پہلے جنہوں نے یہ عقیدہ لکھا تو اس میں احتمال تھا کہ انہوں نے تقیہ کیا ہو اور اسکا اقرار کیا ہو کہ ہم تقیہ کے طور پر ایسا کہتے ہیں - جب خمینی کی باری آئی تو انکے پاس اقتدار تھا اس نے کھل کر بات کہدی - بات ایک ہی تھی وہ پہلے نہ کہہ سکے تقیہ کرلیا اور اس نے کہدیا کیونکہ اقتدار پاس تھا اس سے آپ کو تقیہ سمجھنا آسان ہوجاتا ہے

(نوٹ)

اس درمیان حسینی صاحب بول پڑے کہ اب مجھے وقت دیجئے - صدر مجلس نے کہا کہ معاف کیجئے اب وقت ختم ہے اور میں اسی وقت مجلس کے اختتام کا اعلان کرتا ہوں مگر پھر حسینی صاحب بول اٹھے کہ مجھے پچاس سکینڈ دیئے جائیں صدر مجلس نے جواباً کہا کہ آپ پھر کوئی نیا سوال اور مسئلہ شروع کردیں گے پھر جواب الجواب ہوگا اسلئے اب ناممکن ہے -

اس لئے یہ مجلس ختم ہوتی ہے میں سب مہمانوں کا شکر گذار ہوں اور امید کرتا ہوں کہ سامعین نے اس بحث سے کچھ نہ کچھ نتیجہ ضرور اخذ کیا ہوگا جزاکم اللہ

www.jmmpak.org

۱ - لایجوز علیهم التعمیت فی الاخبار ولا التقیه لان ذالک یودی الی التشکک فی اخبارهم (تفسیر مجمع البیان ج ۷ ص ۵۴)

(۲) روح المعانی میں واستدل بالآیه علی عدم جواز التقیه علی الانبیاء علیهم السلام مطلقا (ج ۲۲ ص ۲۸) امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ یہ آیت انبیاء و مرسلین کے متعلق ہے الذین یبلغون رسالات الله یعنی کانوا هم ایضا مثلک رسلا ثم ذکروا بحالهم انهم جردوا الخشیه ووحدوها لقوله ولایخشون احدا الا الله فصار لقوله فبهداهم اقتده (ج ۱۳ ص ۲۱۳) اگر انبیاء تقیہ کرتے تو کافروں کے ہاتھوں مسجدیں نہ اٹھاتے ۔ (معارف القرآن للمحدث الکاندھلوی ج ۵ ص ۵۱۰) - یبلغون رسالات اللہ سے مراد تبلیغ رسالت ہے وهی سفاره العبد بین الله وبین ذوی الالباب من خلقه فی ایصال الخبر من الله (روح البیان ج ۷ ص ۱۸۲)

(۳) قال الجصاص الرازی واعطاء التقیه فی مثل ذالک انما هو رخصه من الله تعالی ولیس لواجب بل ترک التقیه افضل قال اصحابنا فیمن اکره علی الکفر فلم یفعل حتی قتل انه افضل ممن اظهر وقد اخذ المشرکون خبیب بن عدی فلم یعط التقیه حتی قتل فکان عند المسلمین افضل من عمار بن یاسر وفی هذا دلیل علی ان اعطاء التقیه رخصه وان الافضل ترک اظهارها فالاقدام علیه حتی یقتل افضل من الاخذ الرخصه (احکام القرآن ج ۲ ص ۲۹۰)

مسیلمہ کذاب نے جب دو شخصوں کو زبردستی اپنی رسالت منوانی چاہی تو ایک نے انکار کردیا اور شہادت پائی اور دوسرے نے اسکی رسالت پر ہاں کہدی اور بچ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا

اما هذا المقتول فمضی علی یقینه وصدقه فهنیئا له واما الآخر فقبل رخصه الله فلا تبعه علیه (تفسیر کبیر للفخر الدین الرازی ج ۷ ص ۱۳) - تفسیر مدارک میں ہے ومافعل ابو عمار افضل لان فی الصبر علی القتل اعزازا للاسلام (تفسیر مدارک التنزیل ج ۳ ص ۶۳) فتح الباری میں ہے فنزلت هذه الایه رخصه فی ذالک وهو کالآیات الصریحه فی الزجر عن الکفر بعد الایمان ثم رخص فیه لمن اکره علی ذالک فتح الباری ج ۲۶ ص ۱۵۱) علامہ آلوسی لکھتے ہیں وکان الافضل ان یتجنب عن ذالک اعزازا للدین ولو تیقن القتل روح المعانی ج ۱۴ ص ۲۳۸) الافضل ان یتجنب عنه ویصبر علی الاذی والقتل (روح البیان ج ۵ ص ۸۵)

www.jamiabak.org

ہر مفسر یہاں اسے رخصت کہتا ملے گا سو اسے اہل عزیمت کا مقام ہرگز نہیں کہا جاسکتا جان کے خوف سے کلمہ کفر زبان پر لانا صرف عامی لوگوں کے بارے میں تو مانا جاسکتا ہے لیکن انبیاء اور مامورین جو اہل عزیمت میں ہیں وہ کس طرح کلمہ کفر زبان پر لاسکتے ہیں سو یہ حضرات کبھی تقیہ نہیں کرتے۔

(۴) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کے شاگرد امام مجاہد (۱۰۰ھ) کہتے ہیں **قال المجاہد هذاالحكم كان ثابتا فی اول الاسلام لاجل ضعف المومنين فاما بعد قوت الاسلام فلا** (تفسیر کبیر للرازی ج ۷ ص ۱۳) حضرت معاذ بن جبل کا یہ ارشاد قاضی ثناء اللہ پانی پتی (۱۲۲۵ھ) نے اس طرح نقل کیا ہے کہ۔ ابتداء اسلام میں جب تک دین کا استحکام نہ ہوا تھا اور اسلام میں قوت نہ آئی تھی تقیہ جائز تھا لیکن اب مسلمانوں کیلئے دشمن سے تقیہ کرنا جائز نہیں (تفسیر مظہری ج ۲ ص ۲۱۵) علامہ آلوسی لکھتے ہیں **من يدعى الايمان اذا وقع فی محل لا يمكن ان يظهر دينه وما هو عليه لتعرض المخالفين وجب ان يهاجر الى محل يقدر فيه على الاظهار ولا يجوز له ان يسكن هناك ويكتم دينه بعذر الاستضعاف فارض الله واسعه** (روح المعانی پ ۵ ص ۲۸) امام ابن ہمام لکھتے ہیں **وخالف فی ذالک قوم من السلف فقالوا لا تقيه بعد ان اعز الله الاسلام** (فتح القدیر ج ۴ ص ۳۳۱)

(۵) **قال العلامه سعيد حموی بنيت هاتان الآيتان ان علاقه عدم اطمينان القلب بالكفر عند الاكراه هو الهجره والجهاد اذا تيسرت ظروف ذالک** (الاساس فی التفسیر ج ۶ ص ۳۰۰۱)

www.ilmibab.org

شیعہ عقیدہ موجودہ قرآن کے بارے میں

۱۔ عن جابر قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ما ادعی احد من الناس انہ جمع القرآن کلہ کما انزل الا کذاب وما جمعہ وحفظہ کما نزلہ اللہ تعالی الا علی بن ابی طالب و الائمۃ من بعدہ علیہ السلام

(اصول کافی کتاب الحجج جلد ۔ ص ۲۲۸)

ترجمہ:۔ جابر سے روایت ہے اس نے کہا میں نے امام باقر سے سنا لوگوں میں سے کوئی دعوی نہیں کرسکتا کہ اس نے سارا قرآن اس طرح جمع کیا ہو جیسا کہ یہ اترا تھا۔ جو ایسا دعوی کرے وہ کذاب ہوگا اس کو نزول کے مطابق نہ کسی نے جمع کیا نہ کسی نے یاد کیا۔ مگر علی بن ابی طالب نے اور ان کے بعد آنے والے آئمہ نے۔

۲۔ قرا رجل علی ابی عبداللہ علیہ السلام وانا استمع حروفا من القرآن لیس علی ما یقرؤھا الناس فقال ابو عبداللہ علیہ السلام کف عن ھذہ القرآن اقرا کما یقرا الناس حتی یقوم القائم فاذا قام القائم قرء کتاب اللہ عز و جل علی احدہ و اخرج المصحف الذی کتبہ علی علیہ السلام (اصول کافی جلد ۲ ص ۶۳۹)

ترجمہ:۔ حضرت امام جعفر کے ہاں ایک شخص نے قرآن پڑھا اور میں ایسے حروف سنتا رہا جو لوگوں کے قرآن پڑھنے کے مطابق نہ تھے۔ حضرت امام نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ۔ اسی طرح پڑھ' جس طرح لوگ پڑھتے چلے آرہے ہیں' یہاں تک امام مہدی کا ظہور ہو۔ جب آپ آئیں گے تو اس وقت قرآن کریم اپنی اصل پر پڑھا جائے گا اور قرآن لایا جائے گا جو حضرت علی نے لکھا تھا۔

۳۔ ان اللہ اصطفی آدم و نوحا و آل ابراھیم و آل عمران علی العالمین۔ (پ ۳ سورہ آل عمران آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ بالتحقیق اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالموں سے برگزیدہ کیا۔

www.jmmpak.org

قدیم شیعی مفسر علامہ علی بن ابراہیم قمی ۳۰۸ھ لکھتے ہیں (مطبع تبریز ۱۳۱۵)

قال العالم علیہ السلام نزل و آل عمران و آل محمد علی العالمین ناسقطوا آل محمد من الکتاب ص ۵۴

ترجمہ:۔ حضرت امام نے کہا قرآن میں آل عمران کے ساتھ آل محمد کے الفاظ بھی تھے۔ صحابہ نے آل محمد کے الفاظ قرآن سے نکال دیے

نوٹ:۔ لوگوں نے اس لفظ کو نکال دیا ہے۔ اسے اختال صحیح جانا رہا اور تحریف کھلے طور پر سامنے آگئی۔

۴۔ ولقد عہدنا الی آدم من قبل نسی ولم نجد لہ عزما (پ ۱۶ سورہ طہ آیت ۱۱۵)

ترجمہ:۔ اور آدم کو ہم نے پہلے ہی ایک حکم دیا تھا پس وہ اس کو بھول گئے اور ہم نے ان میں پختگی نہ پائی۔

"کافی میں جناب امام جعفر صادق سے خدا تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں منقول ہے کہ واللہ! جناب رسول خدا پر یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

ولقد نا عہدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی و فاطمہ والحسن والحسین والائمہ من ذریتھم (فنسی) ھکذا واللہ نزلت علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اصول کافی جلد نمبر ۱ ص ۴۲۱' حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۶۳۷

ترجمہ:۔ اور آدم کو ہم نے پہلے سے محمد' علی' فاطمہ' حسن' حسین اور ان کی ذریت کے آئمہ کے بارے میں حکم دیا تھا۔ سو آدم علیہ السلام بھول گئے۔ خدا کی قسم حضورؐ پر یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔

۵۔ ثم یاتی من بعد ذالک عام فیہ یغاث الناس و فیہ یعصرون (پ ۱۳ سورہ یوسف آیت ۴۹)

ترجمہ:۔ پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئے گا کہ جس میں لوگ سیر و سیراب ہو جائیں گے اور جس میں وہ نچوڑیں گے۔

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنجناب امیر المومنین علیہ

www.imrpak.org

السلام کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت یوں تلاوت کی۔ حضرت نے فرمایا وائے ہو تجھ پر کیا نچوڑیں گے؟ آیا خمر نچوڑیں گے؟ اس شخص نے عرض کی یا امیر المومنین پھر میں اسے کیوں کر پڑھوں؟ فرمایا خدا نے یوں نازل فرمائی ہے:۔

ثم یاتی من بعد ذالک عام فیہ یغاث الناس و فیہ یعصرون (تفسیر قمی ص ۱۹۳)

یعنی یعصرون کو مجہول بتلایا' جس کے معنی ہیں۔ ان کو بادلوں سے پانی بکثرت دیا جائے گا۔

حاشیہ ترجمہ مقبول میں اس آیت پر لکھا ہے:۔

"شراب خور خلفاء غاظ کی یعصرون کو ۔حصرون سے بدل کر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے۔ (ترجمہ مقبول ص ۴۷۹)

۶۔ ذالک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالھم

ترجمہ:۔ یہ اس لیے کہ اللہ نے جو کچھ اتارا اس سے انہوں نے نفرت کی۔ پس اس نے بھی ان کے اعمال اکارت کردیے (پ ۲۶' سورہ محمد آیت ۹)

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جبرئیل امین نے جناب رسول خدا کو یہ آیت یوں پہنچائی تھی:۔

ذالک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فی علیؑ۔

مگر مرتدین نے نام اڑادیا (ترجمہ مقبول ص ۱۰۱۱)

۷:۔ واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین فی سدر مخضورہ وطلح منضود (پ ۲۷ سورہ الواقعہ آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اور داہنے ہاتھ والے۔ کیا کہنے دائیں ہاتھ والوں کے۔ وہ بغیر کانٹوں کے جھکی ہوئے بیریوں میں ہوں گے اور تہ بہ تہ کیلوں میں۔

ترجمہ مقبول کے حاشیہ پر ہے:۔

کسی شخص نے جناب امیر المومنین کے سامنے وطلح منضود پڑھا تو حضرت نے فرمایا کہ طلح کا کیا موقع ہے اصل تو یہاں طلع ہے۔ جیسے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ونخل طلعھا ھضیم

کسی نے عرض کی پھر حضور اسے بدل کیوں نہیں دیتے۔ فرمایا آج اس کا موقع نہیں کہ قرآن

www.jmmpak.org

مجید کی اصلاح کرکے عوام الناس کو بیجان میں لایا جائے۔ ائمہ علیہم السلام میں سے یہ حق مخصوص جناب صاحب الامر (امام مہدی) علیہ السلام کا ہے قرآن مجید کو اسی حد پر پڑھوائیں گے، جس حد پر وہ زمانہ جناب رسول خدا میں پڑھا جاتا تھا۔ (حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۱۰۶۷)

۸۔ چھٹی صدی ہجری کے ثقہ شیعی عالم ابو منصور احمد البطری لکھتے ہیں۔

ولو شرحت کلما اسقط و حرف و بدل مما یجری هذا المجری وطال و ظهرما تحظر التقیه اظهاره من مناقب الاولیاء و مثالب الاعداء (الاحتجاج الطبرسی جلد ۱ ص ۲۵۴)

ترجمہ:۔ اور اگر میں تمہارے سامنے کھول دوں کہ کیا کچھ قرآن سے نکالا گیا اور بدلا گیا اور اس میں تحریف کی گئی تو بات لمبی ہو جائے گی۔ تقیہ جس کے اظہار کو روکتا ہے۔

اور پھر گیارھویں صدی کے شیعہ محقق ملا محسن کاشانی علامہ طبرسی کی مذکورہ عبارت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

المستفاد من جمیع هذه الاخبار وغیرها من طریق اهل البیت علیهم السلام ان القرآن الذی بین اظهرنا لیس بتمامه کما انزل علی محمد صلی الله علیه و آله بل منه ماهو خلاف ما انزل الله ومنه ماهو مغیر محرف و انه قد حذف عنه اشیاء کثیره منها اسم علی علیه السلام فی کثیر من المواضع و منها لفظه آل محمد صلی الله غیر مره و منها اسماء المنافقین فی مواضعها ومنها غیر ذالک و انه لیس ایضا علی الترتیب المرضی عند الله و عند رسوله صلی الله علیه وسلم و به قال علی بن ابراهیم (تفسیر الصافی جلد ۱ ص ۳۹)

ترجمہ:۔ ان سب احادیث اور اہل بیت کی دیگر روایات سے یہی ثابت ہے کہ یہ قرآن جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ یہ پورا نہیں، جیسا کہ آنحضرت ﷺ پر اترا تھا، بلکہ اس میں

(۱) ایسی باتیں ہیں جو اللہ کے نازل کردہ کلام کے خلاف ہیں اور

(۲) ایسی بھی ہیں، جن میں تبدیلی کی گئی اور وہ تحریف شدہ ہیں اور

(۳) ان میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔ انہی میں سے حضرت علی کا نام بھی تھا جو بہت سے مقامات میں تھا اور انہی میں لفظ آل محمد بھی تھا جو کئی جگہ تھا اور

www.jmmpak.org

(۴) انہی میں کئی مقامات پر منافقین کے نام بھی تھے۔ اسکے علاوہ اور بھی کئی باتیں تھیں اور یہ بات بھی ہے کہ موجودہ قرآن اس ترتیب پر نہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ہاں پسندیدہ ہو اور یہی بات (مشہور مفسر) علی بن ابراہیم نے کہی ہے۔

شیعہ عقائد رسالت کے بارے میں

۱۔ ان اللہ لا یستحی ان یضرب مثلا" ما بعوضہ" فما فوقھا (پ ۱ البقرہ آیت ۲۶)

ترجمہ:۔ بیشک اللہ کو مچھر تک کی مثل بیان کرنے میں کوئی شرم نہیں ہے' نہ اس سے کسی بڑے جانور کی۔

مچھر اور بڑے جانور سے کون کون مراد ہیں' اسے شیعہ ثقہ مفسر علی بن ابراہیم قمی سے سنیے۔

فالبعوضہ امیر المومنین وما فوقھا رسول اللہ علیہ وسلم (تفسیر قمی ص ۱۹)

ترجمہ:۔ مچھر سے مراد حضرت علی ہیں اور اس سے بڑے سے مراد (استغفر اللہ العظیم)

۲۔ شیخ طوسی اور نعمانی آٹھویں امام حضرت رضا سے روایت کرتے ہیں کہ امام مہدی کے ظہور کی علامت ہوگی کہ وہ بروئے آفتاب ننگے ہوکر ظاہر ہوں گے اور منادی اعلان کرے گا کہ امیر المومنین ہی دوبارہ آگئے ہیں۔ اس ننگے مہدی کا سب سے پہلا مرید کون ہوگا اسے ملا محمد باقر مجلسی سے سنیے:۔

اول کسیکہ با او بیعت کند محمد باشد"

ترجمہ:۔ سب سے پہلے جو اس (ننگے مہدی) کی بیعت (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کریں گے (حق الیقین جلد دوم ص ۲۴۷)

۳۔ چار دفعہ حج کرنے سے انسان حضور ﷺ کا درجہ پالیتا ہے۔ شیعہ ثقہ عالم ملا فتح اللہ کاشانی حضورؐ کی طرف نسبت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

من تمتع مرہ خلد جنہ کدرجہ الحسین ومن

www.jmmpak.org

تمتع مرتين فله درجة الحسن ومن
تمتع ثلث مرات فله درجته علي ومن
تمتع اربع مرات فله درجته كدرجتي
(تفسیر منہج الصادقین جلد ۱ ص ۲۵۶)

ترجمہ:۔ جس نے ایک دفعہ متعہ کیا اسے حسین کا درجہ مل گیا۔ جس نے دو دفعہ متعہ کیا اسے حسن کا درجہ مل گیا۔ جس نے تین دفعہ متعہ کیا اس نے حضرت علی کا درجہ پالیا۔ جس نے چار دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ میرے برابر ہوگا۔ (استغفراللہ)

۴۔ ایران کے امام خمینی اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیہ ص ۵۲ پر لکھتے ہیں۔

ان من ضروريات مذهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ولا نبي مرسل۔

ترجمہ:۔ یہ چیز ہمارے شیعہ مذہب میں ضروریات میں سے ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ درجہ ہے جسے کو مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پاسکتا (استغفراللہ)

شیعہ عقائد ام المومنین زوجہ رسول خدا حضرت عائشہ صدیقہ کے بارے میں

۱۔ چوں قائم ما ظاہر شود۔ عائشہ رازندہ کند تا براو حد برند و انتقام فاطمہ ازو بکشد (حق الیقین ص ۳۴۷)

ترجمہ:۔ جب امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ عائشہ کو زندہ کریں گے تاکہ اس پہ حد جاری کریں اور ان سے فاطمہ کا انتقام لیں (استغفراللہ)

۲۔ پھر یہی ملا محمد باقر مجلسی حضرت ام المومنین کے بارے میں لکھتا ہے۔

عائشہ غدارہ۔ (معاذ اللہ) (تذکرہ الائمہ ص ۶۶)

۳۔ ملا محمد باقر مجلسی نے ام المومنین حضرت حفصہ طاہرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے:۔

آں دو منافقہ۔ (حیات القلوب جلد دوم ص ۷۳۵)

www.imompak.org

محمد باقر مجلسی کا مرتبہ کیا ہے اسے علامہ خمینی کے الفاظ میں دیکھئے "کتا بہائے فارسی را کہ مرحوم مجلسی برائے مردم پارسی زبان نوشتہ بخوانید تا خود در جہلا بیک ہیچ رسوائی بے خردانہ نکشید۔"
(کشف الاسرار ص ۱۲۱)

ترجمہ۔ وہ فارسی کتابیں جو مجلسی مرحوم نے ایرانی لوگوں کے لئے لکھی ہیں۔ انہیں پڑھتے رہو تاکہ اپنے آپ کو کسی اور ایسی بے وقوفی میں مبتلا نہ کرو۔

۴۔ شیعہ مترجم قرآن مقبول دہلوی حاشیہ قرآن پر امام باقر کے نام سے لکھتا ہے۔

"دو عورتوں نے آنحضرت ﷺ کو موت سے پہلے زہر کھلادیا تھا۔ مطلب حضرت کا وہی دو عورتیں ہیں۔ خدا ان پر اور ان کے باپوں پر لعنت کرے۔" (استغفراللہ)
(پ ۴۔ آل عمران ص ۱۳۴)

شیعہ عقائد دربارہ اصحاب رسولؐ رضی اللہ عنہم

۱۔ شیعہ کے درجہ اول کے محدث ملا محمد بن یعقوب الکلینی (م۳۲۸ھ)
حضرت امام باقر کے نام سے یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں۔

کان الناس لھل ردہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ الا ثلثہ فقلت ومن الثلاثہ فقال المقداد بن الاسود و ابوذر الغفاری و سلمان الفارسی رحمہ اللہ علیہم و برکاتہ

ترجمہ۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد سب لوگ سوائے مقداد بن الاسود ابوذر غفاری اور سلمان فارسی کے مرتد ہوگئے تھے۔

۲۔ و ان الشیخین فارقا الدنیا ولم یتو باولم یتذکرا ما صنعا یا امیر المومنین علیہ السلام فعلیھما لعنہ اللہ و الملئکہ والناس اجمعین
(فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۱۵)

ترجمہ۔ ابوبکر اور عمر بغیر توبہ دنیا سے چلے گئے اور انہوں نے جو کچھ حضرت علی سے کیا اس کا انہوں نے کبھی ذکر تک نہ کیا سو ان دونوں پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی۔ (استغفراللہ)

www.imnpak.org

۳۔ واعتقاد ما در برائت آنست کہ بیزاری جوئند از بت ہائے چہارگانہ یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و زنان چہارگانہ یعنی عائشہ و حفصہ وہندوام الحکم۔ واز جمیع اشیاع و اتباع ایشیاں و آنکہ ایشیاں بدترین خلق خدایند و آنکہ تمام نخے شود۔ اقرار بخدا اور رسول و ائمہ مگر بہ بیزاری از دشمان ایشان (حق الیقین جلد دوم ص ۵۱۹)

ترجمہ:۔ اور تبرا کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ چار بتوں یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ اور چار عورتوں یعنی عائشہ و حفصہ وہندوام الحکم سے اور ان کے سب ساتھیوں اور پیروں سے اظہار بیزاری کریں۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں اور خدا' رسول اور ائمہ کا ماننا اس کے بغیر نہیں ہو سکتا کہ ان دشمنوں سے بیزاری ہو۔

۴۔ آنحضرت انصار میں سے ایک شخص کے پاس آئے اور اس سے دریافت کیا کہ آیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ہے اور ایک بکری ذبح کی اور گوشت کو مشوی کیا۔ یعنی خلی تکے آگ پر بھون لئے۔ جب آنحضرت کے سامنے رکھا تو آنحضرت کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میرے ساتھ اس وقت علی و فاطمہ اور حسن و حسین بھی ہوتے۔ مگر اتفاق سے آگئے اس وقت ابوبکر و عمر۔ پھر ان دونوں کے بعد علی مرتضے پہنچے اور خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیہ

(پ ۱۷ سورہ الحج آیت ۵۲ دیکھئے)

مطلب یہ ہے کہ یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ تم سے پہلے بھی جو رسول اور نبی و محدث گزرے ہیں' ان میں سے کسی نے کوئی آرزو کی تو شیطان نے ان کی آرزو میں کوئی نہ کوئی اڑنگا لگا ہی دیا' جیسے اس نے یہاں اپنے دونوں لبیٹ ابوبکر و عمر بھیج دیئے (حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۶۷۴ سورہ الحج)

۵ :۔ ملا محمد باقر مجلسی کے الفاظ بھی ملاحظہ کیجئے:۔

فرعون و ہامان یعنی ابوبکر و عمر (حق الیقین ص ۳۴۳)

۶ و آنچہ در کتب مبسوطہ از دنائت نسب و حسب عمر و ولد الزنا بودن اور مذکور است۔ ایں رسالہ گنجائش ذکر آنہا ندارد ص ۳۵۹۔

ترجمہ۔ اور بڑی کتابوں میں حضرت عمر کے حسب اور نسب کی کمینگی اور ان کے ولد الزنا

www.jnmpak.org

ہونے کے بارے میں جو کچھ لکھا اس رسالہ میں اس کے ذکر کی گنجائش نہیں۔ (معاذاللہ)

۷۔ قرآن کریم میں سورہ النحل آیت نمبر ۹۰ میں ہے:۔

ینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی

اللہ بے حیائی اور بدی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علی بن ابراہیم قمی لکھتے ہیں:۔

الفحشاء والمنکر والبغی فلان و فلان و فلان ص ۲۶۸

فحشاء منکر اور بغی سے مراد وہ وہ اور وہ ہیں۔

الفحشاء سے مراد ہیں جناب اول اور المنکر سے مراد ہیں حضرت ثانی اور البغی سے مراد ہیں مسند ثالث (حاشیہ تحفہ مقبول ص ۵۵۱)

۸۔ پھر امام زین العابدین کے نام سے ان دونوں کو یوں کافر کہا گیا ہے۔ دیکھئے حق الیقین ص ۵۲۲

"مرا خبر دہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود ہر دو کافر بدند۔"

ترجمہ۔ (سائل نے کہا) حضرت! مجھے ابوبکر و عمر کے (دل کے) حال کی خبر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ دونوں کافر تھے۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ شیعہ درباره لیل بیت حدیث

۱۔ ملا باقر مجلسی لکھتا ہے:۔

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء نے حضرت علی کا ان صفات سے ذکر کیا ہے۔

"مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ ای بعد ازاں کہ شجاعان دھر را بخاک ہلاک افگندی مغلوب ایں نامرداں گردیدہ ای۔ (حق الیقین ص ۲۰۳)

ترجمہ۔ رحم میں پڑے ناپختہ بچے کی طرح تم پردہ نشین ہوئے بیٹھے ہو اور خیانت کرنے والوں کی طرح گھر بھاگ آئے ہو اور دنیا کے بہادروں کو خاک ہلاکت پر گرانے کے بعد خود ان نامردوں سے مغلوب ہو گئے ہو۔

۲۔ یہی باقر مجلسی لکھتا ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہؓ نے عورتوں سے سن کر حضرت علیؓ کے حلیہ

www.jmmpak.org

کی یہ شکایت بھی کی تھی۔

"او مردیست شکم بزرگ و ستمائے بلند وارد و بند ہائے
استخوانش کندہ است و پیش سرش موندارد و چشم ہائے بزرگ
وارد پیوستہ و ندا نہیش محندہ کشادہ است و مالی ندارد۔" (جلاء العیون ص ۵۸ در احوال سیدہ نساء)

ترجمہ۔ یہ بڑے پیٹ والا آدمی ہے۔ ہاتھ اس کے اونچے اونچے ہیں اور اسکی ہڈیوں کے بند دھنسے ہوئے ہیں۔ سر کے اگلے بال بھی اڑے ہوئے ہیں۔ آنکھیں بڑی ہیں' دانت اس کے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں اور مال کچھ اس کے پاس ہے نہیں۔

۳۔ اسی ملا باقر مجلسی نے حضرت سیدہ فاطمہ الطاہرہ کے خواب کو شیطانی خواب بھی لکھا۔ دیکھئے جلاء العیون ص ۵۳

"خواب فاطمہ از شیطانیست کہ اورا ادھارے گویند۔"

ترجمہ۔ حضرت فاطمہ کا خواب شیطانی تھا۔ اس شیطان کو ادھار کہتے ہیں۔

۴۔ مشہور شیعہ عالم ابو منصور احمد البطرسی لکھتا ہے کہ:۔

"حضرت ابوبکر نے قنفذ کو حضرت علی کے ہاں بھیجا۔ یہ لوگ بغیر اجازت حضرت علی کے گھر داخل ہوگئے۔ حضرت علی اپنی تلوار کی طرف بڑھے۔ مگر یہ لوگ اسے اٹھا چکے تھے۔ انہوں نے حضرت علی کو پکڑ لیا۔ گلے میں رسی ڈالی۔ حضرت فاطمہ درمیان میں حائل ہوئیں تو قنفذ نے انہیں بھی مارا۔ پھر حضرت علی کو گلے میں رسی ڈالے حضرت ابوبکر کے پاس لائے۔ وہاں حضرت عمر' خالد بن ولید' ابو عبیدہ بن الجراح اور بہت سے لوگ جمع تھے۔ حضرت عمر نے حضرت علی کو بہت جھڑکا اور بیعت کرنے کے کہا۔

ثم تناول یدابی بکر فبایعه

(الاحتجاج للبطرسی ص ۸۳' ص ۸۴)

ترجمہ۔ پھر آپ نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور آپ کی بیعت کرلی۔

۵۔ ملا باقر مجلسی نے حضرت علی سے حضرت فاطمہ کی ناراضگی کا قصہ جلاء العیون ص ۶۱ پر یوں لکھا ہے:۔

"جبریل از جانب خداوند جلیل برو نازل شد و گفت

www.jmnpak.org

حق تعالیٰ تر اسلام نے رساند وی فرمایا کہ اینکہ فاطمہ
نزد تو سے آید برائے شکایت علی' ازرد درباب علی چیزے قبول مکن چوں فاطمہ داخل شد حضرت رسول فرمود کہ بہ شکایت علی آمدہ ای۔ گفت بلے۔ برب ا لکعبہ پس فرمود برگرد بسوئے علی و بگو بر غم انف خود را تسیم باتچہ کنی۔

ترجمہ۔ خداوند جلیل کی طرف سے آپ (حضور) کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ ابھی فاطمہ آپ کے پاس علی کی شکایت لے کر آئیں گی۔ فاطمہ سے علی کے بارے میں کوئی بات نہ سننا۔ جب حضرت فاطمہ آئیں۔ حضورؐ نے پوچھا کیا علی کی شکایت لے کر آئی ہو؟ انہوں نے کہا۔ رب کعبہ کی قسم آپ نے فرمایا علی کی طرف واپس ہوجا اور کہہ کہ اپنی ناک کو زمین پر رگڑنے میں خوش ہوں۔ آپ جو چاہیں کریں۔

عقیدہ شیعہ درباره اہل السنہ والجماعہ

۱۔ شیعہ کا سب سے بڑا محدث محمد بن یعقوب ا لکلینی امام باقر کے نام سے یہ عقیدہ لکھتا ہے:۔

ان الناس کلھم ذریہ البغایا ما خلا شیعتنا (فروع کافی کتاب الروضہ ص 135 لکھنؤ)

ترجمہ۔ ہم شیعوں کے سوا سب کے سب لوگ حرامزادے ہیں۔

۲۔ ملا محمد باقر مجلسی لکھتا ہے

"وقتیکہ قائم ظاہر ے شود پیش از کفار ابتدا بہ سنیاں خواہد کرد یا علماء ایشاں وایشاں را خواہد کشت دور مجمع البیان نیز مضمون اس حدیث راز آنحضرت روایت کردہ است" (حق الیقین ص ۵۲۷ ر ۲)

ترجمہ۔ جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو دوسرے کافروں سے پہلے سنیوں کے علماء سے ابتدا کریں گے اور ان کو قتل کریں گے۔ تفسیر مجمع البیان میں بھی حدیث کا یہ مضمون آنحضرتؐ سے مروی ہے۔

۳۔ ملا محمد باقر مجلسی حضرت امام زین العابدین کے نام سے تمام اہل سنت کو ان الفاظ میں کافر لکھ گیا ہے۔

www.jmmpak.org

"مرا خبردہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود ہر دو کافر بودند و ہر کہ ایشاں را دوست دارد کافر است۔"

(حق الیقین ص ۵۲۲ جلد دوم)

ترجمہ۔ مجھے ابوبکر و عمر کے حال کی خبر دو۔ حضرت نے فرمایا دونوں کافر تھے اور جو کوئی انہیں اچھا سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

۴۔ اہل سنت کو ناصبی قرار دینے کی یہ صورت امام علی النقی کے نام سے پیش کی گئی ہے:۔ دیکھئے حق الیقین ص ۵۲۱ جلد دوم

"سوال کردند کہ آیا محتاج بہ تعلم و ردا سن نصبی بد زیادہ از ایں کہ ابوبکر و عمر تقدیم کند بر امیر المومنین و اعتقاد بر امامت آنہا و آشنہ باشد۔ حضرت در جواب نوشت۔ ہر کہ ایں اعتقاد داشتہ باش او ناصبی است

ترجمہ۔ سوال کیا کہ ناصبی کے بارے میں اس سے سوا کہ وہ ابوبکر و عمر کو حضرت علی پر مقدم سمجھتا ہے اور ان کی امامت کا قائل ہے کچھ اور جاننا بھی ضروری ہے۔ حضرت نے فرمایا جو کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہو وہ ناصبی ہے۔

۵۔ یہ ملا محمد باقر پہلے ناصب کے بارے میں یہ لکھ آئے ہیں

"آں بد تر است از ولد الزنا بد سر سیکہ حق تعالیٰ خلق بد تر از سگ نیا فریدہ است۔ و ناصبی نزد خدا خوار تر از سگ است۔" حق الیقین ۳ ص ۵۱۶

ناصبی (جو حضرت ابوبکر و عمر کو مقدم سمجھتا ہو) ولد الزنا سے بھی بدتر ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتے سے زیادہ بدتر کسی چیز کو نہیں بنایا۔ لیکن ناصبی خدا کے اس کتے سے بھی زیادہ خوار ہے۔

امام انقلاب ایران علامہ خمینی کے نظریات

۱۔ شیعہ کے مشہور مجتہد اور معتمد ثقہ عالم نوری طبرسی نے موجودہ قرآن کریم کے خلاف ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام ہے

فصل الخطاب فی تحریف کتاب ربالارباب

علامہ خمینی سے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیہ ص ۲۶ پر علامہ نوری طبرسی کا ذکر بڑے احترام

www.imampak.org

سے کیا ہے اور اس کی کتاب مستدرک الوسائل کے حوالہ سے اپنے موضوع ولایت فقیہ کی تکمیل کی ہے۔

۴۔ حضرت ابوبکر و عمر کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"آنانیکہ سالہا در طمع ریاست خودبدیں پیغمبر چسپاندہ بودند و دست نیل نیہاے کردند ممکن بود سبکشت قرآن ازکار خوددست بردارند بہر حیلہ بودکار خودرا انجام مے داوند

(کشف لاسرار ص ۱۱۳)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو کئی سالوں سے اپنی حکومت کے طمع میں اپنے آپ کو دین پیغمبر سے چپکائے بیٹھے تھے اور انہوں نے گروہ بندی کر رکھی تھی۔ ناممکن تھا کہ قرآن کے الفاظ سے اپنے کام سے باز آجائیں۔ جس طرح سے بھی ہوسکے انہیں اپنے کاموں کو سرانجام دینا تھا۔

۳۔ "آنانیکہ جز برائے دنیا وریاست بااسلام و قرآن سروکار نداشتند و قرآن راوسیلہ اجز انیات فاسد خود کردہ بودند

(کشف الاسرار ص ۱۱۳)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو دنیا اور حکومت کے سوا اسلام اور قرآن سے کچھ سروکار نہ رکھتے تھے اور قرآن کو اپنی بری نیتوں کے چلانے کا وسیلہ بنائے بیٹھے تھے۔

۴۔ علامہ خمینی نے کشف الاسرار ص ۱۱۴ کے آخر میں ایک عنوان قائم کیا ہے:۔

"مخالفتنے ابوبکر باقص قرآن"

پھر ص ۱۱۷ پر عنوان قائم کیا ہے۔

"مخالف عمر با قرآن خدا"

پھر اہل سنت کے جوابات کی تردید میں یہ عنوان قائم کیا ہے:۔

یک نظر بگفتار یاوہ گویاں

(کشف الاسرار ص ۱۳۰)

ترجمہ:۔ یاوہ گوئی کرنے والوں کی باتوں پر ایک نظر۔

۵۔ اب حضرت عثمان کے بارے میں بھی خمینی صاحب کی سن لیجئے

"ماخدائے را پرستش مے کنیم و مے شناسیم کہ کاربائش براساس خرد پائیدار و بخلاف گفتہ ہائے عقل ہیچ کارے نہ کند نہ آن خدائے کہ بنائے مرتفع از خدا پرستی و عدالت و دینداری بنا کند

www.imampak.org

و خود بخرابی آں بکوشد یزید و معاویہ و عثمان و ازیں قبیل چہارپائے دیگر را ہرروم امارت دہد۔"

(کشف الاسرار ص ۱۰۷)

ترجمہ۔ ہم اس خدا کی پرستش کرتے ہیں اور اسی کو جانتے ہیں جس کے کام پختہ عقل پر مبنی ہوں اور وہ عقل کے فیصلے کے خلاف کچھ نہ کرے' نہ ایسے خدا کو جو خدا پرستی' انصاف اور دینداری کی ایک اونچی عمارت بنوائے۔ اور پھر خود ہی اسے برباد کرنے کی کوشش کرے اور یزید' معاویہ و عثمان اور ان جیسے بد قماشوں کو لوگوں کی سرداری دے دے۔ (معاذاللہ)

قائد انقلاب ایران علامہ خمینی کے' قرآن کریم کے بارے حضرت ابوبکر و عمر کے بارے میں اور حضرت عثمان ذوالنورین کے بارے میں اظہار کئے گئے نظریات کی یہ ایک مختصر تصویر ہے۔ اتنے ہم نے بلا تبصرہ و تردید آپ کے سامنے پیش کردیا ہے اب آپ خود فیصلہ کریں کہ یہ عقائد و نظریات آپ کے لئے کس حد تک لائق قبول ہیں ——— یہ فیصلہ بھی اب آپ ہی کریں کہ ایران میں علامہ خمینی کی آمد کیا ایک سیاسی انقلاب ہے یا اس کے پردے میں شیعہ مذہب کا نشر و فروغ کارفرما ہے ——— اور یہی وجہ اس انقلاب کی ناکامی کی ہے یا السلام

متعہ مت کیجئے

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی ۱۲۰ صفحات

www.jmmpak.org